273
6589

رب اشرح لی صدری ویسر لی امری
واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی

تفسیر القرآن

بزبان اردو مع ترجمہ فرقان حمید

جلد ہفتم

جسمیں سورۂ والصّٰفّٰت ۔ صٓ ۔ الزمر ۔ المومن حٰمٓ السجدہ ۔ الشوریٰ ۔ الزخرف
الدخان ۔ الجاثیہ ۔ الاحقاف محمدؐ ۔ الفتح ۔ الحجرات کی مفصل تفسیر بیان کیگئی ہے

مولفہ و مرتبہ
مولوی محمد انشاء اللہ مالک و اڈیٹر اخبار وطن لاہور

دسمبر ۱۹۱۵ء میں
باہتمام بابو نظام الدین مستاجر حمیدیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شائع ہوئی
باراول قیمت عصہ

ذخیرہ

[illegible] - یعنی [illegible] ہے کیونکہ [illegible]
[illegible] نہیں ہوتا - تو اسے قسم کھا کھا کر یقین دلواتے
[illegible] (۱) [illegible] مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دنیا میں بڑے وہم دعوے سے رسالت
[illegible] کرتے رہتے تھے - وہ بھی قیامت کے دن کہہ دینگے - کہ ہم نے تم کو نہیں
[illegible] جب ہم بہکے ہوئے تھے - جو ہم نے سمجھ رکھا تھا - وہی تم سے کہا -
[illegible] اب تم خود ہی دیکھ لو کہ ہم -
[illegible] مکنون عربی میں جب عورت کے حُسن کی انتہائی تعریف کی جاتی ہے
[illegible] شتر مرغ سے تشبیہ دیجاتی ہے - اور بیضات الخدور کہا جاتا ہے - کیونکہ شتر مرغ کا
[illegible] سفیدی مائل بھی ہوتا ہے - اور چونکہ شتر مرغ اسے پروں سے دبائے رہتا ہے
[illegible] نہیں ہونے دیتا - اس لئے وہ نہایت آبدار ہوتا ہے اور اسی لئے آب
[illegible] کے کام آتا ہے - بنا بریں علیہ کا ہن بیض مکنون کے یہ معنی ہوئے کہ وہ
[illegible] ہوئی نہایت ہی خوبصورت ۔

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ
لِي قَرِينٌ ﴿٥١﴾ يَقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿٥٢﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ
فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ﴿٥٦﴾
وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٥٧﴾ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ﴿٥٨﴾
إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٥٩﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٠﴾
لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ﴿٦١﴾

[illegible] سے سوال کرینگے - ان میں سے کوئی کہنے والا
[illegible] ساتھی تھا - جو کہا کرتا تھا کہ کیا تو قیامت کی تصدیق کرنے والوں میں سے
[illegible] ہم زندہ کئے جائیں گے -
[illegible] ہو - پھر وہ جھانکے گا - پس دیکھ کر [illegible] جہنم
[illegible] تو مجھے بھی ہلاک ہی کرنے کو تھا اگر میرے
[illegible] ہوتا - تو [illegible] لوگوں میں سے ہوتا - کیا ہم نہ

تفسیر - ملکہ مندرجہ بالا تمام آیات میں یہود اور منافقین کی باہمی قرار داد اور انکے حال کا مذکور ہے کہ کہنے کو تو یہ منافق ان یہود سے سب کچھ کہتے ہیں - اور بجائے خود اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتے ہیں - لیکن درحقیقت ہیچ ہیں - وقت پر اپنے یاروں کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے بلکہ اپنی مصیبت میں ایسے پڑینگے کہ سب کو بھول جائیں گے - کیونکہ انہیں بھی وہی اہل مکہ کا سا حال پیش آنے والا ہے - جو عنقریب اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھ چکے ہیں - اور یہود کو بہکانے میں بالکل شیطان صفت ہیں - کہ پہلے ان کو لڑائی پر آمادہ کرینگے - جب وقت آئے گا بالکل الگ ہو جائیں گے -

یاایہاالذین آمنوا اتقوا اللہ ——————— بما تعملون خبیر

ترجمہ - اے لوگو جو ایمان لا چکے ہو - اللہ سے ڈرو - اور ہر شخص غور کرے - کہ کل قیامت کے لئے آگے کیا بھیجا ہے - اور پھر بھی اللہ سے ڈرتے رہو - بالیقین اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو -

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ ——————— اولئک ھم الفاسقون

ترجمہ - اور ان لوگوں کی مانند نہ بنو - جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا - تو اللہ نے بھی انکو ایسا بھول میں ڈالا - کہ اپنے آپ کو بھی بھلا بیٹھے - یہی لوگ تو بدکار ہیں - یعنی جو لوگ اللہ کو بھول جاتے ہیں - وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑتے - بلکہ اپنا ہی کچھ بگاڑتے ہیں - کہ آخرت کیلئے انہیں جو کچھ کرنا چاہئے - نہیں کرتے -

لا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ ——————— وھو العزیز الحکیم

ترجمہ - دوزخی اور جنت والے برابر نہیں - جو جنتی ہیں - وہ آخرت میں کامیاب ہونگے - اے پیغمبر اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا - تو تم اس کو اللہ کے خوف سے جھکا ہوا اور پھٹا ہوا دیکھتے - اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں - تاکہ وہ سوچیں - وہ اللہ ایسا ہے - کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں - وہ پوشیدہ و ظاہر سب کا جاننے والا ہے - وہ مہربان رحم والا ہے - وہ اللہ ایسا ہے - کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے - وہ تمام عیبوں سے پاک صاف - امن دینے والا نگہبان - زبردست - بڑے دباؤ والا بڑی عظمت والا ہے - اللہ پاک ہے ان تمام شرکوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں - وہی اللہ پیدا کرنے والا - صورت بنانے والا ہے - اس کے لئے تمام اچھے نام ہیں - آسمانوں اور زمین میں

Marfat.com

جو کچھ ہے۔ سب اس کی تسبیح کرتے ہیں ۔ ...

تفسیر سورۃ الممتحنہ

مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں تیرہ آیتیں ۔ ۳۴۸ کلمات اور ... حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ ـــ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ

ترجمہ ۔ اے ایمان والو اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضاجوئی کے لیے نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ ۔ تم ان سے محبت و تعلق جتاتے ہو حالانکہ وہ انکار کر چکے ہیں اس حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے ۔ وہ تو اتنی بات پر رسول اور تمکو گھروں سے نکالدیں کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لاؤ تم اون سے چپکے چپکے دوستی و تعلق جتاتے ہو۔ حالانکہ جو کچھ تم چھپاتے اور جو کچھ علانیہ کرتے ہو ہم سب جانتے ہیں اور جو تم میں سے ایسا کرے گا۔ تو اوس نے سیدھے راستہ کو گم کر دیا۔

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَاۗءً ـــ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

ترجمہ:۔ اگر یہ لوگ تم پر قابو پا جائیں تو تمہارے دشمن بن جائیں اور تمہارے ساتھ برائی کرنے میں ہاتھ اور زبان کو دراز کریں ۔ وہ چاہتے ہیں کہ کاش تم بھی انکی طرح منکر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں کام آئیں گی اور نہ تمہاری اولاد ۔ اللہ ہی اوس دن فیصلہ کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھ رہا ہے ۔

تفسیر ۔ مذکورہ بالا آیات میں حاطب بن بلتعہ کا قصہ اور مسلمانوں کو کفار سے تعلق کی ہدایت فرمائی گئی ہے کہ کنبہ اور اولاد کی بھلائی کی خاطر بھی دشمنوں کے ساتھ نہ رکھو ۔ حاطب کا قصہ سابقاً مفصل بیان ہو چکا ہے ۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ ـــ اِلَيْكَ اَنَبْنَا ...

ترجمہ ۔ مسلمانو تمہارے لیے ابراہیم اور انکے ساتھیوں میں ... ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور ... اللہ کے سوا پوجتے ہو کوئی واسطہ ...

اس قوم میں ہمیشہ کے لئے عداوت و دشمنی ہے۔ یہاں تک کہ تم خدائے واحد پر ایمان لے
آؤ۔ مگر ابراہیم نے اپنے باپ سے کہا۔ کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا۔ لیکن اللہ کے سامنے
میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ اور کہا اے ہمارے پروردگار ہم تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور
تیری ہی طرف رجوع لاتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف لوٹیں گے۔ اے ہمارے پروردگار۔ تو ہمیں
ان لوگوں کے فتنہ و فساد میں نہ ڈال۔ جو کفر و انکار پر ہیں۔ اور اے ہمارے پروردگار ہمارے
گناہ معاف کر۔ بالیقین تو زبردست اور حکمت والا ہے۔

مدعا اس مثال کا یہ ہے۔ کہ مسلمانو دیکھو۔ تم سے پہلے جو مسلمان ہو گذرے ہیں۔ انہوں نے
اپنے قوم قبیلہ سے بالکل رشتہ توڑ لیا تھا۔ بلکہ صاف کہہ دیا تھا۔ کہ جب تک تم ایمان نہ لاؤ
ہمارے اور تمہارے درمیان دشمنی و عداوت ہے۔ انکے مفاد و مضار بھی افراد قوم سے وابستہ
تھے۔ جیسے کہ تمہارے ہیں۔ لیکن انہوں نے مضار سے بچنے کے لئے کافروں سے یارانہ
نہیں گانٹھا۔ بلکہ اللہ پر توکل کیا۔ اور اسی سے درخواست کی۔ کہ بار الہٰا تو ہمیں ان دشمنوں
کے شر سے بچانا۔

لقد کان لکم فیہم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو ———— الغنی الحمید

ترجمہ مسلمانو تم میں سے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کے سامنے جانے اور روز آخرت کے
آنے کی امید رکھتے ہیں۔ ان لوگوں میں ایک اچھی عملی مثال موجود ہے۔ اور جو کوئی اس سے
روگردانی کرے۔ تو اللہ بہر حال بے نیاز اور حمد و ثنا کا سزاوار ہے۔

تفسیر۔ یعنی تم سے پہلے جو مومن صادق ہو گذرے ہیں۔ انہوں نے کافروں سے کسی قسم کا
واسطہ نہیں رکھا تھا۔ خواہ وہ انکے قریب ترین رشتہ دار ہی تھے۔ اور نہ مال و منال اور اہل و
عیال ہی کا کچھ خیال کیا تھا۔ تم بھی اگر اللہ کے حضور میں حاضر ہونے۔ اور جزا و سزا کے
دن آنے کا واقعی یقین رکھتے ہو۔ تو تمہارا طرز عمل بھی وہی ہونا چاہئے۔

عسی اللہ ان یجعل بینکم ———— واللہ غفور رحیم

ترجمہ۔ قریب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے اسوقت تمہاری
دشمنی ہے۔ دوستی پیدا کر دے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قدرت والا ہے۔ اور اللہ معاف
کرنے والا مہربان ہے۔

تفسیر۔ یعنی تم از خود دوستی یا اپنے مفاد کی خاطر کافروں کی طرف گھوڑے نہ دوڑاؤ۔ اور یہ

Marfat.com

بھی نہ بھولیں ان لوگوں سے جن سے تمہارے رشتے ناطے اور ...
ہمیشہ کیلئے تفریق و دشمنی ہو گئی۔ نہیں جب وقت آئیگا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے
درمیان پھر دوستی کرا دیگا۔ تمہیں جلد بازی اور خود رائی سے کام نہ کرنا چاہئے۔ اللہ ...
اور ہر باب میں اس کے حکم کی اطاعت کرنا چاہئے۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد ایسا ہی ہوا ...
ایمان لے آئے۔ اور ان سے پھر تعلقات قائم ہو گئے۔

لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم ——————— تا ولٰئک ھم الظٰلمون

ترجمہ۔ جو لوگ تم سے دین کے بارہ میں نہیں لڑتے۔ اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں ...
اللہ تمہیں انکے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا۔ اللہ تو انصاف
کا برتاؤ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تو ان لوگوں سے دوستی کرنے کو منع ...
جو تم سے دین کے بارہ میں لڑے۔ اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا۔ اور تمہارے ...
میں نکالنے والوں کی مدد کی۔ اور جو ایسے لوگوں سے دوستی کریں۔ وہی لوگ ظالم ہیں۔

تفسیر۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے دوستی کرنے کی ممانعت کی وجہ ...
اور تلقین کی ہے۔ کہ اس سے تم کہیں یہ نہ سمجھنا۔ کہ ہمارا یہ حکم تمام کافروں غیر مسلموں ...
بارہ میں عام ہے۔ نہیں بلکہ صرف ان لوگوں کے حق میں ہے۔ جو تم سے لڑے اور
اس لئے لڑے۔ کہ تم کیوں مسلمان ہوئے۔ اور تم کو تمہارے گھروں سے نکال ...
گیا۔ یا گھر سے نکالنے میں نکالنے والوں کی مدد کی۔ دینداری کہاں۔ مقتضائے غیرت ...
کہ تم ان لوگوں سے کچھ واسطہ نہ رکھو۔ جیسے وہ تمہیں دشمن جانتے ہیں۔ تم انہیں ...
خیر ابتک تو جو کچھ ہوا سو ہوا۔ لیکن اب اگر تم لوگ ان سے دوستی کی باتیں کروگے ...
ظالم ہو گے۔ ہاں جو لوگ تم سے دین کے بارہ میں نہیں لڑے۔ جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے
نہیں نکالا۔ خواہ وہ کافر ہوں۔ ایمان نہ لائے ہوں۔ اگر تم ان سے احسان و انصاف ...
کرو۔ تو یہ ناز یبا نہیں۔ اور اس سے تمہیں نہیں روکا جاتا۔ اس لئے ...
کرنے والوں کو تو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔ پھر بھلا اس سے ...
منع کرے گا۔

ابن عباس سے روایت ہے ...
بحالت کفر مسلمانوں سے ...

Marfat.com

یعنی اسلام میں احسان وانصاف کا سد راہ نہیں ۔ یعنی محض کفر کی وجہ سے کسی کے
...تی کرنا ۔ نقصان پہنچانا ۔ بدسلوکی کرنا روا نہیں ۔ یہ اسلام کی ایسی مذہبی امینت
...ہے ۔ کہ کمتر کسی مذہب میں نظر آئے گی ۔

...الذین آمنوا اذا جاءکم المؤمنٰت ———— واللہ علیم حکیم

...ے ایمان والو ۔ جب ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں ۔ تو تم ان کا
...کر لیا کرو ۔ اللہ انکے ایمان کی حقیقت جانتا ہی ہے ۔ پھر اگر تم دیکھو کہ وہ ایمان
...یں ۔ تو انہیں کافروں کی طرف نہ لوٹایا کرو ۔ وہ انکے لئے حلال نہیں رہتیں ۔ اور نہ وہ
...ے حلال رہتے ہیں ۔ اور جو کچھ انہوں نے ان پر خرچ کیا ہو ۔ وہ انہیں ادا کر دیا کرو ۔
...ں بھی تم پر گناہ نہ ہوگا ۔ کہ تم خود ان سے نکاح کر لیا کرو ۔ جبکہ انہیں انکے مہر دیدو
...عورتوں کی عصمت پر بھی قبضہ نہ رکھو ۔ تم ان سے مانگ لو ۔ جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے
...ہ تم سے مانگ لیا کریں ۔ جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے ۔ یہ اللہ کا حکم ہے ۔ جو وہ تمہارے
...ان کرتا ہے ۔ اور اللہ علم اور حکمت والا ہے ۔

...صلح حدیبیہ میں جہاں کفار مکہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور شرطیں
...تھیں ۔ اور آپ نے قبول فرمالی تھیں ۔ وہاں ایک شرط یہ بھی تھی ۔ کہ ہمیں سے جو کوئی
...س مدینہ چلا جائے گا ۔ آپ اسے واپس کردینگے ۔ لیکن آپ کا جو آدمی ہمارے ہاں
...گا ۔ ہم اسے واپس نہ کریں گے ۔ اسی لئے ابا جندل اس صلح نامہ کے بعد مکہ کو واپس کر
...ے ۔ لیکن عہد نامہ میں مرد و عورت کا لفظ صریح نہ تھا ۔ اور اب تک جو لوگ مکہ سے آئے
...مرد ہی تھے ۔ اس کے بعد ایسا اتفاق ہوا ۔ کہ عورتیں بھی جوش ایمان سے مجبور ہو کر آگئیں
...رہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ اور ان کا واپس کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
...تھا ۔ ہاں اسی آیت کے حکم کے موافق آپ ان سے قسم لیتے ۔ کہ شوہر سے ناراض
...کی محبت کی وجہ سے تو نہیں آئی ہے ۔ کوئی جرم تو نہیں کیا ہے ۔ قرض وصول کرنے
...ے کو یہ بہانہ نہیں ہے ۔ محض اسلام اور اللہ اور رسول کی محبت ہی کی وجہ سے
...ان سب باتوں پر اگر عورت قسم کھالیتی ۔ تو پھر اس کی واپسی ناممکن تھی ۔ اور چونکہ
...ے وہ کافر کے عقد نکاح سے باہر ہو چکی ہوتی تھی ۔ اور ضرورت تھی ۔ کہ
...کوئی اس کا کفیل بنے ۔ اس لئے حکم ہوا ۔ کہ مسلمان ان سے نکاح کر لیا

کریں ۔ [illegible]

جو کچھ خرچ [illegible]

ہے ۔ ویسے ہی [illegible]

مناسب نہیں [illegible]

ہر کا معاملہ ہو جائے [illegible]

آنے والی مسلمہ عورتوں [illegible]

میں تھیں ۔ اس آیت [illegible]

کفار نے اپنی بیویوں [illegible]

کفار نے اس منصفانہ [illegible]

ان کا مہر مانگا [illegible] کیا ۔ [illegible]

وان فاتکم شیء من ازواجکم [illegible]

ترجمہ ۔ اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی [illegible]

تم کافروں سے کچھ جیتو ۔ تو جن کی بیویاں [illegible]

مال میں سے دیدو ۔ اور اس اللہ [illegible]

تفسیر ۔ چونکہ کفار ان [illegible]

نکل [illegible] کے پاس [illegible]

لڑائی میں کچھ [illegible]

تو اس مال میں سے [illegible]

کیا ہوا مال لیں ۔ تو یا وہ [illegible]

یا ایھا النبی اذا جاءک [illegible]

ترجمہ ۔ اے پیغمبر [illegible]

بیعت کرنی چاہیں [illegible]

اور نہ اولاد کو قتل کریں [illegible]

بہتان گھڑ [illegible]

اور [illegible]

Marfat.com

[illegible] کرو [illegible]

[illegible] ہیں ۔ آیت میں بنی [illegible] کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔ کہ نہ [illegible] کی ۔ نہ اولاد

[illegible] کی طرف نسبت کریں گی ۔

[illegible] الا تتولوا ——————— من اصحٰب القبور

[illegible] ان لوگوں سے جن پر خدا کا غضب ہے ۔ یارانہ کرو ۔ جو آخرت سے

[illegible] جیسے کافر قبر والوں کی طرف سے ۔

[illegible] جیسے کفار مکہ دوستی کرنے کے قابل نہیں ہیں ۔ ویسے ہی یہود سے بھی

[illegible] کیونکہ اگرچہ بظاہر یہ اہل کتاب ہیں ۔ لیکن آخرت کا انہیں بھی ایسا ہی یقین نہیں

[illegible] کو اہل قبور کے دوبارہ زندہ ہونے کا ۔

تفسیر سورۃ الصف

[illegible] نازل ہوئی ۔ اور بعض کے نزدیک مکہ میں ۔ اسمیں چودہ [14] آیتیں دو سو اکیس [221] کلمات اور نو سو [900] حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم [illegible]

[illegible] للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ——— کانہم بنیان مرصوص

[illegible] جو کہ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ سب اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتا ہے ۔ اور وہ زبردست

[illegible] ت والا ہے ۔ اے ایمان والو ۔ جو تم کرتے نہیں ۔ کہتے کیوں ہو ۔ یہ بات اللہ کو

[illegible] ناپسند ہے کہ وہ بات کہو جو کرو نہیں ۔ بالیقین اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا

[illegible] جو اس کے رستے میں یوں صف باندھ کر لڑتے ہیں ۔ گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی

[illegible]

[illegible] مفسرین نے کہا ہے ۔ کہ آیہ قتال کے نزول سے پہلے مسلمان آپس میں چرچا کیا کرتے

[illegible] ہمیں معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کو [illegible] پسند ہے ۔ تاکہ ہم وہ

[illegible] کرنے میں جان و مال کی [illegible] لیکن جب آیہ قتال نازل

[illegible] میں بھاگ [illegible] ہوئی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے

[illegible] منافقوں کے بارہ میں

نازل ہوئی تھی۔ جو نصرت اسلام کیلئے باتیں تو بہت بنایا کرتے تھے۔ اور
اس لئے قتال کا حکم دیا گیا۔ تاکہ کھوٹے اور کھرے الگ ہو جائیں۔ میدان جنگ
میں ثابت قدمی صرف مخلص ہی دکھا سکتے ہیں۔ نہ منافق۔

واذ قال موسیٰ لقومہٖ ——— القوم الفاسقین

ترجمہ۔ اور اے پیغمبر لوگوں سے اسوقت کا ذکر کرو۔ جبکہ موسےٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا۔ اے میری قوم کے لوگو۔ تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔ حالانکہ تم جانتے ہو۔ کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ پھر جب وہ راہ حق سے ٹیڑھے ہوئے۔ اللہ نے ان کے دلوں کو اور ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ نافرمان بدکار لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ مدعا یہ ہے کہ جیسے موسےٰ علیہ السلام کی قوم انکو باوجود پیغمبر یقین کرنے کے طرح طرح سے ستاتی تھی کبھی کہتی تھی کہ ہم کو خدا بہراء العین دکھاوے۔ کبھی کہتی تھی۔ کہ ہم ایک کھانے پر گذارہ نہیں کر سکتے۔ اسی طرح تم مسلمان بھی باوجود اس کے کہ مجھے رسول مان چکے۔ ایذائیں دیتے ہو۔ اور وقت پر ساتھ چھوڑ کر الگ ہو جاتے ہو۔

واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل ——— واللہ لا یہدی القوم الظلمین

ترجمہ۔ اور اے پیغمبر لوگوں کو یاد دلاؤ وہ وقت جبکہ مریم کے بیٹے عیسےٰ نے کہا۔ کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ تصدیق کرتا ہوں۔ اس توریت کی جو مجھ سے پہلے آ چکی ہے۔ اور بشارت دیتا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ انکے پاس کھلے معجزات لیکر آیا۔ تو انہوں نے کہنا شروع کیا۔ کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ کہ اسکو اسلام کی طرف بلایا جائے۔ اور وہ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے۔ اور اللہ شریر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا

تفسیر۔ فلما جاءھم۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ آنیوالے سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اور بعض کے نزدیک آنیوالی ذات ذات بابرکات احمدی ہے۔ مطلب آیت کا یہ ہے کہ یہود کو عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی میرے آنے اور میری [illegible]
اور جو عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان لائے۔ وہ اس [illegible]
تھے۔ لیکن جب میں آیا۔ تو انہوں نے [illegible]
لوگو تمہارا [illegible] کہ تم جانتے ہو۔ کہ [illegible]

اور اگر لاتے ہو۔ تو شک و شبہ کو دل میں جگہ دیتے ہو۔ اور خطرہ پیش آتے ہی الگ ہو جاتے ہو

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم ——— ولو کرہ الکفرون

ترجمہ۔ یہ لوگ ارادہ کرتے ہیں۔ کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کے چراغ کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا۔ اگرچہ کافروں کو ناگوار ہی کیوں نہ گذرے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ——— ولو کرہ المشرکون

ترجمہ۔ وہی ہے۔ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرکوں کو بُرا ہی کیوں نہ لگے۔

تفسیر۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے نور کے اتمام اور اسلام کے غلبہ کی اسوقت خبر دی۔ کہ ابھی اسلام کمزور تھا مسلمان احد سے شکست کھا کر پھرے تھے۔ اور بظاہر کوئی صورت غلبہ اسلام کی نظر نہیں آتی تھی۔ لیکن یہ خبر خدا کی خبر تھی۔ اور وعدہ خدا کا وعدہ تھا۔ اس لئے آخر پورا ہوا۔ اسلام سب دینوں پر غالب آیا۔ اور غالب ہے اور رہیگا۔ دنیا میں وہ کونسا مذہب ہے۔ کہ جو اسلام کا سا مکمل قانون دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ اسلام کے سوا وہ کونسا مذہب ہے۔ جو بندے کو بندگی کی حد پر اور خدا کو خدا کے درجہ پر رکھتا ہے کونسا مذہب ہے۔ کہ اس کی توحید اسلام کی توحید کی برابری کر سکتی ہے۔ یہی دین اور اسلام کا غلبہ ہے۔ جو اسوقت بھی اسلام کو حاصل ہے۔ اور جسقدر عقل انسانی ترقی کرتی جائے گی۔ اسلام کی حقانیت اور اس کا غلبہ واضح تر ہوتا جائے گا۔ عصر بعثت میں دراندازوں کی سعی لاحاصل اس کا کچھ بگاڑ سکی۔ نہ ابتک کسی مذہب کو اس کی مزاحمت کی تاب ہوئی۔ اور نہ کبھی ہوگی۔ مگر یاد رکھنا چاہئے۔ اسلام کا غلبہ اور چیز ہے۔ اور مسلمانوں کی عزت و ذلت دوسری چیز۔ آج مسلمان ذلیل ہیں۔ لیکن اسلام آج بھی ویسا ہی غالب و عزیز ہے۔ جیسا کبھی تھا۔ یہ بھی دنیا میں ایک عجیب بات ہے۔ کہ قوم کی ذلت و پستی کے باوجود اس کا مذہب عزیز ہے۔ اور دنیا پر بھاری۔

یاایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ ——— ان کنتم تعلمون ہ

ترجمہ۔ اے پیغمبر تم کہو۔ کہ اے ایمان والے لوگو۔ کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں۔ جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے سکے۔ اللہ اور اس کے رسول پر سچے دل سے ایمان لاؤ اور اللہ کے راستے میں اپنا جان و مال خرچ کر ڈالو۔ کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر تم اس

حقیقت کو سمجھ سکو۔

تفسیر۔ آیت میں ایمان لانے والوں کو خطاب ہے... اور اس کے بعد پھر
اللہ اور رسول پر ایمان لانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ناقص
ایمان بھی کافی ہے۔ لیکن نجات کے لئے ایمان خالص و کامل کی ضرورت ہے۔
مسلمانوں کو حکم ہوا۔ کہ تم اللہ اور رسول پر ایمان تو رکھتے ہو۔ لیکن کامل
اس لئے اخلاص اختیار کرو۔ اور اس کی علامت یہ ہے۔ کہ جان و مال راہ خدا میں
خرچ کرنے لگو۔ جب تک یہ بات نہیں۔ تمہارا ایمان بھی ناقص ہے۔

یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنٰت تجری ——— وبشر المومنین

ترجمہ۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول پر مخلصانہ ایمان لاؤ گے۔ اور راہ خدا میں جان
مال خرچ کرو گے۔ تو اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور تمہیں ان باغوں میں
جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے باغوں میں اچھے اچھے گھروں
میں داخل کرے گا۔ یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔ اس کے سوا ایک
بھی ہے۔ جسے تم جانتے ہو۔ وہ اللہ کی مدد اور جلد حاصل ہونے والی
اور اے پیغمبر تم مسلمانوں کو اس کی بشارت دیدو۔

یا ایھا الذین آمنو کونو انصار اللہ ——— فاصبحوا ظاہرین

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ اللہ کے دین کے مددگار بنو۔ جیسے کہ عیسیٰ
اپنے ساتھیوں سے کہا تھا۔ کہ کون ہے۔ کہ اللہ کی طرف ہو کر میرا مددگار
ساتھیوں نے کہا۔ کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ جماعت
ایمان میں داخل ہوا۔ اور دوسرا گروہ انکار پر رہا۔ پھر ہم نے
انکے دشمنوں کے خلاف مدد کی۔ پس وہ غالب آ گئے۔

تفسیر سورۃ الجمعہ

اسمیں گیارہ آیتیں ایک ... ہیں

بسم اللہ ...

یسبح للہ ما فی السموٰت ...

نہیں - مگر کوئی بھی موت [illegible]

کا بھائی ہے [illegible] چاہیے کہ اس کی بات [illegible]

تفسیر دنیا میں نیک [illegible] ہے [illegible]

ہلاکت کے کنارہ جا لگتے ہیں۔ اگر ایک قدم بھی آگے [illegible]

نہیں اُٹھنا اور ہلاکت سے بچ نکلتے ہیں۔ اور یہ بھی آدمی کی طبیعت [illegible]

کے انجام کا متلاشی رہتا ہے۔ ایسے ہی بعض نیک جنت میں پہنچ [illegible]

اپنے دنیا کے پُرانے ساتھیوں کا حال معلوم کریں۔ کہ اب وہ کس حال میں ہیں [illegible]

اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ میں رہنے کی حالت دکھائیگا۔ کہ بڑے عذاب [illegible]

وہ جنتی طبعاً یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ ارے غضب اس نے مجھ بھی تباہ [illegible]

کا منکر تھا۔ اور مجھے بھی اپنا ہمخیال بنانا چاہتا تھا خدا نے کرم کیا کہ [illegible]

میرا بھی یہی انجام ہوتا - یہ تو خیر اپنے دل میں کہیگا مگر جو کچھ [illegible]

رہا ہوگا - اور وہ دنیا میں اُسے بھی اپنے جیسا کرنا چاہتا تھا۔ اس [illegible]

میاں تم تو کہتے تھے کہ مر کر جینا بھی کہیں ہوا ہے۔ کیا ہم تم دو مرتبہ [illegible]

میں مر چکے - اور اب زندہ ہیں۔ یہ کیا ہوا۔ تم نے کہے تھے [illegible]

اور ہم گرفتار عذاب بھی نہیں ہیں۔ عذاب تمہارے [illegible]

اور اب دوبارہ مرنا بھی نہیں کہ ہماری تمہاری حالت میں [illegible]

أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ [illegible]

فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ ﴿٦٣﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ [illegible]

طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ﴿٦٥﴾ [illegible]

فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٦٦﴾ [illegible]

مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ [illegible]

أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾ [illegible]

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ [illegible]

فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

(مخلوق) آسمانوں میں ہے - اور جو کچھ کہ زمین میں ہے - وہ سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے
پاک - غالب اور حکمت والا ہے - وہی ہے - جس نے امیوں میں انہی میں سے
رسول پیدا کیا - جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے - اور انکو برائیوں سے
پاک صاف کرتا - اور کتاب وحکمت کی باتیں سکھاتا ہے - اگرچہ وہ اس کے آنے سے
پہلے کھلی گمراہی میں پڑے تھے - اسی نے اُس کو ان دوسرے لوگوں میں بھی رسول بنا کر
بھیجا - جو ان امیوں میں شامل نہیں ہوئے تھے - اور وہ غالب حکمت والا ہے - یہ
اللہ کا فضل ہے - جسے چاہے - عطا کرے - اور اللہ بڑے فضل والا ہے -

تفسیر - آخرین کی تفسیر میں اختلاف ہے - مگر قرین قیاس اور مسلک صحیح یہ ہے - کہ
آخرین سے مراد غیر امی یعنی غیر عرب ہیں - یعنی رسول اللہ اگرچہ عرب میں پیدا ہوئے -
لیکن آپ کی بعثت عرب وعجم سب کی طرف عام ہے - اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو فضل
فرمایا - اور ساتھ ہی اپنی عظمت افضال کا ذکر کیا -

مثل الذین حملوا التورات ———— القوم الظلمین

ترجمہ - جن کے سر پر توریت لادی گئی - اور پھر انہوں نے اس کو نہ اٹھایا یعنی عمل نہ کیا انکی
مثال اس گدھے کی سی ہے - جو کتابوں کا بوجھ اٹھاتا ہے - اور فائدہ کچھ بھی نہیں - کیسی
بری مثال ہے - اُن لوگوں کی - جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں - اور اللہ ظالموں کو
ہدایت نہیں دیا کرتا -

قل یایھا الذین ھادوا ان زعمتم ———— واللہ علیم بالظلمین

ترجمہ - اے پیغمبر تم یہودیوں سے کہو - کہ اے یہود اگر تم گمان کرتے ہو - کہ اوروں کو چھوڑ
تم ہی اللہ کے پیارے ہو - تو تم موت کی تمنا کرو - اگر تم سچے ہو - وہ کبھی اس کی تمنا نہ کرینگے
بسبب ان کاموں کے جو وہ کر چکے ہیں - اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے -

قل ان الموت الذی تفرون منہ ———— بما کنتم تعملون

ترجمہ - اے پیغمبر تم ان یہود سے کہدو - کہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو - وہ بالیقین
تمہیں آلے گی - پھر نہاں وعیاں کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے - پھر وہ تم کو
بتا دیگا - کہ تم کیا کرتے رہے تھے -

یایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ ———— لعلکم تفلحون

Marfat.com

ترجمہ۔ اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کی اذان [illegible]
طرف چل پڑو۔ اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو۔ یہ [illegible]
جب نماز ادا کی جا چکے تو اپنی اپنی راہ پکڑو۔ اور اللہ کے فضل کی [illegible]
کرو۔ اور اللہ کو اکثر یاد کرتے رہو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

تفسیر۔ یہود و نصاریٰ کے ہاں تعلیم ہے ایک ایک سنیچر اتوار کا دن [illegible]
جس میں وہ کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ یہ ایک رسم تھی جو لازمہ مذہب [illegible] بلکہ
مذہب بن گئی تھی۔ اسلام نے اسکو جائز نہ رکھا۔ کہ ایک دن پورے کا پورا بیکار
میں گذار دیا جائے۔ بلکہ حکم دیا۔ کہ جمعہ کے دن تمام مسلمان جمع ہوں نماز جمعہ ادا کریں
اور صرف اتنی دیر کے لئے دنیا کے کاروبار کو چھوڑ دیں۔ کہ نماز باجماعت ادا کریں
نماز سے پہلے آذان دی جائے۔ لوگ سنیں اور نماز کو روانہ ہو جائیں۔ مسجد میں [illegible]
پڑھیں اور اپنی اپنی راہ لگیں۔ اور اپنے کاروبار میں مشغول ہو جائیں [illegible]
سعی یعنی دوڑنا نہیں ہے۔ بلکہ مقصود اہتمام ہے ذکر اذان سنکر [illegible]
دیر نہ لگائیں۔ بلکہ فوراً نماز کے ارادے پر چل کھڑے ہوں۔

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا [illegible]

ترجمہ۔ اور جبکہ لوگ کوئی تجارت یا کھیل [illegible]
[illegible] کو خطبہ میں کھڑا چھوڑ جائیں۔ تو اے پیغمبر ان سے کہو کہ [illegible]
وہ کھیل تماشہ اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ بہتر [illegible]

تفسیر۔ ان آیات میں ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ [illegible]
مسجد میں کھڑے خطبہ فرما رہے تھے۔ کہ اتنے میں شام کی طرف [illegible]
لے کر مدینہ میں داخل ہوئے۔ اور لوگوں کو [illegible]
مدار باہر کی آئی ہوئی چیزوں پر تھا۔ اس لئے لوگ [illegible]
خرید ضروریات کے لئے قافلہ کے [illegible]
لوگ تمام سامان خرید لیں [illegible]
[illegible]
تجارت [illegible]

...بڑی کی ... جانا ایمان کی عقلمندی ہے - نیز رزق خدا کے ہاتھ میں ہے
... رساں ہے ... کسی قافلہ کو مدار رزق اور رزق رساں نہ سمجھو - اور جیسا
... آئندہ نہ کرو - کہ یہ ایمان اور تدین کے خلاف ہے - اسی سے یہ عام
... ہوتا ہے - کہ دنیا کے کسی کام کی خاطر ذکر اللہ کو چھوڑنا یا اسمیں تعویق
... چاہیے -

تفسیر سورۃ المنافقین

...میں نازل ہوئی - اسمیں گیارہ آیتیں - ایک سو اسی کلمات نوسو چہتر حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اذا جاءک المنافقون قالوا ـــــــــــــ ما کانوا یعملون

...اے پیغمبر جب منافق تمہارے پاس آتے ہیں - تو کہتے ہیں - بیشک آپ اللہ
...رسول ہیں - اور اللہ جانتا ہے - کہ بیشک تو اس کا رسول ہے - اور اللہ گواہی دیتا ہے
...منافق جھوٹ بولتے ہیں - انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے - اور لوگوں
...خدا سے روکتے ہیں - بالیقین برے ہیں وہ کام جو یہ کرتے ہیں -
...یہ آیت عبداللہ بن ابی وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی - جو در پردہ منکر تھے -
...انوں سے پیار رکھتے تھے - اور رسول اللہ کی خدمت میں آکر آپکی رسالت کی تصدیق
...اور اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتے تھے - مدعا یہ تھا کہ مسلمانوں کے حالات معلوم
...دشمنوں کو خبریں پہنچاتے رہیں - چونکہ وہ درحقیقت کاذب تھے - کہ دل کے
...ایمان سے کہتے تھے - مگر جو کچھ کہتے تھے - وہ بات سچی تھی - اسی لئے اللہ تعالیٰ نے
...ہم جانتے ہیں - کہ تم ہمارے رسول ہو - اور یہ منافق باوجودیکہ زبان سے سچی
...ہیں پھر بھی جھوٹے ہیں - ظاہری ایمان کو انہوں نے دھوکہ کی ٹٹی بنا
...اور جو کچھ کرتے ہیں - برا کرتے ہیں -

ذلک بانہم آمنوا ـــــــــــــ فہم لا یفقہون

...بیشک پہلے ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے - پس انکے دلوں پر مہر
...لگ گئی ... کچھ نہیں سمجھتے

واذا رأیتھم تعجبک اجسامھم

ترجمہ۔ جب تم انکو دیکھو۔ تو انکی ظاہری شکل صورت تم کو بھلی لگے اور اگر بات کریں تو تم ان کی باتیں سننے لگو۔ بیٹھیں تو ایسے معلوم ہوں کہ گویا لکڑیاں دیوار سے لگے رکھے ہیں۔ ہر بلند آواز کو اپنے ہی خلاف سمجھتے ہیں۔ یہ دشمن ہیں ان سے [illegible] اللہ ہلاک کرے۔ کدھر بہکے پھرتے ہیں۔

تفسیر۔ آدمی کے ظاہر کا بہت کچھ اثر ہوتا ہے۔ جب تک حقیقت حال نہ کھلے [illegible] عیار یار بنے رہتے ہیں۔ اور یاری کے پردہ میں ایسی ایسی دشمنی کرتے ہیں۔ کہ کھلا دشمن نہیں کر سکتا۔ اس عیاری کے لئے عموماً ظاہری تمکنت اور لسانی کی بڑی ضرورت [illegible] ہے۔ یہ منافق بھی اسی قسم کے تھے۔ دیکھئے۔ تو بڑے نیک صورت۔ باتیں کریں۔ تو ایسی کہ خواہ مخواہ سننے کو جی چاہے۔ مجلس میں بیٹھیں۔ تو ایسے ادب [illegible] گویا جان ہی نہیں۔ کیا مجال ہے۔ کہ ہاتھ پاؤں ذرا تو ہل جائے۔ مگر چونکہ دل میں چور تھا۔ بات بات پر کان کھڑے کرتے۔ اور کہتے۔ کہ کہیں ہمارے ہی خلاف [illegible] اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو آگاہ کیا۔ کہ تم ان کی باتوں۔ انکے ادب [illegible] جاؤ۔ یہ تمہارے دشمن ہیں۔ ان سے پوری احتیاط برتو۔

واذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم ——— [illegible]

ترجمہ۔ اور جب ان سے کہا جائے۔ کہ آؤ۔ تاکہ رسول اللہ تمہارے لئے [illegible] تو اپنے سر پھیر لیں۔ اور تم انہیں دیکھو کہ مارے تکبر کے منہ موڑے لیتے ہیں [illegible] استغفار کرو یا نہ کرو۔ انکے حق میں برابر ہے۔ اللہ ہرگز انکو معاف [illegible] اللہ بدکار لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

تفسیر۔ چونکہ ظاہر بین لپنے آپ کو راستباز دکھایا کرتے ہیں۔ [illegible] کا اعتراف نہیں کرتے۔ بلکہ بے گناہی پر اصرار کرتے ہیں [illegible] اس کے جو نیک اور سچے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ [illegible] کو تیار رہتے ہیں۔ منافق اگر استغفار [illegible] وہ بزعم خود مجرم بن جاتے [illegible] کیلئے ہے۔ اس لئے [illegible]

...ایمان کے بالکل منافی تھی۔

...لا تنفقوا علیٰ من ———— لا یفقھون

...یہی وہ لوگ ہیں۔ جو لوگوں سے کہتے ہیں۔ کہ جو لوگ رسول اللہؐ کے پاس ہیں۔ ان پر ... نہ کرو۔ تاکہ وہ بکھر جائیں۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین کے تمام خزانے اللہ ہی کے ہیں۔ لیکن منافقین نہیں سمجھتے۔

یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ ———— ولکن المنافقین لا یعلمون

ترجمہ۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر ہم مدینہ کو لوٹ گئے۔ تو زبردست زیر دست کو وہاں سے نکال دیگا۔ حالانکہ تمام تر عزت اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کے لئے ہے۔ لیکن منافقین اس بات کو نہیں سمجھتے۔

تفسیر۔ مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں غزوہ بنی مصطلق کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب رسول اللہؐ بنی مصطلق کو شکست دیکر ابھی معہ مہاجرین و انصار وہیں ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہ بعض مہاجر و انصار میں کچھ تو تو میں میں ہوگئی۔ اور منافقوں نے بات کو بڑھا کر کچھ کا کچھ کرنا چاہا۔ کہ موقعہ مل گیا تھا۔ واقعہ کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت عمر بن خطابؓ کا ایک اجیر جحجاہ نام جو آپ کے گھوڑے کو تھاما کرتا تھا۔ سنان بن وبر جھنی کے ساتھ ساتھ جو عوف بن الخزرج کا حلیف تھا۔ چشمہ پر پہنچا۔ وہاں دونوں میں پیشقدمی پر جھگڑا ہونے لگا۔ تو جحجاہ نے مہاجرین کی دہائی دی۔ سنان نے انصار کو پکارا۔ جحجاہ کی مدد کو جعال نامی ایک مہاجر جو غریب الحال تھا۔ کہیں ادھر اودھر سے آن پہنچا۔ ادھر سے بعض انصار بھی آموجود ہوئے۔ انہیں میں عبداللہ بن اُبی بھی تھا۔ عبداللہ نے جعال سے کہا۔ کہ تو اور یہاں۔ اس نے کہا کیوں مجھے کیا ہوا۔ اور مجھے روک کون سکتا ہے۔ عبداللہ نے غصہ میں آکر اپنی قوم سے جو اس کے گرد جمع ہوگئی تھی۔ کہا۔ یہ سب تمہارے کاموں کا نتیجہ ہے۔ کہ ہماری سرزمین میں یہ ہمارا مقابلہ کرتے ہیں۔ بخدا ذرا مدینہ پہنچ لینے دو پھر عزیز نے ذلیل کو نہ نکال دیا ہو تو سہی۔ اور پھر اپنی قوم کے لوگوں کو مخاطب کرکے کہا۔ بخدا اگر تم اس جعال جیسے لوگوں کو کھانے کو نہ دیتے۔ تو آج یہ اتنے تمہارے سر پر چڑھے ہوتے۔ مناسب یہ ہے کہ تم ان لوگوں کی مدد بند کردو۔ تاکہ یہ لوگ محمدؐ کے پاس سے متفرق ہو جائیں۔ زید ابن ارقم نے جو ابھی کم عمر ہی تھے۔ یہ باتیں سنیں۔

Marfat.com

قریش میں آکر کہا کہ او دشمن خدا ذلیل تو ہے۔ [illegible]
کیا ہے۔ عبداللہ نے جب دیکھا کہ بات بگڑا چاہتی ہے [illegible]
دل لگی کرتا تھا۔ زید ابن ارقم نے اس تمام ماجرے کی خبر رسول اللہ کو [illegible]
سے پوچھا کیوں بھئی تم یہ کہتے تھے۔ اس نے صاف انکار کر دیا۔ اور [illegible]
کہ شاید زید ابن ارقم کو سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے آخر بچہ ہی تو ہے۔ اس پر رسول اللہ [illegible]
وسلم چپ ہوئے۔ اور زید بن ارقم کو کذب کے الزام سے اسقدر شرم آئی۔ کہ رسول اللہ کے
حضور میں آنا چھوڑ دیا۔ چونکہ زید بن ارقم نے جو کچھ کہا تھا۔ سچ کہا تھا۔ عبداللہ بن ابی
نے جھوٹ بولا تھا۔ اول الذکر کی تصدیق اور ثانی الذکر کی تکذیب کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی
اور ان واقعات سے بھی ثابت ہوگیا کہ عبداللہ بن ابی منافق ہے۔ اس نے جھوٹ بولا تھا

یا ایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا ــــــــ بما تعملون

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ نہ غافل کرے تم کو تمہارا مال اور نہ تمہاری اولاد۔ اللہ کے ذکر
سے۔ اور جو ایسا کریں۔ وہ گھاٹا اٹھانے والے ہیں۔ جو کچھ ہم نے تم کو عطا کیا ہے۔ [illegible]
خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے۔ اور پھر اسے کہنا پڑے۔ اے میرے
پروردگار۔ تو نے کیوں تھوڑی سی مہلت نہ دی۔ کہ میں خیرات کرتا۔ اور نیک بندوں میں
شامل ہوتا۔ اور جب کسی کی موت آجاتی ہے۔ تو اللہ اسے ذرا بھی مہلت نہیں دیتا۔
اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ سب جانتا ہے۔

تفسیر۔ چونکہ منافق انفاق فی سبیل اللہ سے رکتے اور دوسروں کو روکتے تھے
اپنی دولت و کثرت پر نازاں تھے۔ اور ذکر اللہ کو خیال میں نہیں لاتے تھے تو حق تعالیٰ
نے مسلمانوں کو حکم دیا۔ کہ خبردار تم ایسا نہ کرنا ورنہ پچھتاؤ گے۔

تفسیر سورۃ التغابن

بعض کے نزدیک مکہ میں اور بقول اکثر مدینہ میں نازل ہوئی [illegible]
دو سو اکتالیس کلمات اور ایک ہزار [illegible] حرف ہیں

بسم

یسبح للہ ما فی السموات وما [illegible]

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ ملک ہے اور اسی کی ساری تعریف۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تم میں سے بعض بعض منکر ہو گئے۔ اور بعض تم میں سے ایمان لائے۔ تم جو کچھ کرتے ہو۔ اللہ سب دیکھتا ہے۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک بنایا۔ اور تمہیں صورت دی اور تمہاری صورتوں کو بہترین صورت بنایا۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ سب جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم چھپا کر یا ظاہر کرتے ہو۔ اس سب کا اسکو علم ہے۔ اور اللہ تو دلوں کے خیالات تک سے باخبر ہے۔

الم یاتکم نبؤا الذین کفروا من قبل ــــــــ واللہ غنی حمید

ترجمہ: کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی۔ جو اس سے پہلے کفر کر چکے ہیں۔ پھر انہوں نے اپنے کاموں کا مزا چکھا۔ اور ان کو دردناک عذاب ہونا ہے۔ یہ اس لئے کہ انکے پاس ان کے رسول دلائل و معجزات لے کر آتے رہے۔ تو بھی انہوں نے یہی کہا۔ کیا کوئی آدمی ہی ہم کو ہدایت کرے گا۔ پس انہوں نے انکار کیا اور ہدایت سے منہ موڑا۔ اور اللہ نے بھی انکی پرواہ نہ کی۔ اور اللہ تو بڑا بے نیاز اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔

زعم الذین کفروا ــــــــ وذالک علی اللہ یسیر

ترجمہ۔ جو کافر ہو بیٹھے ہیں۔ گمان کرتے ہیں۔ کہ وہ دوبارہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے جائیں گے۔ اے پیغمبر تم ان سے کہدو۔ کہ مجھے اپنے پروردگار کی قسم تم بالیقین دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔ اور بتائے جاؤ گے۔ کہ تم نے کیا کیا کیا تھا۔ اور یہ بات اللہ کے نزدیک بالکل آسان ہے۔

فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا ــــــــ بما تعملون خبیر

ترجمہ۔ لوگو تم ان منکرین سابق کا طریقہ اختیار نہ کرو۔ بلکہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے۔ ایمان لاؤ۔ اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو۔ اللہ کو سب اس کی خبر ہے۔

یوم یجمعکم لیوم الجمع ــــــــ وبئس المصیر

جس دن کہ وہ جزا و سزا کے لئے تم کو جمع کرے گا۔ وہ نفع نقصان کا دن ہو گا۔ اور جو اللہ پر ایمان لاتا اور نیک عمل کرتا ہے۔ اللہ اس دن اس پر سے اس کے گناہ دور کر دے گا۔

اور ایسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں [illegible]
اور جنہوں نے انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہ دوزخ [illegible]
ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ ——

ترجمہ۔ کوئی مصیبت نہیں آتی ہے۔ مگر اللہ کے حکم سے۔ اور جو اللہ پر ایمان [illegible]
اس کے دل کو ہدایت کرتا ہے۔ اور اللہ ہر بات کا جاننے والا ہے۔ [illegible]
اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ جو کچھ ہوتا ہے آرام ہو یا تکلیف [illegible]
ہوتا ہے۔ اللہ اس کے دل کو صبر و سکون کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اور اسکی [illegible]
ہے مصیبت بھی اسے مصیبت نہیں معلوم ہوتی۔

واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ——

ترجمہ۔ اور اے لوگو اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اگر تم اطاعت [illegible]
رسول کے ذمے تو صرف واضح طور پر پیغام کا پہنچا دینا ہے۔ اللہ ہی ہے کہ اس کے [illegible]
معبود نہیں۔ اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہئے۔

یا ایہا الذین آمنوا ان من ازواجکم ——

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے [illegible]
تم ان سے بچتے رہو۔ اور اگر تم ان کی خطاؤں کو معاف کر دو۔ اور درگزر [illegible]
تو بھی درست ہے کہ اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔ تمہارا مال اور تمہاری اولاد [illegible]
اور اللہ کے یہاں بہت بڑا اجر ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے [illegible]
کو سنو اور اطاعت کرو۔ اور خیرات کرو۔ کہ یہ تمہارے حق میں [illegible]
سے بچا دیا جائے۔ وہ سب فلاح پانے والے ہیں۔ اگر تم [illegible]
اسکو تمہارے لئے دوچند کر دیگا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا [illegible]
برداشت کرنے والا ہے۔ پوشیدہ [illegible]

تفسیر۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ [illegible]
کے پاس جائیں لیکن [illegible]
[illegible]

Marfat.com

...کے تو جب دین و فرزند پر غصہ آیا۔ اور انہیں سزا دینا چاہا۔ اسی پر یہ آیت اتری۔ کہ ... فرزند سے مجھے سنتیں نہ آنا چاہیے۔ کہ بسا اوقات وہ راہ ہدایت سے گم کر دیتے ہیں ... چونکہ جو کچھ ہونا تھا۔ ہو چکا۔ اس لئے اب انہیں معاف کر دو۔ ایذا و تکلیف دینے ... حاصل ہوگا۔

تفسیر سورۃ الطلاق

یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں بارہ آیتیں۔ دو سو انچاس کلمات اور ایکہزار ساٹھ حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء ———— لکل شیئ قدرا

ترجمہ: اے پیغمبر جب تم ایمان والے لوگ بیویوں کو طلاق دو۔ تو انکو عدۃ کیلئے طلاق دو اور عدۃ کو گنتے رہو۔ اور اپنے پروردگار سے ڈرو۔ اور انکو انکے گھروں سے نہ نکالو۔ اور وہ نکالی جائیں چاہئیں۔ مگر یہ کہ کوئی کھلی بیحیائی کریں۔ اور یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں۔ اور جو اللہ کی حدوں سے قدم باہر نکالے۔ وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔ تجھے کیا خبر شاید اللہ طلاق کے بعد کوئی ایسی بات پیدا کر دے۔ (کہ پھر میل ہو جائے) اور جب وہ اپنی عدت کی مدت کو پورا کر دیں۔ تو یا تو بھلائی کے ساتھ انہیں روک لو۔ یا بھلائی کے ساتھ رخصت کر دو۔ اور اپنے میں سے دو آدمیوں کو گواہ بناؤ۔ اور اے گواہو خدا کو مان کر حق گواہی دو ... اللہ سے ان لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے۔ جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اللہ سے ڈرے گا۔ اللہ اس کے لئے مخلصی کی صورت نکال دیگا۔ اور ایسی جگہ سے رزق دیگا کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا۔ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے گا۔ اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ بالیقین اللہ اپنا چاہا پورا کرنے والا ہے۔ اور اللہ نے بیشک ہر چیز کا ایک اندازہ ٹھہرا رکھا ہے۔

... یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء۔ آیت میں خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ... میں امت بھی شامل ہے۔ یا یہ کہ قل۔ خطاب کے بعد محذوف ہے۔ یعنی اے ... سے کہدو۔

... سیاق آیت کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں۔ کہ اگر تمہیں

کبھی طلاق دینے کی نوبت آئے۔ تو اپنی بیویوں کو عدت [illegible]
کے لئے۔ اسلام سے قبل عرب میں دستور تھا کہ [illegible]
افزار کے لئے طلاق دیتے تھے۔ تعلیق کی یہ صورت تھی کہ [illegible]
لسے جدائی کی نوبت نہ آتی۔ کہ پھر رجوع کر لیتا۔ نہ اس نیت [illegible]
بلکہ محض ستانے کیلئے رجوع کرتا۔ اور پھر طلاق دیدیتا۔ یعنی مدت العمر [illegible]
عورت غریب اس کے گھر میں نہ بیوی بن کر رہتی [illegible]
بعض تعلق نہ رکھتے۔ تو کھڑے کھڑے طلاق دیکر گھر سے نکال دیتے [illegible]
صورتیں عورتوں کے حق میں سخت ظلم تھیں۔ اسلام نے نہ صرف تعلیق کو [illegible]
مذکورہ بالا آیت کے ذریعہ حکم دیا۔ کہ عورتوں کو طلاق دو۔ تو عدت کے [illegible]
عدت کرنے دو۔ فوراً نہ نکالو۔ کہ شاید غیظ و غضب میں طلاق دے بیٹھے [illegible]
رجعت کرنا چاہو۔ تو اگر بیوی کو ذلت کے ساتھ نکال دیا ہے۔ تو اب نہ خود [illegible]
آسان ہوگا۔ اور نہ اس عورت کا دل اس بات کو گوارا کرے گا۔ یہ [illegible]
میں آج کل بھی مروج ہے۔ کہ جب بگڑتے ہیں۔ تو بیوی کو طلاق دیکر کھڑے [illegible]
نکال دیتے ہیں۔ مگر مفسرین نے لعدتهن کے معنی یہ لکھے ہیں کہ طلاق [illegible]
میں دو۔ کہ عدت طہر ہی پر جاکر ختم ہوتی ہے۔ [illegible]
کی حالت میں بیوی کو طلاق نہ دو۔ ثبوت میں [illegible]
اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی تھی۔ رسول اللہ [illegible]
ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ کہدو کہ رجوع کرے۔ [illegible]
بیوی بنا کر رکھ لے۔ حیض کی طلاق طلاق نہیں۔ [illegible]
سیاق قرآنی اس معنی کا یہاں متحمل نہیں ہوتا۔ معنی [illegible]
مذکور ہوئے۔ اسی لئے آگے فرمایا۔ واتقوا اللہ ربکم [illegible]
یعنی اللہ سے ڈرو۔ اور طلاق دیتے ہی [illegible]
خلاف حکمت ہے۔ ہاں اگر انہوں نے کوئی [illegible]
دینے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں۔ کہ [illegible]
لا تدری لعل اللہ یحدث [illegible]

Marfat.com

بھلا یہ ضیافت بہتر ہے یا تھوہڑ کا درخت ۔ جسکو ہم نے ظالموں کی آزمائش
بنایا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔ اسکے پھل گویا شیطانوں
کے سر ہیں پس دوزخی اس میں سے کھائیں گے۔ اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر انکے
لئے اوپر سے پیپ سے ملا جلا کھولتا ہوا پانی دیا جائیگا۔ پھر ان کو دوزخ کی طرف لوٹنا ہوگا۔
بے شک ان لوگوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا۔ پس وہ انہیں کے پیچھے دوڑے چلے
جاتے ہیں۔ اور ان سے پہلے اگلے بھی اکثر گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور ان میں ہم نے ڈرانے والے
رسول بھی بھیجے تھے۔ پس اے پیغمبر دیکھو ان کا کیسا برا انجام ہوا جو پہلے ڈرائے جا چکے تھے۔ لیکن
جو اللہ کے خالص بندے تھے۔ (وہ اس برے انجام سے بچے رہے)

تفسیر طلعها كانه رؤس الشياطين۔ اگرچہ شیطان کو کسی نے نہ دیکھا ہو لیکن اس کی
قبح و دناءت معروف و مسلم ہے۔ اسی لئے زقوم دوزخ کے پھل کو جو نہایت ہی برا ہوگا۔
شیطانوں کے سر سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اگر کہا جائے جو چیز دیکھی ہی نہیں۔ اس سے تشبیہ
کیا فائدہ؟ ہم کہیں گے کہ یہ کچھ ضرور نہیں۔ کہ جو چیز دیکھی نہ گئی ہو۔ اس سے تشبیہ بھی نہ دی جائے
تشبیہ کے لئے مشبہ بہ کا فی الجملہ علم ہونا چاہیئے۔ حسی ہو یا خیالی۔ اور شیطان کی ہر گونہ
قباحت اگر حسی طور پر نہیں۔ تو خیالی طور پر دلوں میں جاگزین ہے۔ یہی علم خیالی وجہ تشبیہ کیلئے
کافی ہے۔ چنانچہ امرء القیس کہتا ہے ؎

أیقتلنی والمشرفی مضاجعی ومسنونة زرق کانیاب اغوال۔

یعنی وہ اپنے نیزہ کی بھال کو تیزی و چمک دمک میں بھوتوں کے دانتوں سے تشبیہ دیتا ہے
حالانکہ بھوت اور بھوت کے دانت دیکھی بھالی ہوئی چیز نہیں جیسے یہ تشبیہ درست ہے۔
ایسے ہی شجر زقوم کی تشبیہ رؤس شیاطین سے بھی درست ہے۔ اسکے علاوہ عرب ہر قبیح المنظر
چیز کو تشبیہ دیا کرتے ہیں۔ کانه راس الشیطان۔ اردو زبان میں دیکھ لو۔ ہر لمبی بات کو کہتے ہیں
کہ کیا ہے شیطان کی آنت ہے۔ کیا شیطان کی آنت کسی نے دیکھی ہے۔ غرض یہ تشبیہ
محاورہ کے موافق ہے اور عقلاً بھی جائز و درست ہے۔ بیجا اعتراض کرنا۔ یا در پے تاویل
ہونا کم عقلی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

[illegible] شاید عدت کے زمانہ میں اللہ کوئی ایسی بات پیدا کردے - کہ تم
[illegible] پچھتاؤ - اور مطلقہ کو بیوی رکھنے پر راضی ہو جاؤ - اگر ایک بارگی تم نے ان کو
[illegible] کا موقعہ کہاں مل سکتا ہے - رہی تفریق وہ بعد عدت بھی ایسی ہی ممکن
[illegible] ہے - جیسے کہ طلاق دیتے ہی ممکن و آسان تھی ۔

[illegible] اجلھن - اے آخر اس آیت کی تفسیر سابقاً مفصل بیان ہو چکی ہے -
[illegible] ذوی عدل منکم - عدت گذر جانے کے بعد جب مطلقہ کی طرف رجوع کرو
یا [illegible] اس وقت دو عادل اور راستباز گواہوں کو گواہ بنالو - اور گواہوں کو چاہئے کہ
شہادت پر قائم رہیں - اور جو اللہ سے ڈرینگے - خواہ وہ طلاق دینے والے ہوں - یا گواہ شاہد
[illegible] کے لئے لڑائی جھگڑے سے مخلصی کی کوئی صورت نکال دیگا - اور غیب سے رزق دے گا -
یعنی جو لوگ [illegible] اور نفقہ سے تنگ آکر بیوی کو طلاق دیتے ہیں - یا بیوی کے ساتھ لڑائی
جھگڑا رہنے کی وجہ سے جب وہ عدت کیلئے طلاق دیں گے - اور اللہ سے ڈر کر اس کے
[illegible] کریں گے - تو اللہ بھی اس فساد باہمی کو مٹا دے گا - اور رزق بھی عطا کرے گا چنانچہ
[illegible] ہوتا ہے کہ بیوی میاں سے نفقہ کی بابت شکایت کرتی ہے - وہ طلاق دیدیتا ہے
اب اس کی آنکھ کھلتی ہے - اپنی بدمزاجی اور دل آزاری کو محسوس کرتی ہے - اور توبہ کرلیتی
ہے کہ [illegible] ایسا نہ کروں گی - رجعت ہو گئی - تو پھر میاں بیوی دونوں اس طرح رہنے لگتے ہیں
[illegible] مزاجی تھا - محض نفقہ کے خوف سے بیوی کو طلاق دیدینا یہ سخت ناجوانمردی کا
[illegible] ہے - اگر وہ طلاق دیکر بھی پچھتائیں اور رجوع کرلیں - اور اللہ کو رزاق سمجھ کر اپنی طرف سے
[illegible] معاشی کی کوشش کریں - تو اللہ برکت دیتا ہے - اور گھر بگڑ کر بنجاتا ہے - یہی وہ
[illegible] واقعات ہیں - جو اللہ تعالٰے نے مذکورہ بالا آیات میں حکیمانہ اسلوب پر بیان
[illegible] ہیں -

[illegible] کا حکم تھا - کہ طلاق دو تو عدت کے لئے طلاق دو - فوراً بیویوں کو نکالو
[illegible] عدت کا مقرر کرنا ضروری تھا - اگلی آیت میں اسکو بیان کر دیا -

[illegible] من المحیض ــــــــــ من امرأۃ نمبر ۵

[illegible] عورتیں جو حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہیں - اگر تمہیں شک ہو - تو ان کا عدہ
[illegible] طرح ان عورتوں کا بھی جو ابھی سن حیض کو نہیں پہنچیں - اور حمل

والی عورتوں کی میعاد یہ ہے۔ کہ وہ وضع حمل کریں [illegible]
لیئے اپنے حکم سے آسانی کر دیگا۔
تفسیر ذوات الاقراء۔ نیز جن کے شوہر مر گئے [illegible]
چکا ہے۔ یہاں آئیسہ۔ نابالغہ اور حاملات کا عدہ بیان ہوا ہے۔ کہ جو [illegible]
کو نہیں پہنچیں۔ یا اتنی بوڑھی ہو گئی ہیں۔ کہ اب حیض کی امید نہیں رہی [illegible]
تین مہینے کا ہے۔ اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ ان ارتبتم کے معنے [illegible]
شبہ ہے کہ حیض سے مایوس ہوئی ہیں۔ یا نہیں۔ یا حیض ہوتا ہے [illegible]
تو اس صورت میں ان کا عدہ ذوات الاقراء کا نہیں۔ بلکہ تین مہینے کا ہونا چاہئے [illegible]
کہتے ہیں۔ کہ ان ارتبتم کے معنی ہیں اشکل علیکم یعنی ان کا عدہ [illegible]
تین مہینے کا سہی۔ مگر ہونا ضرور چاہئے۔ لیکن سیاق سے پہلے ہی معنی [illegible]
ہوتے ہیں۔

ذالک امر اللہ انزلہ الیکم ——————

ترجمہ۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ اور جو اللہ سے [illegible]
اللہ اس کے گناہ اس سے دور کر دیگا۔ اور اللہ اس کا اجر بڑھائے گا۔

اسکنوھن من حیث سکنتم ——————

ترجمہ۔ جن عورتوں کو عدت کیلئے طلاق دو۔ انکو اپنے بلیسہ سے اسی طرح رکھو [illegible]
رہتے ہو۔ دیا وہیں رکھو جہاں خود رہتے ہو۔ اور انپر تنگی کرنے کے لئے [illegible]
اور اگر وہ حمل والیاں ہوں۔ تو انپر خرچ اٹھاتے رہو۔ یہاں تک کہ وہ وضع حمل [illegible]
پھر اگر وہ تمہارے بچہ کو تمہارے لئے دودھ پلائیں۔ تو انہیں ان کی اجرت [illegible]
دستور یا بھل منائی سے باہم صلاح مشورہ کرلو۔ اور اگر تم میں کشمکش ہو جائے [illegible]
کو کوئی اور دودھ پلائے گی۔ اور چاہئے وسعت والا اپنی وسعت کے موافق [illegible]
اور جس کا رزق تنگ ہو۔ تو اسے جتنا اللہ نے دیا ہے۔ اسی کے موافق خرچ کرے [illegible]
جسکو جتنا دے رکھا ہے۔ وہ اس کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں [illegible]
بعد فراخی بھی دے گا۔

تفسیر۔ حاملہ مطلقہ کا عدہ وضع حمل [illegible]

ہو جائے یا آٹھ نو مہینے کے بعد۔ وضع حمل کے ساتھ ہی عورت اس قابل
نہیں رہتی۔ کہ وہ بچہ کو سونپ کر اپنی راہ لے۔ اور خود مرد کو بھی بچہ کی رضاعت کا فکر
لگا رہتا ہے۔ وہ بھی مرضعہ کا حاجتمند ہوتا ہے۔ اور بہترین مرضعہ خود ماں ہو
سکتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے طرفین کی مصلحت کی بنا پر حکم دیا۔ کہ تم آپس میں
مل کر بچے دودھ پلانے کا فیصلہ کرلو۔ نہ عورت کو اب موقعہ پاکر بھاری لینا چاہئے
اور نہ مرد کو ماں کی مامتا پر نظر کر کے برائے نام کچھ دے دلا کر دودھ پلانے پر مجبور کرتا
چاہئے۔ بلکہ عرف و دستور معقولیت و آدمیت سے باہم قرارداد کرلینی چاہئے۔
جس میں دونوں کا فایدہ ہے۔ اور اگر کسی حالت میں دونوں میں بات نہ بن سکے۔ اکو
عورت و تکلیف ہو یا اس کو۔ تو اس حالت میں بچہ کے لئے کوئی اور مرضعہ تلاش کرنی چاہئے
مال و وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق خرچ کرنے میں دریغ نہ کرنا چاہئے۔
اور تنگدست کو اپنی حیثیت کے موافق دینا چاہئے۔ اس سے زیادہ مانگنا بھی تکلیف
مالا یطاق ہے۔

وکاین من قریۃ عتت عن امر ربھا ——— قد احسن اللہ لہ رزقا
اور بہت سے قریے ایسے تھے۔ کہ جنہوں نے اپنے پروردگار کے حکم اور اس کے رسولوں
کی نافرمانی کی۔ ہم نے بھی ان سے بڑی سختی سے حساب لیا۔ اور انکو نہایت سخت عذاب
دیا۔ پس انہوں نے اپنے کاموں کا مزہ چکھا۔ اور انکے کام کا انجام گھاٹا ہوا۔ اللہ
نے انکے لئے عذاب شدید اور تیار کر رکھا ہے۔ پس اے عقلمندو۔ تم اللہ سے ڈرو۔
جو ایمان لاچکے ہو۔ بالیقین اللہ نے تمہاری طرف نصیحت کرنے والا رسول بھیجا ہے
جو اللہ کی کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے۔ تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے
اور جنہوں نے اچھے عمل کئے۔ جہالت کی تاریکیوں سے علم کے نور تک پہنچائے۔
اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا۔ اور نیک عمل کرے گا۔ اللہ اس کو ان باغوں میں
داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ اور وہ ہمیشہ انہیں باغوں میں رہیں گے۔
اللہ نے انکے لئے بہت ہی اچھا رزق دیا ہے۔

اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض ——— بکل شیئ علما
اللہ وہ ہے جس نے ساتوں آسمان بنائے۔ اور انہیں کی برابر زمینیں۔ آسمانوں اور

زمینوں کے درمیان اس کے احکام نازل ہوتے [illegible]
پر قادر ہے۔ اور یہ کہ اللہ کا علم سب چیزوں کو [illegible]

تفسیر سورۃ التحریم

مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں بارہ آیتیں دو سو [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا النبی لما تحرم ما احل اللہ [illegible]

ترجمہ۔ اے پیغمبر۔ اللہ نے جو چیزیں تمہارے لئے حلال کی ہیں تم [illegible]
ہو۔ تم اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو۔ اور اللہ بخشنے والا [illegible]

تفسیر۔ منقول ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible]
مطہرات تابہ امکان آپکے مرغوبات کا خیال رکھتی تھیں۔ ایک دن [illegible]
کہ آپ علیٰ اختلاف الروایت حفصہ بنت عمر یا زینب بنت جحش کے حجرہ [illegible]
عادت تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ کو شہد کا شربت پلایا [illegible]
کے خلاف کچھ دیر انکے پاس زیادہ ٹھہرے۔ حضرت عائشہ کو [illegible]
زیادہ ٹھہرنے کا علم ہوگیا۔ ازراہ رشک آپنے باقی ازواج کو [illegible]
تمہارے پاس آئیں۔ تو کہنا۔ کہ آج آپ سے شیرہ عرفط کی [illegible]
کہونگی۔ مطلب یہ تھا۔ کہ رسول اللہ کو کہیں ان بیویوں سے [illegible]
اور آج کی طرح ہمیشہ انکے پاس زیادہ نہ ٹھہرنے لگیں [illegible]
آپ کو چونکہ ہر بودار چیز سے سخت نفرت تھی۔ اور شیرہ [illegible]
ہے۔ آپنے جب بتواتر یہی سنا۔ کہ شیرہ عرفط کی بو [illegible]
پلایا گیا تھا۔ آپنے شہد بھی نہ کھانے کا ارادہ کرلیا [illegible]
اس سے بھی ناخوش ہوگئے۔ یہ سب کچھ [illegible]
کے باعث کیا تھا۔ اللہ تعالے نے [illegible]
تم اس کو اپنا [illegible] کیوں حرام کرتے ہو [illegible]
درگذر کی گئی۔ آئندہ [illegible]

Marfat.com

روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ازواج کے پاس ایک ایک دن
جایا کرتے تھے۔ ایک دن حفصہ بنت عمر کی باری تھی۔ انہوں نے اس دن
باپ کے ہاں جانے کی اجازت مانگی۔ اور چلی گئیں۔ آپ نے اس روز انہیں کے گھر میں
[illegible] کو اپنے پاس بلالیا۔ اتفاق سے حفصہ جلدی ہی واپس آگئیں۔ مگر یہ دیکھ کر کہ
[illegible] آپ اندر نہ گئیں۔ لیکن جب رسول اللہ گھر سے برآمد ہوئے۔ تو شکایت
کی کہ آپ نے میری حرمت کا کچھ بھی پاس نہ کیا۔ میری باری میں لونڈی کو اپنے ساتھ کیا۔
[illegible] اس کا خیال ہوا اور فرمایا۔ کہ ماریہ میری لونڈی ہے۔ جسے اللہ نے مجھ پر حلال
[illegible] ہے۔ لیکن تمہاری خاطر آج سے وہ مجھ پر حرام مگر تم بھی اب اس بات کا کسی سے ذکر
نہ کرنا۔ اللہ تعالے نے فرمایا۔ کہ لونڈی کو ہم نے حلال کیا ہے۔ تم اپنے اوپر ازواج کی خاطر
حرام کرتے ہو۔ یہ کیا۔ رجوع کرو اور آیندہ ایسا نہ کرنا۔ جو ہوا معاف کیا گیا۔
یہ روایت آیات لاحقہ سے زیادہ مربوط ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہوگا۔

واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا ——— العلیم الخبیر

ترجمہ۔ اور جبکہ نبی نے اپنی کسی ایک بیوی سے چپکے سے ایک بات کہی۔ پس جبکہ اس بی بی
نے دوسری کے خلاف وہ بات کہدی اور اللہ نے یہ حقیقت نبی پر ظاہر کردی۔ تو نبی نے
اس بات کا کچھ حصہ اس بی بی سے کہا اور کچھ سے اغماض کیا۔ پھر جب نبی نے بیوی کو اس
بات سے آگاہ کیا۔ اس نے کہا۔ کہ آپ سے یہ کس نے کہا۔ تو نبی نے کہا۔ کہ مجھکو علم و خبر والے
نے آگاہ کیا ہے۔

تفسیر۔ جب رسول اللہ حفصہ سے یہ کہکر باہر تشریف لیگئے۔ کہ اچھا میں تمہاری خاطر
لونڈی اپنے پر حرام کئے لیتا ہوں۔ لیکن تم بھی اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ تو حفصہ نے
دیوار کوٹھے [illegible] ہوکر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ سارا ماجرا کہہ دیا۔ کہ خدا کا شکر
[illegible] جھگڑا ہوا۔ رسول اللہ نے اسے اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ اور سارا قصہ
[illegible] اللہ تعالے نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا۔ اور رسول اللہ کو آگاہ کیا۔ کہ حفصہ
نے عائشہ سے کہدیا ہے۔ آپ نے جاکر حفصہ کو جتایا۔ کہ تم نے آخر کہدیا۔ اور
[illegible] یہاں تک مشہور ہوگیا۔ کہ رسول اللہ نے ازواج کو طلاق دیدی۔ حالانکہ
[illegible] ایک مہینہ [illegible] ترک کر دیا تھا۔ بہرحال واقعہ شہد کی بابت ہوا ہو۔

Marfat.com

یا ماریہ قبطیہ کا۔ یا کوئی اور واقعہ جسے اللہ تعالیٰ نے

ایماء واشارہ پر اکتفا کیا۔ حفصہ وعائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کہ رسول اللہ کو رنج ہوا۔ اور انہیں نہ کرنی چاہئیں تھیں۔ کیونکہ

وجہ سے ان کی عادتیں اور ان کا ضبط وتحمل بھی عام عورتوں سے

ہونا چاہئے تھا۔ لیکن بتقاضائے بشریت ان سے تقصیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ

لئے انکو سخت ترین سرزنش فرمائی اور کہا۔

ان تتوبا الی اللہ ______

ترجمہ۔ تم دونوں (حفصہ وعائشہ) کو چاہیئے۔ کہ اللہ کے سامنے توبہ کرو کہ تمہارے دونوں کے دل کج ہو گئے ہیں۔ اور اگر تم دونوں نبی پر سازش سے غالب آنے کا ارادہ کرو گی۔ تو اللہ مددگار ہے۔ اور جبرئیل اور نیک مسلمان اور اور فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔ اگر نبی تم کو طلاق دیدے۔ تو قریب ہے۔ کہ اس کا پروردگار اسکو تم سے بہتر بیویاں بدل دے جو مسلمہ۔ ایمان والیاں۔ طاعت گذار۔ توبہ کرنے والیاں۔ عبادت گذار روزہ دار ثیبہ اور دوشیزائیں ہوں۔

تفسیر۔ آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول اللہ نے حفصہ وعائشہ یا کسی اور کو طلاق نہیں دی تھی۔ صرف ناخوش ہو کر مہجور کر دیا تھا۔ تاکہ تادیب ہو جائے اور آئندہ کوئی بیجا جرات نہ کرسکیں۔ چونکہ رسول کے حکم کی خلاف ورزی اور آپکی ایذا تمام مسلمانوں کے لئے ناسزا اور بری تھی۔ ازواج کے لئے بھی بری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عتاب کیا۔ اور فرمایا تم نے خطا کی۔ کہ رسول کو ناخوش کیا۔ یہ مناسب نہیں۔ اگر تم نبی پر یوں زور باندھنا چاہو۔ جیسے کہ دنیا کی عورتیں غالب ویکجہتی ہو۔ تو یہ ناممکن ہے۔ اللہ اور اس کے تمام ملائکہ نبی کے مددگار ہیں پھر تم کیا غالب آسکو گی۔ اور اگر اس اثنا میں نبی نے تم کو طلاق دیدی تو ہم ان کو تم سے بہتر بیویاں دیدیں گے۔

یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا

ترجمہ۔ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو

آدمی اور پتھر ہیں

نافرمانی نہیں کرتے۔ بلکہ وہی کرتے ہیں۔ جو انکو حکم دیا جاتا ہے۔
والد سے سیاق مطلب و مدعا آیت کا یہ ہے۔ کہ اے ایمان والو۔ تم بھی رسول
نافرمانی سے پرہیز کرو۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی باز رکھو۔ تاکہ عذاب الہی سے
محفوظ رہو۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ یہ عتاب صرف ازواج کو ہے۔ بلکہ سب کے لئے عبرت اور
نصیحت ہے۔

یایها الذین کفروا لا تعتذروا ——— تعملون

ترجمہ۔ جب قیامت کے دن لوگ جزا و سزا کے لئے حاضر ہونگے۔ ہم کافروں سے کہیں گے۔ اے
کفر کرنے والو۔ آج عذر معذرت نہ کرو۔ جو کچھ تم نے کیا تھا۔ آج تم کو اسی کا تو بدلہ دیا جاتا ہے

یایها الذین آمنوا توبوا الی الله ——— علی کل شئ قدیر

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ تم اللہ کی جناب میں سچی نصیحت بخشش توبہ کرو۔ قریب ہے کہ
تمہارا پروردگار تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے۔ اور تمہیں ان باغوں میں داخل کرے
جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ اس دن کہ اللہ نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان
لائے ہیں۔ رسوا نہیں کرے گا۔ بلکہ انکے ایمان کا نور انکے آگے آگے اور دائیں بائیں
چل رہا ہوگا۔ اور وہ کہہ رہے ہونگے۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے لئے ہمارے
نور کو کامل کر۔ اور ہمارے گناہ معاف فرما۔ کہ تو ہر ایک بات پر قادر ہے۔

یایها النبی جاهد الکفار ——— مع الدخلین

ترجمہ۔ اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے
اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ کافروں کے حال کی مثال کے لئے اللہ نے زن نوح
اور زن لوط کا حال بیان کیا۔ جو ہمارے نیک بندوں میں سے دو بندوں کے نکاح میں
تھیں۔ ان دونوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی۔ پس وہ دونوں نبی اللہ کے
سامنے ان دونوں کو کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکے۔ اور ان دونوں سے کہہ دیا گیا۔ کہ اور داخل
ہونے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی جہنم میں جاؤ۔

وضرب الله مثلا للذین آمنوا ——— من القانتین

اور اللہ نے ایمان والوں کے حال کی مثال زن فرعون سے بیان کی ہے
جبکہ اس نے کہا اے میرے پروردگار تو میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک مکان بنا

اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے۔ اور ظالم پیشہ قوم سے بچا۔ اور
مریم کے حال سے مثال دی۔ جس نے اپنی عفت کو بچایا۔ پس ہم نے بھی اس میں
ایک روح پھونک دی۔ اور وہ اپنے رب کی نشانیوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرتی
اور وہ فرمانبردار بندوں میں سے تھی۔

تفسیر۔ مطلب دونوں تینوں آیتوں کا یہ ہے۔ کہ جو خطاکار ہیں۔ اچھوں کا تعلق
حق میں مفید نہیں۔ خواہ وہ زن و فرزند ہوں یا اب و عم۔ جیسے کہ نوح اور لوط
انکی بیویوں کے کچھ کام نہ آیا۔ اس لئے کہ وہ خود خطاکار تھیں۔ اور اپنے شوہر کو
ستاتی تھیں۔ اور ایسے کام کرتی تھیں۔ جن سے ہدایت میں رخنہ پڑتا تھا۔ برخلاف
اس کے جو خود اچھے ہیں۔ خواہ ان کا کچھ تعلق بروں سے ہو۔ لیکن اس سے انہیں
کچھ نقصان نہیں۔ جیسے کہ زن فرعون باوجودیکہ ایسے کافر کی بیوی تھی۔ لیکن ایماندار
تھی۔ اور اللہ کے ہاں اس کا بڑا رتبہ تھا۔ یا مریم بنت عمران کہ تہمت لگانے والوں نے
کیا جو کچھ کیا۔ لیکن چونکہ وہ خود باعصمت اور نیک بندی تھی۔ ہم نے اس کے حال
گوناگوں رحم و کرم فرمایا۔

مدعا یہ ہے۔ کہ اے ازواج نبی تم کو ازواج نبی ہونے پر گھمنڈ نہ ہونا چاہئے۔ ا
نبی کی ایذا و نافرمانی سے احتراز کرنا چاہیے۔ ورنہ زن نوح و لوط کا حال تم کو
جا چکا ہے۔ نافرمانی کرو گی۔ تو تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔ خواہ وہ نافرمانی کسی
کیوں نہ ہو۔ مذہبی بات ہو۔ یا ملکی۔ قومی ہو یا گھریلو۔ ہر حال میں نبی کی فرمانبرداری
کرو۔

یہانتک ہم نے اس سورت کی تفسیر میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ مفسرین کی تحقیق کا
خلاصہ ہے۔ کہ ازواج پر جو عتاب ہوا ہے۔ اس کا بنی قصہ عسل یا ماریہ قبطیہ کا
معاملہ تھا۔ جیسا کہ بیان ہو چکا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بصراحت مذکور نہیں فرمایا۔ کہ کیا
راز کی بات کہی تھی۔ اور کس بیوی سے کہی تھی۔ اور اسکے اظہار میں کیا حرج تھا۔ اس لئے
کہ اس راز کے معاملہ کو علم الٰہی پر چھوڑ دیا جائے۔ وہ کوئی راز ہوگا۔ جس کا اظہار
کے نزدیک مصلحت نہ تھا۔ لیکن چونکہ اسی سورہ میں کفار و منافقین کیساتھ
سیاق و سباق کا مقتضا یہ ہے۔ کہ وہ راز کسی خونی و ملکی معاملہ سے متعلق

تفسیر سورۃ الملک

...نازل ہوئی۔ اسمیں تیس آیتیں ہیں۔ اور تین سو تیس کلمات اور ایک ہزار تین سو تیرہ حروف
...ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قرآن مجید میں
...آیتیں ہیں۔ جو مرد کی شفاعت کریگی۔ یہاں تک کہ وہ معاف کیا جائے گا۔ وہ
...آیتیں تبارک الذی بیدہ الملک الخ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبارک الذی بیدہ الملک ——— خاسئاً و ھو حسیر

ترجمہ۔ برکت والی ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں تمام ملک وسلطنت ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جس نے موت و زندگی کو پیدا کیا۔ تاکہ امتحان کرے۔ کہ تم میں سے اچھے عمل کرنے والا کون کون ہے۔ اور وہ زبردست بخشنے والا ہے۔ ایسا جس نے کہ اوپر تلے سات آسمان بنائے۔ اے مخاطب تو خدا کی صنعت میں کوئی فرق نہ پائے گا۔ ہاں ذرا نظر دوہرا کیا تو اسمیں کوئی رخنہ و شگاف پاتا ہے۔ پھر بار بار نظر ڈال۔ نظر ذلیل اور ماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی۔ (اور تو کوئی رخنہ و شگاف نہ پائے گا۔)

تفسیر۔ موت وحیات سے صفت موت وحیات مراد ہے۔ یعنی وہی مارتا اور جلاتا ہے اور موت و زندگی کا اصول وقانون اسی نے بنایا ہے۔ کہ مطیع و عاصی میں فرق ہو سکے۔ بعض مفسرین کہتے ہیں۔ کہ موت وحیات عام مخلوقات کی طرح دو متمائز شخصیت مخلوق ہیں۔ اور مرنا جینا جو ہر جاندار پر طاری ہوتا ہے۔ اسی شخصیت کا پرتوہ ہوتا ہے

ولقد زینا السماء الدنیا ——— وبئس المصیر

ترجمہ۔ اور ہم نے قریب ترین آسمان کو چراغوں سے سجایا۔ اور انکو شیطانوں کے لئے مار بنایا ہے۔ اور آخرت میں بھی انکے لئے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے جو اپنے پروردگار سے انکار و کفر کرتے ہیں۔ انکے لئے جہنم بہت بری بازگشت ہے

اذا القوا فیہا سمعوا ——— فی ضلال کبیر

Marfat.com

ترجمہ ۔ جب یہ لوگ اس جہنم میں ڈالے جائیں گے ۔ اس کی [illegible]
کی آواز سنیں گے ۔ اور وہ اس زور و شور سے جوش کھا رہی ہوگی ۔ [illegible]
پھٹا چاہتی ہے ۔ جب اسمیں کافروں کا کوئی گروہ ڈالا جائے گا [illegible]
عذاب کیلئے متعین ہونگے ۔ وہ ان سے سوال کریں گے ۔ کیا تمہارے پاس [illegible]
ڈرانے والا کوئی رسول نہیں آیا تھا ۔ وہ کہیں گے ہاں ہمارے پاس [illegible]
تھا ۔ مگر ہم نے اسے جھٹلایا ۔ اور کہا کہ اللہ نے کوئی چیز نہیں نازل کی [illegible]
گمراہی میں پڑے ہو ۔

وقالو لو کنا نسمع او نعقل ______ اصحاب السعیر

ترجمہ ۔ اور کہیں گے ۔ اگر ہم نے انکے کہنے کو سنا اور سمجھا ہوتا ۔ تو دوزخیوں میں [illegible]
ہوتے ۔ اب چونکہ انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا ۔ سو ان دوزخیوں [illegible]
لئے ہلاکت ہے ۔

ان الذین یخشون ______ اجر کبیر

ترجمہ ۔ جو لوگ کہ بغیر دیکھے بھالے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے
لئے معافی اور بہت بڑا اجر ہے ۔

واسروا قولکم ______ باللطیف الخبیر

ترجمہ ۔ اور لوگو تم اپنی بات چپکے سے کہو ۔ یا اسے پکار کر کہو ۔ اللہ [illegible]
کی باتوں تک سے باخبر ہے ۔ کیا وہ بھی نہ جانے گا ۔ جس نے پیدا کیا [illegible]
باریک بین اور باخبر ہے ۔ وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے نرم کیا [illegible]
اوپر چلو پھرو ۔ اور اس کا رزق کھاؤ ۔ آخر کار قیامت کے دن اسی کی طرف [illegible]
جانا ہے ۔

ءامنتم من فی السماء ان یخسف ______ کیف نذیر

ترجمہ ۔ کیا اس اللہ سے جو آسمانوں پر ہے ۔ تم اس بات سے بے خوف ہو
کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے ۔ اور وہ بڑی جھکولے کھانے لگے [illegible]
ذات سے جو آسمانوں پر ہے ۔ اس بات سے بے خوف ہو گئے [illegible]
[illegible] ۔ تم عنقریب دیکھ لوگے کہ میرا ڈرانا کیسا [illegible]

فِي الْآخِرِينَ (٧٧) سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ (٧٨) إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ (٧٩) إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ (٨٠) ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ (٨١)

ترجمہ اور تحقیق نوح نے ہم کو پکارا۔ پس ہم اچھے فریاد رس ہیں اور ہم نے
اس کو اور اس کے گھر والوں کو سخت مصیبت سے بچا لیا۔ اور اسی کی نسل کو باقی رہنے والا
رکھا۔ اور اس نے پچھلی امتوں میں اس (نوح) کے لئے سلام علٰی نوح فی العٰلمین
چھوڑا۔ ہم نیک لوگوں کو یونہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ تحقیق وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے
تھا۔ اور دوسروں کو ہم نے غرق کر دیا۔

وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ (٨٢) إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (٨٣)
إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ (٨٤) أَئِفْكًا آلِهَةً دُونَ اللَّهِ
تُرِيدُونَ (٨٥) فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ (٨٦) فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي
النُّجُومِ (٨٧) فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ (٨٨) فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ (٨٩) فَرَاغَ
إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ (٩٠) مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ (٩١) فَرَاغَ
عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ (٩٢) فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ (٩٣) قَالَ أَتَعْبُدُونَ
مَا تَنْحِتُونَ (٩٤) وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ (٩٥) قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ
فِي الْجَحِيمِ (٩٦) فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ (٩٧)

ترجمہ اور اسی (نوح) کے گروہ میں سے ابراہیم ہیں جبکہ وہ قلب سلیم کے ساتھ
اپنے رب کی طرف رجوع ہوئے۔ جبکہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا
کس کی عبادت کرتے ہو۔ کیا اللہ کے سوا جھوٹے خداؤں کے پیچھے پڑ[illegible]
تو تم نے عالموں کے حقیقی پروردگار کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ پھر ستاروں [illegible]
میں بیمار ہوں۔ پس وہ لوگ ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔ پس آپ وہ ان کے خداؤں [illegible]
کیا تم کھاتے نہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ بولتے نہیں ہو۔ پھر وہ ان [illegible]
لگانے لگے۔ پھر وہ لوگ دوڑتے ہوئے ان کے پاس آئے۔ ابراہیم [illegible]
جنہیں خود تراش کر بناتے ہو۔ حالانکہ تم کو اور جو کچھ تم بناتے ہو [illegible]
انہوں نے کہا اس کے لئے ایک عمارت بناؤ اور اس [illegible]
[illegible] ہم نے [illegible]

Marfat.com

ولقد کذب الذین ——— شیءٍ بصیر

ترجمہ۔ جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں۔ انہوں نے بھی نبیوں کو اسی طرح جھٹلایا تھا پس اے پیغمبر تم نے دیکھا۔ کہ ان کے انکار کا انجام کیا ہوا۔ کیا ان لوگوں نے پرندوں پر نظر نہیں کی جو ہوائی کے اوپر ہوا میں کبھی پر پھیلاتے ہیں۔ اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں۔ انہیں ہوا میں کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے۔ مگر اللہ بیشک وہ ہر چیز کا دیکھنے والا ہے۔

امّن ھذا الذی ——— ولنفور

ترجمہ۔ اللہ کے سوا وہ کون سا ہے۔ جو تمہارا لشکر بن کر تمہاری مدد کرے۔ کافر فقط دھوکے ہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ یا وہ کون ہے۔ جو تمہیں رزق دے۔ اگر اللہ اپنا رزق تنگ لے۔ کافر بڑی سرکشی اور ناحق کوشی پر اڑے ہوئے ہیں۔

افمن یمشی مکبًا ——— صراطٍ مستقیم

ترجمہ۔ آیا وہ شخص زیادہ ہدایت پر ہو سکتا ہے۔ جو منہ اوندھائے چلا جاتا ہو۔ یا وہ جو سیدھا ہو کر راہِ راست پر چلتا ہو۔

تفسیر یعنی جو اندھے ہو کر باپ دادا کی لکیر کے فقیر ہوئے ہوں۔ وہ پابند ہدایت ہو سکتے ہیں۔ یا وہ لوگ جو آنکھیں کھول کر دائیں بائیں دیکھ کر نیک و بد کو سمجھ کر راہ ہدایت پر چلتے ہیں۔ جب فریق ثانی ہی راہ راست پر چل سکتا ہے۔ تو گروہ اول اسے کیوں جھٹلاتا ہے۔

قل ھو الذی انشاکم ——— الیہ تحشرون

ترجمہ۔ اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہدو۔ کہ وہ خدا ہی ہے۔ جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور تمہارے لئے کان۔ آنکھ دل بنائے۔ مگر تم بہت ہی کم اس کا شکر کرتے ہو۔ ہاں کہدو وہی تو ہے۔ جس نے تم کو زمین پر پھیلا رکھا ہے۔ اور آخر تم سمٹ کر اسی کی طرف جاؤ گے۔

ویقولون متی ھذا الوعد ——— نذیر مبین

ترجمہ۔ یہ لوگ تم سے کہتے ہیں کہ یہ وعدہ آخر کب آئیگا۔ اگر تم سچے ہو۔ تو بتاؤ۔ کہدو اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ میں تو ایک کھلا ڈرانے والا ہوں۔

Marfat.com

فلما راٰہ زلفۃ ـــــــــــ

ترجمہ ۔ مگر جب اس عذاب کو قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے
اوران سے کہا جائے گا ۔ یہ ہے ۔ وہ عذاب جس کا تم تقاضا کیا کرتے تھے

قل ارءیتم ان اھلکنی اللہ ـــــــــــ من عذاب الیم

ترجمہ ۔ اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہو ۔ کہ تم نے یہ بھی سوچا کہ اللہ اگر مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرے ۔ یا ہم پر رحم کرے ۔ دونوں حالتوں میں کوئی ہے ۔ جو کافروں کو دردناک عذاب سے پناہ دے سکے ۔

تفسیر یہ ہے کہ حقیقت دو حال سے خالی نہیں ۔ کہ ہم اور ہمارے ساتھی حق پر ہیں یا ناحق پر ۔ فرض کرو ۔ کہ ہم ناحق پر ہیں ۔ اس لئے ہلاک ہونگے اور گرفتار عذاب ۔ تو تم جو کافر ہیں ۔ وہ عذاب سے کیونکر بچ سکتے ہیں ۔ کیونکہ جب باعث عذاب کفر ہے ۔ تو جو کافر ہوگا ۔ عذاب پائے گا ۔ اس لئے حق و باطل معلوم کرنے کیلئے غور کرنا اور اچھے عمل کام کرنا چاہئے ۔ یہ کہنا درست نہیں ۔ کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی راہ و روش پر پایا ہم بھی اسی پر چلیں گے ۔ ہم برے ہیں ۔ یا بھلے ہیں ۔ اس کا فکر نہ کرو ۔ بلکہ یہ دیکھو کہ کیا ہو اور کیا کرتے ہو ۔ اور اگر غلط کار ہو ۔ تو تمہارا انجام کیا ہوگا ۔

قل ھو الرحمٰن اٰمنا بہ وعلیہ توکلنا ـــــــــــ بماء معین

ترجمہ ۔ اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہدو ۔ کہ وہ رحمان ہے جس پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہم اعتماد رکھتے ہیں ۔ پس تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا ۔ کہ گمراہی میں کون ہے ۔ نیز اے پیغمبر تم منکروں سے کہو ۔ کیا تم نے کبھی یہ بھی سوچا ۔ کہ اگر تمہارا پانی نیچے کو اتر جائے ۔ تو پھر آب جاری کون تمہارے پاس لا سکتا ہے ۔

مطلب آیت کا یہ ہے کہ جنکو تم معبود سمجھ کر پوجتے ہو وہ اس قابل بھی نہیں ۔ کہ کنوؤں کا پانی اتر جائے ۔ تو وہ چڑھا سکیں ۔ اور تمہاری حاجت کو پورا کر سکیں ہے ۔ کہ تم ان کو خدا کا شریک بناتے ہو اور خدا کی کرتے ہو ۔

Marfat.com

تفسیر سورہ نون

مکہ میں نازل ہوئی ۔ اسمیں ۵۲ آیتیں تین سو کلمات ایک ہزار دو سو چھبیس حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ن والقلم وما یسطرون ———— وھو اعلم بالمھتدین

ترجمہ ۔ ن قسم ہے مجھے قلم اور لکھنے والوں کے لکھے ہوئے کی ۔ اے پیغمبر تم اپنے پروردگار کے احسان وکرم سے دیوانے نہیں ہو ۔ اور تمہارے لئے اجر ہے ۔ جو کبھی منقطع نہ ہوگا ۔ اور بیشک تم بڑا اخلق رکھتے ہو ۔ سو عنقریب تم دیکھو گے ۔ اور یہ منکر بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے دیوانہ و مجنون کون ہے ۔ بالیقین تمہارا پروردگار جانتا ہے ۔ کہ اس کے رستہ سے کون بھٹک گیا ہے ۔ اور وہی انکو خوب جانتا ہے ۔ جو ہدایت پر ہیں ۔

تفسیر ۔ مقصود آیات کا رسول خدا کو تسلی دینا ہے کہ منکر تم کو دیوانہ و مجنون کہتے ہیں ۔ سو تم دیوانے نہیں ۔ بلکہ تم اپنے حسن کردار اور حسن خلق کی وجہ سے جو جنون و دیوانگی کے بالکل منافی ہے ۔ حسن اجر کے مستحق ہو ۔ وہ وقت قریب آرہا ہے ۔ کہ منکر اپنے کئے کی سزا کو پہنچیں گے ۔ اور معلوم ہو جائے گا ۔ کہ دیوانہ کہنے والے خود دیوانے تھے ۔

فلا تطع المکذبین ———— قال اساطیر الاولین

ترجمہ ۔ اے پیغمبر تم ان جھٹلانے والوں کے کہنے میں نہ آنا ۔ جو چاہتے ہیں کہ اگر تم نرم پڑو ۔ تو وہ بھی نرمی کرنے لگیں ۔ تم کبھی کسی ایسے کا کہنا نہ ماننا جو بار بار قسمیں کھائے ۔ ذلیل و خوار ہو ۔ غیبت کرے ۔ چغلیاں کھاتا پھرے ۔ بھلائی سے لوگوں کو روکے ۔ بندگی کی حد سے بڑھ کر گناہ کرے ۔ اکڑتا پھرے ۔ اور ان سب باتوں کے ساتھ ہی بد اصل بھی ہو ۔ اور صرف اس بنا پر اکڑے ۔ کہ دولت و اولاد رکھتا ہے ۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جائیں ۔ تو کہے یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں ۔

سنسمہ علی الخرطوم انا بلونھم ———— ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون

ترجمہ ۔ ہم عنقریب اس کے ناک پر داغ لگائیں گے ۔ ہم نے انکو بھی اسی طرح آزمایا ہے جیسے باغ والوں کو آزمایا تھا ۔ جبکہ انہوں نے قسم کھائی ۔ کہ کل صبح سویرے باغ کے پھل ضرور توڑیں گے ۔ اور استثناء نہ کیا (انشاءاللہ نہ کہا) پھر تیرے پروردگار کی طرف سے

Marfat.com

ان باغوں پر ایک بلا آگئی۔ اور وہ ابھی پڑے سو ہی رہے تھے [illegible]
باغ ننگے ٹھنڈے رہ گئے۔ دو باغ جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔ [illegible]
ہوئے ایک دوسرے کو پکارا۔ کہ اگر پھل توڑنے ہیں تو [illegible]
چلو۔ پس وہ روانہ ہوئے۔ اور چپکے چپکے آپس میں کہتے چلے کہ کہیں آج کوئی
تم تک باغوں میں نہ پہنچ سکے۔ غرض اپنے اقتدار کا یقین کئے ہوئے
ہی بڑی جدوجہد کے ساتھ باغوں میں جا پہنچے۔ لیکن جب انکو دیکھا تو کہنے لگے
کہ کہیں ہم اور باغوں میں آنکلے۔ پھر پہچانا تو کہا نہیں بلکہ ہم محروم ہیں۔ ان میں سے
بہتر شخص تھا۔ اس نے کہا۔ میں نے کہا تھا۔ کہ تم اللہ کی تسبیح و تعریف کیوں نہیں کرتے
سو اب انہوں نے کہا۔ اے ہمارے پروردگار تو تسبیح کا سزاوار ہے۔ اور ہم ظالم تھے
پھر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ اور پھر کہا افسوس ہم سب ہی اعتدال سے
بڑھ گئے تھے۔ شاید ہمارا پروردگار اسکے بدلے ان سے بہتر باغ بدل دے۔ اب ہم
پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ یہی حال ہے ہمارے عذاب کا۔ اور عذاب آخرت
اور بھی سخت ہے۔ کاش یہ لوگ سمجھیں۔

مدعا آیات کا یہ ہے۔ کہ یہ منکران الوہیت و رسالت اپنے کفر و انکار سے باز نہ آئیں
یہاں تک کہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیں۔ جیسے کہ ان سے پہلے اور منکر پہنچ چکے ہیں۔
یہ پچھتائیں گے۔ جیسے کہ وہ پچھتا چکے ہیں۔ لیکن پھر پچھتانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا
بلکہ خسر فی الدنیا و الآخرۃ ہو کر رہ جائیں گے۔

ان للمتقین عند ربہم [illegible]

ترجمہ۔ بیشک پرہیزگاروں کے لئے انکے پروردگار کے ہاں نعمتوں کے باغ ہیں
کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے۔ منکرو تم کو کیا ہو گیا ہے کیسے حکم
لگاتے ہو۔ یا تمہارے پاس کوئی الہی کتاب ہے جس میں تم [illegible]
تم کو وہی ملے گا۔ جو تم پسند کرو گے۔ یا تم نے ہم سے [illegible]
تک رہیں گی۔ کہ تمہیں وہی ملتا ہے۔ جس کی تم فرمائش کرو گے۔ [illegible]
پوچھو تو کہ ان باتوں کا انمیں سے کون کون ذمہ دار ہے [illegible]
شریک ٹھہرا رکھا ہے۔ اگر یہی بات ہے۔ تو اپنے شریکوں کو بلا کر [illegible]

يكشف عن ساق ــــــــــــــــــ وهم سالمون

جس دن حقیقت پر سے پردہ اٹھا دیا جائے گا۔ یعنی قیامت کی سختیاں سامنے ہونگی اور لوگ سجدے کے لئے بلائے جائیں گے۔ تو وہ اس کی قدرت نہ پائیں گے ان کی آنکھیں جھکی ہونگی۔ اور ذلت ان پر چھائی ہوئی ہوگی۔ اس لئے کہ دنیا میں انکو سجدے کیلئے بلایا جاتا تھا۔ (مگر یہ سجدہ نہ کرتے تھے) حالانکہ اسوقت یہ اچھے بھلے تھے (طاقت و توانائی رکھتے تھے)

مطلب یہ ہے۔ کہ جو لوگ دنیا میں طاعت و عبادت سے پہلو تہی کرتے رہے۔ قیامت کے دن ان سے سجدہ خداوندی نہ ہو سکیگا۔ اور ہجوم تکالیف سے مدہوش ہونگے۔ یہی حضوری کے حکم کی تعمیل نہ کرسکنا۔ دنیا میں انکی سرتابی اور گنہگاری کی سند ہوگی اور وہ اپنے کئے کو پہنچیں گے۔

فذرنی ومن یکذب ــــــــــــــــــ فهم یکتبون

ترجمہ۔ پس اے پیغمبر تم ہمیں اور ان لوگوں کو جو ہماری حدیث آخرت کو جھٹلاتے ہیں ہمارے اوپر چھوڑ دو۔ ہم رفتہ رفتہ ان سب کو اس طرح پکڑ لیں گے۔ کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ اور انہیں مہلت بھی دیں گے۔ بیشک ہمارا داؤں پکا داؤں ہے۔ کیا تم تبلیغ رسالت کا ان سے کچھ اجر چاہتے ہو۔ کہ وہ کسی تاوان کے بوجھ سے دبے مرتے ہیں۔ یا انکے پاس غیب کی کتاب (لوح محفوظ) ہے۔ کہ اس میں جو چاہتے ہیں۔ لکھ لیتے ہیں۔

مطلب یہ ہے۔ یہ لوگ خواہ مخواہ انکار پر تلے بیٹھے ہیں۔ تم خواہ ان سے کیسی ہی بھلائی اور عاقبت اندیشی کی بات کہو۔ یہ نہ مانیں گے۔ اس لئے نہیں تم ان سے کچھ مانگتے اور چاہتے ہو۔ اور انکو اس کا دینا گراں پڑتا ہے۔ نہ اس لئے کہ انہیں غیب کا علم اور غیب کچھ اختیار ہے۔ بلکہ انہیں ہم تم سے ضد ہے۔ جو کچھ ہم حکم دینگے۔ اور تم پہنچاؤ گے یہ نہ مانیں گے۔ یہاں تک کہ عذاب آخرت کو آنکھوں سے دیکھ لیں۔ پھر رجوع و توبہ کرینگے بے سود۔ بہر حال یہ مانیں یا نہ مانیں۔ تم انکے نہ ماننے سے بردا شتہ دل نہ ہو یعنی کو دل میں جگہ نہ دو۔ بلکہ ہمارے حکم کی تعمیل کئے جاؤ۔

فاصبر لحکم ربک ولا تکن ــــــــــــــــــ ذکر للعالمین

ترجمہ۔ اے پیغمبر تم اپنے پروردگار کے حکم پر صبر و ثبات پر قائم رہو اور
یعنی ذوالنون کے مانند نہ بنو۔ کہ اس نے تنگ دل ہو کر اپنے پروردگار
پروردگار کی نعمت اس کی مدد کو نہ آگئی ہوتی۔ تو وہ خراب حالت میں
پھینک دیا گیا ہوتا۔ لیکن اس کے پروردگار نے اسے انتخاب کیا اور نیکوں میں
کیا۔ اور وہ لوگ کہ کافر ہیں۔ جب ذکر یعنی قرآن تجھ سے سنتے ہیں۔ قریب ہے
سے گھور گھور کر تجھکو حق کے راستہ سے بھلا دیں۔ اور کہنے لگتے ہیں۔ کہ یہ
(جو ایسی باتیں کرتا ہے) حالانکہ وہ قرآن دنیا جہان سارے عالموں کے حق میں
نصیحت ہے۔

حسن سے روایت ہے۔ کہ نظر بد کے لئے (جو بروایات ثابت ہے) یہ آیت دوا ہے
جس کو نظر لگی ہو۔ اس کے اوپر اس آیت کو پڑھ دیا جائے۔

تفسیر سورۃ الحاقہ

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں باون ۵۲ آیتیں ہیں۔ اور دوسو چھپن ۲۵۶ کلمات اور ایک ہزار
چونتیس ۱۰۳۴ حروف۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحاقۃ ما الحاقۃ ______ فہل تری لہم من باقیۃ

ترجمہ۔ آفت آئی اور کیسی بلا کی آفت۔ اور اے پیغمبر تم کیا سمجھے۔ کہ آفت کیسی آئی ہے ثمود اور
عاد نے دلوں کو کھڑ کھڑا دینے والی آفت یعنے قیامت سے انکار کیا۔ تو ثمود تو ایک
بادل کی گرج کی شدت سے۔ اور عاد وہ ہلاک کیا گیا ایک زور کی سخت آندھی سے
اللہ نے سات رات اور آٹھ دن برابر ان پر مسلط رکھا۔ پس اے مخاطب ان
کو اگر اس آندھی میں دیکھتا تو دیکھتا کہ یوں اکھڑے پڑے ہیں۔ جیسے کھجور کے
درخت ڈھ پڑے ہوں۔ کیا تجھے اب انمیں سے کوئی بھی بچا ہوا نظر آتا ہے

وجاء فرعون ومن قبلہ

ترجمہ۔ اور فرعون۔ اور اس سے پہلے والوں اور قوم لوط کے
کے رسولوں کی نافرمانی کی پس اس نے بھی انکو

انا لما طغا الماء ________ واعیۃ

ترجمہ۔ جب پانی طغیانی پر آیا۔ توہم نے تم کو کشتی پر سوار کیا۔ تاکہ اس واقعہ کو تمہاری ایک یادگار بنائیں۔ اور سننے والے کان اس کو سنیں۔ (اور عبرت پکڑیں)

فاذا نفخ فی الصور ________ منکم خافیۃ

ترجمہ۔ پھر جب صور میں ایک پھونک پھونکی جائے گی۔ اور زمین و آسمان اٹھا لئے جائیں گے۔ اور ایک ہی بار میں ان کا چورہ چورہ کردیا جائے گا۔ اس دن واقعہ یعنی قیامت بھی واقعہ ہو جائے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا۔ اسدن بالکل کمزور پھس پھسا ثابت ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہونگے۔ اور انکے اوپر اے پیغمبر تمہارے پروردگار کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہونگے۔ اسدن تم خدا کے سامنے پیش کئے جاؤ گے۔ اور تمہاری کوئی چھپی بات خدا سے چھپی نہ رہے گی۔

فاما من اوتی کتبہ ________ الا الخاطئون

ترجمہ۔ پھر جس کو اس کی کتاب یعنی نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دی جائے گی۔ وہ کہیگا۔ لو جی پڑھو۔ لو۔ یہ ہے میرا نامہ اعمال۔ مجھے یقین ہی تھا۔ کہ میرا ایک دن حساب کتاب ہونا ہے۔ پس وہ پسندیدہ عیش میں رہے گا۔ بہشت اعلےٰ میں۔ جسکے پھل سر پر جھکے ہوئے ہونگے۔ اور انہیں حکم ہوگا۔ کہ ایام گذشتہ میں تم نے جو نیک اعمال کئے تھے۔ انکے بدلے میں مزے سے کھاؤ پیو۔ لیکن جس کو اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہیگا۔ کاش مجھے میری کتاب نہ دیگئی ہوتی۔ اور مجھے خبر نہ ہوتی۔ کہ میرا حساب کتاب کیا ہے۔ کاش موت نے میرا قضیہ چکا دیا ہوتا۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میری سلطنت و قوت سب خاک ہوگئی۔ اس کی نسبت ہم حکم دیں گے۔ کہ اسے پکڑ لو۔ اور اس کے گلے میں طوق ڈال دو۔ پھر اسے دوزخ میں جلاؤ۔ اور ایک زنجیر میں جس کا طول ستر گز ہو۔ اسکو جکڑ دو۔ کہ یہ اللہ العظیم پر ایمان نہیں لایا تھا۔ اور لوگوں کو غریبوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔ پس آج یہاں اس کا کوئی یار و مددگار نہیں ہے۔ اور نہ اس کے لئے کچھ کھانے کو ہے۔ سوائے زخموں کے دھوون کے۔ جسے صرف گنہگار ہی کھاتے ہیں۔

فلا اقسم بما تبصرون ________ ربک العظیم

ترجمہ۔ لوگو جو کچھ تم دیکھتے ہو۔ اور جو کچھ نہیں دیکھتے۔ [illegible]
ایک رسول کریم یعنی فرشتہ معزز کا پہنچایا ہوا کلام ہے [illegible]
مگر تم لوگ بہت ہی کم یقین کرتے ہو۔ اور نہ یہ کسی کاہن کا [illegible]
غور کرتے ہو۔ یہ پروردگار عالم کا اتارا ہوا کلام ہے۔ اگر [illegible]
بعض باتیں بنائی ہوتیں۔ تو ہم نے اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے [illegible]
ہوتی اور تم میں سے کوئی ہم کو اس سے نہ روک سکتا۔ اور یقیناً [illegible]
تو پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔ اور ہم بالیقین جانتے ہیں کہ تم میں سے [illegible]
اس کو جھٹلانے والے ہیں۔ اور اسمیں بھی شک نہیں۔ کہ وہ کافروں کے لئے حسرت کا باعث
ہے۔ اور اسمیں بھی شک نہیں۔ کہ وہ عین حق ہے۔ پس اے پیغمبر تم پروردگار بزرگ
کی تسبیح کئے جاؤ۔

تفسیر۔ تمام سورہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات و واقعات بیان کئے ہیں [illegible]
قیامت کو برحق مان کر اس کا اقرار کریں۔ اور اگر وہ اپنی گمراہی سے نہ باز آئیں۔ [illegible]
کی خبر دینے والے کو۔ مجنون۔ شاعر۔ دیوانہ۔ کذاب سمجھے جائیں۔ تو پیغمبر [illegible]
مکدر اور غمزدہ نہ ہوں۔ بلکہ اپنے پروردگار کی یاد اور رسالت کی تبلیغ میں
سرگرم رہیں۔

حاقہ اصل میں اوس واقعہ کو کہتے ہیں جو حق کو ثابت کردے۔ عذاب قیامت
کے سامنے دنیا میں ہی ایسے واقعات آئے کہ آخر اون کو مخبران صادق [illegible]
ہو گئی۔ اور آخرت میں جب قیامت کا سامنا ہوگا اوس وقت بھی اونکو [illegible]
چونکہ مشرکین و کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال پر [illegible]
اور پھبتیاں اڑاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ عاد و ثمود و فرعون [illegible]
بھی اپنے اپنے وقت میں اپنے رسولوں کی تکذیب کرتے تھے [illegible]
کے عذاب کی خبر دیتے تھے۔ تو اُن کی ہنسی اڑاتے تھے۔ آخر [illegible]
چشم زدن میں ملیامیٹ ہو گئے۔ حالانکہ اون کے وہم و خیال میں [illegible]
کہ ہم یوں مٹ جائیں گے۔ بعینہ اسی طرح جب [illegible]
آئیگی۔ ایک آوازہ ہو دے سے تمام نظام عالم [illegible]

...خداوندی میں حاضر ہونا پڑے گا۔ نیک جزا پائیں گے اور بد سزا۔ اسوقت
...منکر پچھتائیں گے۔ مگر سب لاحاصل ہوگا۔ اس لئے لوگو سوچو کہ جس کلام کو تم
...شاعرانہ کلام کہتے ہو۔ کیا شاعر و کاہن کا کلام ایسا ہی ہوتا ہے۔ بہت سے
شاعر و کاہن ہو گذرے ہیں۔ ان کے کلام سے کلام اللہ کو کچھ بھی نسبت ہے۔ آگاہ ہو
یہ کلام خداوندی ہے۔ حکمت و نصیحت ہے۔ اسپر غور کرو اور ایمان لاؤ۔ ورنہ اپنے
...انکار و اصرار کا ایک دن مزہ چکھو گے۔

تفسیر سورۃ المعارج

مکہ میں نازل ہوئی۔ آیتیں ۴۴ آیتیں۔ دو سو بائیس [۲۲۲] کلمات نوسو انتیس [۹۲۹] حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سال سائل بعذاب واقع ——— ونراہ قریباً

ترجمہ۔ ایک مانگنے والے نے کافروں پر واقع ہونے والا عذاب مانگا۔ جسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اس اللہ کی طرف سے جو سیڑھیاں یعنی آسمانوں کا مالک ہے جس کی طرف چڑھیں گے فرشتے۔ اور روح الامین۔ ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس کے برابر ہے۔ پس اے پیغمبر تم صبر جمیل اختیار کرو۔ وہ اس عذاب کو دور دیکھتے ہیں اور ہم اس کو قریب پاتے ہیں۔

تفسیر۔ روایت ہے۔ کہ نضر بن حرث نے رسول اللہ سے کہا۔ کہ جو کچھ تم کہتے ہو۔ اگر یہ حق ہے۔ اور ہم پر عذاب آتا ہے۔ تو ہم تو تب جانیں کہ آج ہی وہ عذاب ہم پر آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ دنیا کا عذاب دنیا میں اور آخرت کا عذاب آخرت میں ہوتا ہے۔ عذاب آخرت میں مدتوں کے بعد ہونا مقرر ہو چکا ہے۔ وہ آج دنیا میں کیونکر آجائے اے پیغمبر تم ان لوگوں کی ان باتوں سے شکستہ خاطر نہ ہو۔ اور آگاہ ہو کہ جس عذاب کو وہ دور سمجھتے ہیں۔ وہ ہمارے نزدیک قریب اور بہت قریب ہے۔ مگر وہ عذاب دنیا کا نہیں آخرت کا ہے۔ ہوگا روز آخرت ہی میں۔

یہاں مقدارہ الخ اس کا تعلق بعض مفسرین کے نزدیک تعرج الملائکہ سے ہے۔ ملائکہ اور روح الامین ہی آسمانوں کی مسافت کو پچاس ہزار برس میں طے کرتے

ہیں۔ بعض یہ کہتے ہیں۔ کہ ملائک اور روح اللہ کی طرف ... چڑھتے
ہیں لیکن یہ مسافت اسقدر طولانی ہے۔ کہ اگر آدمی طے کرنا چاہے تو پچاس ہزار برس
میں طے کرسکتا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ یوم قیامت مراد ہے۔ ...
پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی۔ اور اس دن تمام ملائک حاضر ہوں گے ...
یہی صورت زیادہ قرین معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے ترجمہ میں اسی کو ...

یوم تکون السماء کالمھل ــــــــــــــــــــ

ترجمہ۔ اس دن کہ آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہوگا۔ اور پہاڑ رنگی ہوئی اون
ہوگا۔ اور کوئی اپنا اپنے کو نہ پوچھے گا۔ حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائی دیتے ہونگے (آمنے
سامنے ہونگے) گناہ گار آرزو کرے گا۔ کہ کاش اپنے بیٹوں اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی
اور اپنے کنبہ کو جو اسے پناہ دیا کرتا تھا۔ اور ان سب کو جو زمین پر ہیں۔ اس دن کے عذاب کے
بدلے میں دیدے۔ اور یہ اسکو بچالیں۔ مگر یہ نہ ہوگا۔ بالیقین دوزخ ایک لپیٹ ہے
اطراف بدن کو کھینچ کھینچ کر جھلس دیگی۔ جو پیٹھ اور منہ پھیر کر بھاگتے اور مال جمع کر
تھیلیوں میں بھرتے رہے تھے۔ ان سب کو کھینچ بلائے گی۔

ان الانسان خلق ھلوعا ــــــــــــــــــــ فی جنت مکرمون

ترجمہ۔ بیشک انسان بہت ہی تھڑولا پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے کسی طرح کا نقصان
پہنچتا ہے۔ تو گھبرا اٹھتا ہے۔ اور جب کسی طرح کا فایدہ پہنچتا ہے۔ تو بخل کرنے لگتا ہے
لیکن نمازگذار اس سے مستثنے ہیں۔ جو ہمیشہ نماز ادا کرتے ہیں۔ اور جن کے مال میں
محروم حق معلوم پاتے ہیں۔ اور وہ جو یوم جزا کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور وہ جو اپنے
پروردگار کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک انکے پروردگار کا عذاب ...
سزاوار نہیں ہے۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں اور
ان لونڈیوں سے جن کے وہ مالک ہوتے ہیں۔ انکو کچھ ملامت نہیں ... جو اسکے سوا
کے طلبگار ہوتے ہیں۔ وہ حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔ اور وہ جو ... امانتوں اور
وعدوں کی رعایت کرتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی
نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ سب ... بہشتوں میں عزت سے
ہوں گے۔

Marfat.com

ان آیات کا یہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قلب سلیم سے اپنے معبود کو پہچان لیا اور دیکھا کہ ان کا گھرانا اور ان کی قوم اس خدا کے سوا ناکارہ خداؤں اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے بتوں کے پیچھے پڑے ہوئے غلط رستہ پر چلی جا رہی ہے تو انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم والوں سے کہا کہ تم یہ کن بتوں کی پرستش کرتے ہو۔ کیا خدا کو چھوڑ کر انکے پیچھے ہو لئے ہو کیا تم حقیقی رب العالمین کو نہیں جانتے۔ یا اسے تم نے انہیں بتوں جیسا خیال کر رکھا ہے کہ ان بتوں کے پیچھے ہو لئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اے ابراہیم اگر ہمارے یہ معبود حقیقی نہیں ہیں۔ اور تو جانتا ہے تو تو ہی بتا کہ وہ معبود کون سا ہے آپ نے کہا حقیقی معبود وہ ہے جس نے ہمیں تمہیں دنیا جہان کی مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔ نہ یہ بت جنہیں تم خود اپنے ہاتھوں سے بناتے ہو۔ اور پھر پوجنے لگ جاتے ہو۔ مگر انہوں نے آپکی باتوں کو نہ مانا۔ آپ نے بھی کہا اچھا میں وہ تدبیر کرونگا جس سے تمہیں معلوم ہو جائے کہ جنہیں تم معبود سمجھتے ہو۔ وہ معبود نہیں ہیں بلکہ لاشئے محض ہیں یعنی آپ نے دل میں ارادہ کر لیا تھا کہ کسی دن موقعہ پا کر ان بتوں کو توڑ پھینکوں گا۔ جب میں انہیں توڑ ڈالونگا اور میرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ تب تو ان گمراہوں کو اپنی کجروی کا یقین آئیگا۔ آپ اسی موقعہ کی تلاش میں تھے۔ کہ ان لوگوں کی ایک عید آ گئی جسمیں پہلے تو وہ بتوں پر خوب خوب چڑھاوا چڑھاتے۔ اور صبح ہوتے ہوتے شہر سے باہر میلے ٹھیلے کو نکل جاتے۔ ان لوگوں نے پہلے حسب دستور اپنے بتوں پر نذر نیاز کے کھانے چڑھائے۔ اور جب میلے کو جانے لگے تو ابراہیم علیہ السلام سے بھی کہا کہ چلتے ہو۔ آپ نے کچھ ستاروں کی طرف دیکھا اور کہنے لگے کہ میں تو بیمار ہوں میں نہیں جا سکتا۔ وہ انکو چھوڑ کر چلتے ہوئے۔ اسوقت آپکو وہ موقعہ ملا جسکے عرصہ سے منتظر تھے۔ بتوں میں جا گھسے۔ اور استہزاءً ان سے کہنے لگے۔ تمہارے سامنے کھانوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ کھاتے کیوں نہیں۔ اس کا جواب کیا ملنا تھا۔ فرمایا تمہاری کیا حالت ہے۔ کہ بولتے بھی نہیں۔ اسکے بعد آپ نے کسی حربے سے انہیں توڑنا پھوڑنا شروع کیا۔ اور اس کام سے فراغت پا کر الگ ہو بیٹھے۔ جب اہل شہر میلہ سے واپس آئے انہیں یہ حال معلوم ہوا خلقت دوڑ دوڑ کر آپکے گرد جمع ہو گئی۔ اور جب تحقیق ہو گیا کہ یہ سب کچھ آپ ہی نے کیا ہے۔ تو قہر و عتاب کرنے لگے۔ آپ نے موقعہ پا کر پھر وہی نصیحت شروع کی اور بتوں کی بے چارگی اور خود انکی گمراہی یوں ظاہر فرمائی کہ نادانو تم اپنے ہی ہاتھوں انہیں بناتے ہو۔ اور انہیں کو معبود ٹھیرا کر پرستش کرتے ہو۔ سوچو تو کہیں ایسے بھی معبود ہوا کرتے

Marfat.com

فمال الذین کفروا ـــــــ مما یعلمون

اے پیغمبر کیا حال ہے ان کافروں کا کہ تیری طرف دائیں اور بائیں سے گروہ در گروہ دوڑتے ہیں۔ کیا ان میں سے ہر ایک یہ طمع کرتا ہے۔ کہ آرام کی جنت میں داخل کر لیا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ بالیقین ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اس چیز سے کہ وہ جانتے ہیں۔

تفسیر مما یعلمون۔ اس کے دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ نطفہ جیسی ناپاک چیز سے پیدا کیا ہے۔ محض مخلوق از نطفہ ہو کر وہ جنت میں کیونکر داخل ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے ایمان و روحانیت شرط ہے۔ جس سے یہ لوگ بالکل کورے ہیں۔ بلکہ ایمان اور روحانیت کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ پھر جنت میں انکا داخلہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ان کو اس چیز سے پیدا کیا ہے۔ کہ یہ علم وعقل رکھتے ہیں۔ بہائم کی طرح علم وعقل سے بے بہرہ نہیں بنایا۔ اس لئے یہ خود جان سکتے ہیں کہ یہ مستحق جنت نہیں۔ اس لئے کہ یہ جو کچھ کرتے اور جو کچھ اعتقاد رکھتے ہیں۔ اس کی حقیقت انکی ضمیر سے نہاں نہیں۔ خواہ زبان سے یہ کچھ کہا کریں۔

فلا اقسم برب المشارق ـــــــ کانوا یوعدون

ترجمہ۔ ہمیں مشرق ومغرب کے مالک یعنی اپنی ذات کی قسم ہے۔ کہ ہم اس بات پر قادر ہیں۔ کہ ان کے بدلے ان سے بہتر مخلوق بدل دیں۔ اور ہم ایسا کرنے سے عاجز و مغلوب نہیں۔ اے پیغمبر تم ان کو چھوڑ دو۔ بیہودہ باتیں کرنے اور کھیلنے دو۔ یہاں تک کہ یہ دیکھ لیں اس دن کو جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ جس دن کہ یہ جلدی جلدی قبروں سے نکل کھڑے ہونگے گویا کسی پالی کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں۔ آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی۔ اور ذلت چھائی ہوئی۔ یہی دن ہوگا۔ جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

تفسیر سورۂ نوح

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۲۸ آیتیں۔ ۲۲۴ کلمات۔ ۹۹۹ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا ارسلنا نوحاً ـــــــ کنتم تعلمون

Marfat.com

ترجمہ۔ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا [illegible]
عذاب آئے۔ اپنی قوم کو ڈرا۔ اس نے کہا اے میری [illegible]
والا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس سے [illegible]
تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور مقررہ میعاد تک تم کو مہلت دیگا۔ بالیقین جب [illegible]
ہوا وقت آ پہنچا۔ تو ڈھیل نہ دے گا۔ کاش تم اتنی بات سمجھتے۔

قال رب انی دعوت قومی ——— [illegible]

ترجمہ۔ اس نے کہا میں نے اپنی قوم کو اے میرے پروردگار رات اور دن [illegible]
جس قدر سمجھایا وہ اوسیقدر اوس کے ماننے سے بھاگے۔ اور جب جب میں نے اونکو بلایا
تاکہ تو اون کے گناہ معاف فرمائے۔ انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دکھیں
اور اپنے کپڑوں میں لپٹ لپٹ گئے۔ اور اپنی باتوں پر ضد کی اور اکڑ بیٹھے۔ پھر میں نے
اون کو پکار پکار کر سمجھایا اور انکو علانیہ بھی سمجھایا اور در پردہ بھی۔ اور ان سے کہا
کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو۔ بالیقین وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم
آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائے گا۔ اور مال و اولاد سے تمہاری مدد کرے گا
اور تمہارے لیے باغ اگائیگا اور تمہارے لئے نہریں بہائے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا
تم نے اللہ کے وقار کا خیال ہی چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ اس نے تم کو طور طور بنایا
اس کامل خلقت پر پہنچایا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ اس نے کیونکر ساتوں آسمان [illegible]
طبق پیدا کئے۔ اور چاند کو انمیں ایک نور بنایا۔ اور آفتاب کو چراغ اور اللہ نے [illegible]
زمین سے ایک طرح اگایا۔ وہی تم کو اس میں لوٹائے گا۔ اور وہی پھر تم کو نکال کھڑا [illegible]
اور اللہ ہی نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا ہے۔ تاکہ تم اس کے کھلے راستوں [illegible]
چلو پھرو۔

قال نوح رب ——— [illegible]

ترجمہ۔ نوح نے کہا۔ اے میرے پروردگار۔ انہوں نے میرا کہا نہ مانا۔ اور [illegible]
کی۔ جسکو مال اور اولاد نے سوائے نقصان کے اور کچھ نہیں [illegible]
مکر کئے۔ اور آپس میں کہا کہ تم اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا [illegible]
کو اور نہ یغوث اور یعوق کو اور نسر کو [illegible]

Marfat.com

ان ظالموں کی گمراہی کو اور زیادہ کر۔ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ ہی سے غرق کئے گئے۔ اور پھر آگ میں دھکیل دیئے گئے۔ اور اللہ کے سوا انہوں نے اپنا کوئی مددگار نہ پایا۔

وقال نوح رب لا تذر ـــــــ الا تبارا

ترجمہ۔ اور نوح نے کہا۔ اے میرے پروردگار۔ ان کافروں میں سے ایک بھی رہنے والا زمین پر نہ چھوڑ۔ بیشک اگر تو ان کو چھوڑے گا۔ وہ تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے۔ اور بدکار اور کافر نسل جنیں گے۔ اے میرے پروردگار تو مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لاکر میرے گھر میں آگئے ہیں۔ اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو معاف کردے۔ اور ظالموں پر تباہی کو زیادہ کر۔

تفسیر۔ سورت کا ترجمہ اور مطلب صاف ہے۔ سورہ ماسبق کے لحاظ سے مطلب تمام سورت کا یہ ہے۔ کہ جو لوگ قیامت اور یوم آخرت کا یقین نہ کرکے عذاب عاجل کی درخواست کرتے ہیں۔ اس عذاب عاجل سے کوئی فایدہ مترتب نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ جس عذاب کی میعاد یوم جزا ہے۔ وہ اپنے وقت پر آئے گا۔ رہا دنیا کا عذاب وہ ہلکا ہوگا یا بھاری۔ اگر ہلکا ہوا۔ تو منکر کب خیال میں لانے والے ہیں۔ اگر بھاری ہوا۔ تو طالبان عذاب خود ہلاک ہوجائیں گے۔ اس عذاب سے انہیں عبرت اور فایدہ کیا ہوگا۔ چنانچہ قوم نوح پر عذاب آیا۔ وہ سب غرقاب ہوکر جہنم میں گئے۔ انہیں کیا عبرت ہوئی۔ عبرت ہوسکتی ہے۔ تو دوسروں کے حال سے۔ ایسے واقعات بارہا پیش آچکے ہیں۔ اگر منکروں کو عبرت پکڑنا اور عقل سے کام لینا ہو تو واقعات گذشتہ عبرت و نصیحت کیلئے کافی ہیں

تفسیر سورۃ الجن

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۲۸ آیتیں۔ ۲۸۵ کلمات۔ ۸۷۰ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل اوحی الی انہ استمع نفر ـــــــ لجہنم حطبا

ترجمہ۔ اے پیغمبر لوگوں سے کہدو۔ کہ میرے پاس وحی آئی ہے۔ کہ جنات میں سے چند جنوں نے قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔ پس انہوں نے اپنی جماعت سے جاکر کہا۔ کہ ہم نے عجب قرآن سنا۔ جو بھلائی کی راہ دکھاتا ہے۔ سو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اور ہم کسی کو

Marfat.com

اپنے پروردگار کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے - اور بالیقین ہمارے رب کی بڑی شان ہے
اس نے نہ تو کسی کو بیوی بنایا ہے - اور نہ کسی کو بیٹا بیٹی - اور ہم میں سے احمق بے جا
بہتان باندھا کرتے تھے - اور ہم یہ خیال کرتے تھے - کہ کوئی انسان اور کوئی جن اللہ پر جھوٹ
نہ باندھے گا - اور بعض انسی مرد جن مردوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے - اس سے ان مردوں نے
ان جنوں کا غرور اور زیادہ کر دیا - اور وہ بھی ایسا ہی گمان کرتے تھے - جیسا کہ تم کہ اللہ کسی
کو موت کے بعد پھر سے نہیں جلائے گا - اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا - تو اس کو سخت پہرہ
اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا - اور پہلے ہم اس میں آسمانی باتیں سننے کے لئے جا بیٹھتے تھے
لیکن اب جو سننے کا ارادہ کرے - تو وہ شہاب کے انگاروں کو اپنی گھات میں پائے گا - نیز
ہمیں معلوم نہیں - کہ اس آتشباری سے زمین والوں کے لئے کوئی برائی سوچی گئی ہے
یا انکے پروردگار نے انکے ساتھ کوئی بھلائی کرنی چاہی ہے - اور ہم میں سے کچھ تو نیک ہیں
اور بعض ہم میں سے اس سے گھٹ کر ہیں - کیونکہ ہمارے مختلف فرقے رہے ہیں - اور ہمیں
یقین ہو گیا ہے - کہ ہم زمین میں خدا کو ہرا نہیں سکتے - اور نہ بھاگ کر اسے عاجز کر سکتے ہیں
اور ہم نے جب ہدایت کی بات سنی - اس پر ایمان لے آئے - پس جو شخص اپنے پروردگار
پر ایمان لائے گا - اسکو نہ کسی نقصان کا ڈر رہے گا - اور نہ کسی طرح کے زور ظلم کا - اور ہم میں سے
بعض تو فرمانبردار ہیں - اور بعض نافرمان - پس جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کی انہوں نے
سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا - رہے نافرمان سو وہ دوزخ کا ایندھن ہو گئے -

تفسیر - سورہ احقاف میں سابقاً جنات کے متعلق کچھ مذکور ہو چکا ہے - یہاں صرف
اتنا قابل بیان ہے - کہ جن جن کی ہستی کتاب و سنت سے ثابت ہے - اس سورہ میں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انکو دیکھنے کا مذکور نہیں - جیسا کہ صحیحین میں - ابن عباس سے
مروی ہے - یہاں صرف اتنا مذکور ہے - کہ اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو وحی بھیجی کہ
اے پیغمبر لوگوں کو آگاہ کر دو - جن کا ایک گروہ قرآن سن کر ایمان لا چکا ہے - تاکہ اہل
ایمان خوش ہوں - اور منکرین آتش حسد سے جل کر خاک ہو جائیں -
طائفہ من الجن کے ایمان لانے کی کیفیت یوں بیان کی گئی ہے کہ قبل [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی خبریں [illegible]
اور بعض عاملوں اور کاہنوں کو [illegible]

Marfat.com

رسالت پر مامور ہوئے۔ اور غیب کی خبریں دینا آپ کا فرض ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے
جنوں کے آسمان تک پہنچنے کی راہ بند کردی۔ تاکہ عامل و کاہن اپنے جنوں کے سہارے
پر نبی برحق کی برابری کا دعویٰ نہ کر سکیں۔ جب جنوں کو آسمان کا راستہ بند
نظر آیا۔ تو اور رستے تلاش ہوئے۔ تاکہ معلوم کریں۔ کہ یہ کیا ہوا۔ انکی ایک جماعت
اسی تلاش میں مکہ کے قریب آنکلی۔ اور رسول اللہ کو قرآن پڑھتے سنا۔ قرآن کی
حقانیت انکے دل میں جگہ کر گئی۔ خود ایمان لے آئے۔ اور واپس جا کر اپنی جماعت سے
کہا۔ کہ آج ہم نے عجب قرآن سنا۔ جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لے آئے
اور آجتک جن غلط راہوں اور باتوں کے گرویدہ تھے۔ اُن سے توبہ کی۔ معلوم ہوا
کہ آسمان کی راہ جو بند ہو رہی ہے۔ وہ سب اسی لئے ہے۔ کہ جن آدمیونکو گمراہ نہ کریں
اور آدمی جنوں کے سہارے پر غیب دانی کا دعویٰ نہ کر سکیں۔ باقی وہی باتیں ہیں۔ جو
ان ایمان لانے والے جنوں نے اپنی قوم سے ازراہ استعجاب بیان کیں۔ یا از
راہ فہمائش کہیں۔ جن سے انکی اور انسانوں کی سابقہ غلط روی کا اظہار ہوتا ہے۔

وان لو استقاموا ——————— ولا رشدا

ترجمہ۔ اور اگر وہ اپنی راہ پر چلتے رہتے۔ تو ہم انکو اپنی نعمتوں سے نہال کر دیتے۔ (ان پر
خوب مینہ برساتے۔) تاکہ ان نعمتوں میں ان کی شکرگذاری کا امتحان کریں۔ اور جو اپنے
پروردگار کی راہ سے روگردانی کرے گا۔ وہ اس کو سخت عذاب میں ڈالے گا۔ اور تحقیق
مسجدیں اللہ کی ہیں۔ پس تم بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو۔ اور جب وہ بندہ خدا اللہ کی عبادت
کو کھڑا ہوتا ہے (یا ہوا) تو قریب تھا۔ (یا ہوتا ہے) کہ لوگ اس کو جھپٹ جائیں۔ اے
پیغمبر تم ان سے کہدو کہ میں اپنے رب کو پکارتا۔ اس کی عبادت کرتا ہوں۔ اور کسی کو اس کا
شریک نہیں ٹھہراتا۔ کہدو کہ میں تم کو نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہوں۔ نہ کچھ بھلائی اور فایدہ
ہی میرے اختیار میں ہے۔

تفسیر۔ لو استقاموا کی ضمیر کے باب میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ مراد
ہے۔ کہ اگر قاسطین من الجن راہ ہدایت پر قایم رہتے۔ تو ہم ان پر خوب مینہ برسا کے
انکو اپنی نعمتوں سے مالامال کر دیتے۔ غرض آگے تمام بیان کو جنوں سے متعلق کرتے ہیں
اور بعض کہتے ہیں۔ قاسطین تک جنوں کا بیان مذکور ہو چکا۔ لو استقاموا سے اہل

Marfat.com

ملہ کا مذکور شروع ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ ہدایت پر قائم ہوتے۔ تو ان پے درپے بارشیں ہوتیں۔ اور جس قحط اور خشک سالی کی وہ اسوقت تکلیف تھے۔ اس سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔ چونکہ وہ راہ حق پہ قائم نہ تھے۔ ان پہ بربادی نازل ہو رہا تھا۔ اور عذاب آخرت کی خبر دی جاتی تھی۔ تاکہ وہ ایمان لائیں۔ دنیا و عقبےٰ سے اپنے آپ کو بچالیں۔ اگرچہ مذکورہ بالا آیات تک یہ دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ لیکن ثانی الذکر زیادہ مناسب ہیں۔ اسی لئے اگلی آیتوں کا مطلب ہے۔ کہ لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جب نماز پڑھتے دیکھتے۔ تو ازراہ تعجب آپ کو آکر گھیر لیتے۔ اور پوچھتے۔ کہ تم یہ کیا کرتے ہو۔ اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ کہدو۔ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی دین و ایمان کی تعلیم کرو۔ کہ میں کسی کو خدا کا شریک نہیں مانتا۔ نہ نفع اور نقصان میں مجھے کسی قسم کا دخل ہے۔ میں صرف اللہ کا رسول ہوں اور تبلیغ رسالت میرا کام ہے اور بس۔

قل انی لن یجیرنی ــــــــــــــــ کل شئ عددا

ترجمہ۔ کہدو۔ کہ مجھکو اللہ کے مقابلہ میں کوئی بھی پناہ نہیں دے سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کوئی پناہ پاتا ہوں۔ مگر یہ کہ اللہ کے پیغاموں کو پہنچادوں۔ پھر جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ اس کے لئے آتش جہنم تیار ہے۔ جس میں ہمیشہ پڑا جلا کرے گا۔ مگر منکر نہ مانیں گے۔ یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے دیکھ لیں۔ جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔ اس وقت ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کس کے مددگار کمزور اور کم ہیں۔ اے پیغمبر کہہ دو۔ کہ میں نہیں جانتا۔ کہ جس عذاب کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے۔ وہ قریب ہے۔ یا میرا پروردگار اسے کسی میعاد پر ٹال رکھے گا۔ غیب کا اسی کو علم ہے۔ وہ کسی کو اپنے غیب سے آگاہ نہیں کرتا۔ ہاں رسولوں میں سے جس کو پسند کرے۔ (اس کو جسقدر چاہتا ہے) اس لئے کہ اسی طرح چلتا پھرتا اور کام کرتا ہے۔ کہ اس کے آگے پیچھے [illegible] لگے ہوتے ہیں۔ تاکہ معلوم کرے۔ کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغام پہنچا دیئے۔ اور وہ ان کے تمام کاموں کا احاطہ [illegible] شمار رکھتا ہے۔

تفسیر سورۂ مزمل

بیشتر مکہ میں نازل ہوئی - اس میں ۲۰ آیتیں - ۲۸۵ کلمات - ۸۳۸ حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا ایھا المزمل قم اللیل ——————— کثیبا مھیلا

ترجمہ - اے چادر میں لپٹنے والے (یا حامل نبوت) رات کو نماز میں کھڑا رہو - مگر کچھ آرام بھی کر - یعنی آدھی رات کھڑا رہ - یا اس میں سے تھوڑی اور کم کر دے - اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کر ہم عنقریب تجھ پر ایک سنگین (عظیم) کلام نازل کریں گے - بالیقین رات کا عمل زیادہ موافق اور گفتار کے لحاظ سے زیادہ راست و صواب ہوتا ہے - بیشک دن کو تجھے مشاغل زیادہ ہوتے ہیں - اور اپنے پروردگار کا نام لے - اور ٹوٹ کر بالکل اسی کا ہو جا - وہ پروردگار جو مشرق و مغرب کا مالک ہے - اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے - تو اسی کو اپنا وکیل بنا - اور لوگ جو کچھ برا بھلا کہتے ہیں - اس پر صبر کر - اور ان کو خوبی کے ساتھ چھوڑ کر الگ ہو جا - اور مجھے اور جھٹلانے والے اہل نعمت کو چھوڑ دے اور انہیں تھوڑی سی مہلت دے - پھر ہم دیکھ لیں گے (بتحقیق ہمارے پاس بیڑیاں اور دوزخ ہے - اور پھندا لگا دینے والا کھانا اور سخت عذاب بھی - اس دن کہ زمین اور پہاڑ سب لرز ائینگے - اور پہاڑ ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے -

تفسیر - ابتدا ابتدا میں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی آتی - تو آپ کو نہایت ہیبت ہوتی - خود کمبل چادر لپیٹ لیتے - اوروں سے فرماتے - کہ مجھے کپڑوں میں لپیٹ دو - اسی لئے آپ کو یا ایھا المزمل کہکر خطاب کیا گیا - قیام اللیل یعنی عبادت شب کا کم و بیش آدھی رات کا حکم دیا گیا -

ابتدا میں جب تک نماز پنجگانہ فرض نہیں ہوئی تھی - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام شب نماز میں گذارتے - یہاں تک کہ پاؤں پر ورم آجاتا تا - اس لئے کہ طاعت و عبادت کا حکم تھا - اور وقت معین و مقرر نہ تھا - جب یہ آیت نازل ہوئی - تو کم و بیش آدھی رات تک اول یا آخر یا وسط میں مشغول عبادت رہنے کا حکم آگیا - جب نماز پنجگانہ فرض ہو گئی - تو امت سے قیام اللیل ساقط ہو گیا - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

Marfat.com

بھی صرف نماز تہجد فرض رہ گئی - لیکن آپ نماز تہجد کا بہت ... بہت سا حصہ اسی میں گذار دیتے تھے -

قیام اللیل کے حکم کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی ... کہ ہم عنقریب کلام سنگین یعنی امر و نواہی ایسے نازل کرنیوالے ہیں جن کی ... کا تم پر بڑا بار ہوگا - نیز قیام کو رات سے اس لئے مخصوص کیا ہے کہ ... و اطمینان کا وقت ہوتا ہے - جو کچھ دل میں ہوتا ہے زبان سے ... جو کچھ زبان سے نکلتا ہے - دل کے موافق ہوتا ہے - اس لئے پیغمبر ... عبادت رہو - اور جو احکام پہنچنے والے ہیں ان کی تعلیم و تبلیغ کے لئے ... اگر اہل دنیا تم کو جھٹلاتے ہیں - اور کہا نہیں مانتے - اس کا غم نہ کرو - بلکہ صبر کرو ... سے طرح دیجایا کرو - ہم قیامت کے دن انہیں سے ایک ایک کو دیکھ لیں گے ... سے بچ کر وہ کہاں جا سکتے ہیں - آگے منکرین کی طرف خطاب ہے -

انا ارسلنا الیکم رسولا ———— الی ربہ سبیلا

ترجمہ - ہم نے تمہارے پاس ایک رسول بھیجا - جو تمہارے اوپر گواہ ہوگا - جیسے کہ فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا - پس فرعون نے رسول کا کہا نہ مانا - ہم نے بھی اس کو ... پکڑا - اگر تم بھی کافر ہو تو کیسے بچ سکو گے - اس دن جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا ... پھٹ جائے گا - یہ خدا کا وعدہ ہے - جو ہو کر رہے گا - یہ نصیحت کی باتیں ہیں - ... اپنے پروردگار تک پہنچنے کا راستہ پکڑ لے -

ان ربک یعلم ———— ان اللہ غفور رحیم

ترجمہ - اے پیغمبر تیرا پروردگار جانتا ہے - کہ تو اور وہ جماعت جو تیرے ساتھ ... کبھی تم دو تہائی رات سے کچھ کم کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات ... اور رات دن کا ٹھیک اندازہ اللہ ہی کر سکتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم ... نہیں کر سکتے - اس نے تمہارے حال پر رحم کیا - لہٰذا جتنا قرآن آسانی سے ... پڑھ لیا کرو - وہ جانتا ہے - کہ تم میں سے بعض آدمی بیمار ہوں گے ... فضل یعنی روزی کی تلاش میں زمین میں سفر کریں گے ... اس لئے جتنا آسان ہو سکے - قرآن پڑھ لیا کرو ...

[...]الدین خوشی دلی سے قرض بھی دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لئے پہلے سے بھیجو گے۔ اس کو
[...]اس پاؤ گے۔ جو تمہارے لئے زیادہ بہتر اور بڑے اجر کی ہوگی۔ اور اللہ سے
[...]کرو۔ بیشک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

[...]ب تقریباً نصف شب کے قیام کا حکم آیا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سابقین
[...]مام اس کی تعمیل کرنے لگے پہلے تمام شب قیام کرتے تھے۔ اور دن شب کا خاتمہ
[...]تھا۔ اب نصف شب کا اندازہ دشوار تھا۔ کبھی آدھی رات قیام میں گزر جاتی
[...]ثلث اور کبھی ایک ثلث بنتی۔ اور یہ مشقت بھی۔ ایسی نہ تھی۔ کہ آئندہ تمام
[...]برداشت کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے حال پر رحم فرمایا۔ اور
[...]کو مریضوں، مسافروں، مجاہدوں سے یہ قیام نہ ہو سکے گا۔ آئندہ سے رات کو
[...]ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو۔ بس یہی قیام سب کو کافی ہے۔

[...]یہ قرأت نماز مغرب و عشا میں آجاتی ہے۔ اور نماز تہجد جو رسول اللہ کے لئے
[...]ہی نفل کا حکم رکھتی ہے۔

تفسیر سورۂ مدثر

[...]ایک آخری آیت کے مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۵۶ آئتیں ہیں۔ اور ۲۵۵
[...]۔ اور ایک ہزار اٹھارہ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[...]المدثر قم ——— واصبر

[...]اے چادر لپیٹنے والے اٹھ۔ اور لوگوں کو عذاب سے ڈرا۔ اور اپنے پروردگار کی بڑائی
[...] اپنے کپڑوں کو پاک کر۔ اور ناپاکی سے دور رہو۔ اور لوگوں پر اپنے احسانات
[...]کہ اور زیادہ پائے گا۔ اور اپنے پروردگار کی خوشنودی کیلئے صبر کر۔

[...]رجز سے وہ تمام نجاستیں یعنی برائیاں مراد ہیں۔ جو منصب نبوت کے خلاف
[...]ولا تمنن الخ۔ مطلب یہ ہے۔ کہ لوگوں کو ہدایت کرکے انکے ساتھ احسان
[...]نہ جتا۔ کہ میں نے تمہارے ساتھ یہ کیا۔ اللہ تم کو اس کا اجر دے گا۔ اور
[...]کرے گا۔

Marfat.com

فاذا نقر فی الناقور [illegible]

ترجمہ۔ جب صور پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن کافروں کو دشوار ہوگا۔ کہ اس میں [illegible]
نہیں ہوگی۔ اے پیغمبر تو مجھے اور اس کو اپنے حال پر چھوڑ دے جسے میں نے [illegible]
تو تنہا پیدا کیا۔ اور اس کو بہت سا مال دیا۔ اور بیٹے جو اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور [illegible]
لئے ہر طرح کا ساز وسامان مہیا کیا۔ پھر وہ طمع کرتا ہے۔ کہ میں کچھ اور بھی اسے دوں گا۔
ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ ہماری آیتوں کا دشمن ہے۔ میں عنقریب اس کو سخت عذاب کی
تکلیف دوں گا۔ اس نے قرآن کے بارہ میں سوچا۔ اور اٹکل دوڑائی۔ وہ مارا جائے
کیسی اٹکل دوڑائی۔ ہاں وہ مارا جائے۔ کیسی اٹکل دوڑائی۔ پھر غور کیا۔ پھر ترش رو
ہوا اور منہ بنایا۔ پھر منہ پھیر کر چلتا ہوا اور تکبر کیا۔ اور کہا تو یہ کہا کہ یہ قرآن نہیں ہے
مگر ایک جادو جو پہلے سے چلا آتا ہے۔ اور نہیں ہے یہ مگر آدمی کا کلام۔ میں اس کو سقر
میں جلاؤں گا۔ اور اے پیغمبر تم کیا سمجھے۔ کہ سقر کیا ہے۔ وہ لگا نہ رکھے گا۔ اور باقی
نہ چھوڑے گا۔ کھال کو جھلس دے گا۔ اس پر انیس نگہبان ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کا
نگہبان بھی فرشتوں کو بنایا ہے۔ ان کا انیس کا عدد اس لئے مقرر کیا ہے۔
کہ کافروں کے لئے باعث فتنہ و پریشانی ہو۔ اور جو صاحب کتاب ہیں۔ وہ اس کا یقین
کریں۔ اور جو ایمان لا چکے ہیں۔ ان کا ایمان زیادہ ہو۔ اور اہل کتاب اور ایمان والے
کسی طرح کا شک نہ کریں۔ اور جن کے دل میں مرض ہے اور کافر ہیں۔ وہ کہیں ان باتوں سے
اللہ کی کیا مراد ہے۔ اسی طرح اللہ جسکو چاہتا ہے۔ گمراہ کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے۔ ہدایت
دیتا ہے۔ اور اے پیغمبر تیرے پروردگار کے لشکر کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا
اور ان باتوں سے تو لوگوں کو نصیحت کرنی منظور ہے۔

تفسیر۔ وما جعلنا عدتہم۔ جب اللہ تعالی نے فرمایا۔ کہ زبانیہ یعنی فرشتگان عذاب
۱۹ ہیں۔ تو ابوجہل اور اس کے حوالی موالی بہت خوش ہوئے۔ کہ محمد کا خدا ہی عجب
ہے۔ عذاب تو لاکھوں کروڑوں کو دیتا ہے۔ فرشتہ عذاب انیس ہی مقرر [illegible]
انیس نہیں اور انیس سے زیادہ ہیں۔ تو پھر انیس کا عدد کیوں ذکر کیا۔ [illegible]
تو وہ تو ہمارے ایک آدمی کی دھکا پیل سے بھی نہ [illegible]
ایک کی گردن پکڑ کر دبوچ دے گا۔ اللہ تعالے نے [illegible]

Marfat.com

ہیں۔ معبود وہی ہے جس نے تمہیں اور ساری مخلوقات کو پیدا کیا [illegible]
کہ اپنے منہ پر سے مکھی اڑا سکیں۔ اپنی ذات سے مدافعت کر سکیں [illegible]
تو کیسے مانا۔ یہ سنکر وہ لوگ بہت بگڑے۔ اور اپس میں صلاح کی کہ اسے [illegible]
جھونک دو۔ تاکہ اس سے پیچھا چھوٹے۔ ورنہ یہ بہت خراب کریگا۔ مگر اللہ نے [illegible]
نہ جلنے دیا۔ اور اپنے اس خلیل کو آگ سے بچا لیا۔

ان آیات میں غور طلب دو باتیں ہیں۔ اول یہ کہ جب قوم ابراہیم میلے کو جانے [illegible]
ابراہیم علیہ السلام کو کہا۔ کہ چلو تو انہوں نے اسوقت ستاروں کی طرف کیوں دیکھا [illegible]
کہا تو یہ کہا کہ میں بیمار ہوں۔ میں نہیں جا سکتا۔ حالانکہ وہ بیمار نہ تھے اس سے [illegible]
کہ آپ نے جھوٹ بولا۔ اور اسی جھوٹ گھڑنے کے لئے ستاروں کی طرف دیکھا تھا۔ اگر [illegible]
ذرا بھی تامل سے کام لیا جائے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ قرآن سے کہیں یہ ثابت نہیں ہوتا [illegible]
نہ تھے۔ ہاں یہ خیال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے ستاروں کی طرف کیوں دیکھا لیکن ستاروں [illegible]
دیکھنے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ آپ کا یہ فعل ایک جھوٹ گھڑنے کے لئے تھا۔ عادۃً ستاروں [illegible]
طرف دیکھنے اور جھوٹ گھڑنے میں باہم کوئی نسبت و علاقہ نہیں ہے یہ خیال کہ ابراہیم علیہ [illegible]
انی سقیم کہکر جھوٹ بولا۔ اس حدیث سے ناشی ہوا ہے۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ [illegible]
بایں الفاظ منسوب ہے۔ ۔ ماکذب ابراھیم الا ثلث کذبات اگر یہ حدیث [illegible]
تو مذکورہ بالا آیات کو پڑھکر نہ بعید یہ خیال دل میں نہ آ سکتا کہ ابراہیم علیہ السلام نے [illegible]
جھوٹ کہا۔ لیکن اس حدیث کو امام رازی نے ناقابل قبول ٹھیرایا ہے اور جب یہ بات [illegible]
پر کچھ اعتراض ہی نہیں ہو سکتا۔ قرآن سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ [illegible]
بیمار ہوں۔ سو وہ واقعی بیمار ہی تھے۔ رہی یہ بات کہ ستاروں کی طرف [illegible]
شناسی کے لئے دیکھا تھا۔ یعنی ستاروں کی طرف دیکھا۔ وقت کو پہچانا۔ جو کہ [illegible]
وقت کو قریب دیکھا۔ کہا میں بیمار ہوں۔ کیونکر جا سکتا ہوں [illegible]
آلیا۔ تو کیا کرونگا۔ جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے یہ جواب تو [illegible]
ہی سے سمجھا جائے۔ روایات سے قطع نظر کر لی جائے [illegible]
فخر الدین رازی کی طرح سے ناقابل اعتماد ٹھیرایا جائیگا [illegible]
مان بھی لیا جائے۔ تب بھی عصمت ابراہیمی [illegible]

میں کا عدد اسی سے مقرر کیا ہے۔ کہ یہ کافر فتنہ میں پڑ جائیں۔ اور کہیں۔ کہ انیس ہونے کیا ہیں۔ وہ ہمیں کیا عذاب دیں گے۔ نیز اس لئے کہ اہل کتاب تصدیق کریں۔ کہ انکی کتابوں میں بھی فرشتگان عذاب انیس ہی ہیں۔ اور ایمان والے خدا کی قدرت پر اور زیادہ ایمان لائیں۔ کہ وہ انیس سے لاکھوں کروڑوں کو عذاب دے سکتا ہے۔

خلقت وحیدا۔ سے ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اپنی قوم میں یگانہ وحید کہلاتا تھا۔ بڑا مالدار تھا۔ بہت سے بیٹے تھے۔ اور سب ہمیشہ گھر میں موجود رہتے تھے۔ کہ باپ دولتمند تھا۔ اور انہیں کسب معاش کے لئے کہیں جانے کی حاجت نہ ہوتی تھی۔

جب حم تنزیل الکتاب نازل ہوئی۔ تو ولید نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں یہ سورہ پڑھتے سنا۔ دل پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ قوم کی مجلس میں آیا۔ اور کہا۔ آج میں نے محمد سے وہ سنا۔ کہ جو نہ آدمی کا کلام ہے اور نہ کسی جن کا۔ بخدا ایک دن غالب آئے گا۔ یہ کہکر وہ اپنے گھر چلا گیا۔ ابو جہل کو خبر ہوئی اور سب قریش بہت گھبرائے۔ کہ ولید کا اثر چلتا تھا۔ مکار ابو جہل نے بات بنائی۔ اور ولید کے پاس جا کر کہا۔ کہ قریش میں چرچا ہے۔ کہ تم محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کا کھانا کھانے اور انکی سی باتیں بولنے لگے ہو۔ یہ سنکر ولید کو غیرت آگئی اور کہا ابو جہل تم جانتے ہو میں مالدار اور کثیر الاولاد ہوں۔ محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کو کھانے کیلئے کون سے دن جڑتے۔ کہ مجھے دیں گے۔ اور پھر مجلس قوم میں آیا۔ اور بہت غور و فکر کے بعد کلام الٰہی کی نسبت یہ رائے دی۔ کہ یہ جادو ہے۔ یہی تمام واقعہ اللہ تعالےٰ نے قرآن میں نازل فرمایا اور عذاب کی خبر دی۔

کلا والقمر ———— واہل المغفرۃ

ترجمہ۔ یہ لوگ نصیحت نہیں پکڑیں گے۔ ہمیں قسم ہے چاند کی اور رات کی جبکہ مڑ کر جائے اور صبح کی جبکہ روشن ہو جائے۔ کہ وہ (قیامت) بڑی سے بڑی مصیبتوں میں سے ایک آدمی کے ڈرانے کو۔ اس شخص کے لئے جو تم میں سے نیکی میں آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہنا چاہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔ سوائے دائیں ہاتھ والوں کے

کہ وہ جنتیوں میں ہونگے۔ اور مجرموں سے پوچھتے ہونگے کہ کونسی چیز تم کو دوزخ میں کھینچ لائی۔ وہ کہیں گے۔ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اور مسکین کو کھانا نہیں دیا کرتے تھے۔ اور بکواسیوں کے ساتھ بکواس میں ڈوبے رہتے تھے۔ اور روز جزا کی تکذیب کرتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کو یقین آگیا۔ پس انکے حق میں کسی کی سفارش کام نہ آئیگی۔ مگر اب انکو کیا ہو گیا ہے۔ کہ نصیحت سے منہ موڑتے ہیں۔ گویا وہ جنگلی گدھے ہیں۔ جو شیر سے ڈر کر بھاگے ہیں۔ بلکہ انمیں سے ہر ایک چاہتا ہے۔ کہ اس کو ایک کھلا ہوا صحیفہ دیا جائے۔ سو یہ ہرگز نہ ہو گا۔ بلکہ بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ مگر حق یہ ہے۔ کہ یہ قرآن نصیحت ہے۔ جو چاہے۔ اس کو سوچے سمجھے اور نہیں سوچیں گے۔ لیکن یہ کہ اللہ ہی چاہے۔ جو اس کا سزاوار ہے۔ کہ لوگ اس سے ڈریں اور وہ انکو معاف کرے۔ بل یرید کل امرئ منہم۔ کفار انکار کرتے تھے۔ کہ قرآن کلام الٰہی ہے۔ اور اس کی طرف سے کتاب نازل ہو رہی ہے۔ تو چاہتے تھے کہ ہر شخص کے سرہانے ایک کتاب خدا کی طرف سے نہیں اتر آتی۔ تاکہ ہر ایک پڑھ لے اور اسپر ایمان لے آئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ یہ لوگ قرآن سے بھاگتے ہی نہیں۔ بلکہ چاہتے ہیں۔ کہ انمیں سے ہر ایک کے پاس کھلا ہوا صحیفہ پہنچے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے۔ کہ یہ لوگ آخرت سے ڈرتے ہی نہیں۔ اگر ڈرتے۔ سوچ سمجھ سے کام لیتے۔ تو جو کچھ کر رہے ہیں۔ ہرگز نہ کرتے۔ بلکہ قرآن کہ سراپا نصیحت ہے۔ نصیحت پکڑتے۔ اور اپنی عاقبت درست کر لیتے۔

تفسیر سورۂ قیامت

مکی ہے۔ اسمیں چالیس آیتیں ۱۹۹ کلمات ۶۵۲ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا اقسم بیوم القیامۃ

ترجمہ۔ مجھے قسم ہے روز قیامت کی اور نیز قسم ہے اس جان کی جو آدمی کو ملامت کیا کرتا ہے۔ کیا آدمی یہ خیال کرتا ہے۔ کہ ہم ... جمع نہ کریں گے

ہیں۔ کہ اس کی پور پور کو جوڑ کر بٹھا دیں۔ بلکہ بات درصل یہ ہے۔ کہ آدمی چاہتا ہے کہ آگے کو بھی فسق و فجور کرتا رہے۔ اسی لئے اعتراض کے طور پر پوچھتا ہے۔ کہ قیامت کا دن کب ہوگا۔ سو جبکہ پتھرا جائیں آنکھیں اور گہنا جائے چاند۔ اور یکجا ہو جائیں چاند اور سورج۔ اسدن آدمی کہیگا۔ کہ اب کہاں بھاگوں۔ ہرگز نہ بھاگ سکے گا۔ اور نہ کوئی پناہ ہوگی۔ بلکہ اسدن اے پیغمبر صرف تیرے پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہوگا۔ اسدن آدمی کو بتایا جائے گا۔ کہ کیا اس نے مقدم کیا تھا۔ اور کس کس کام کو تاخیر میں ڈالا تھا۔ بلکہ انسان اپنے نفس پر آپ گواہ ہوگا۔ اگرچہ وہ طرح طرح کے عذر کرتا رہے۔

لا تحرک بہ لسانک ——— بیانئے

ترجمہ۔ اے پیغمبر قرآن کو یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دے۔ تاکہ جلدی سے اسکو یاد کرے۔ اس کا یاد کرا دینا اور پڑھا دینا ہمارا ذمہ ہے۔ ہم جب قرآن پڑھا چکا کریں۔ تو تم بھی اس کی پیروی کیا کرو۔ پھر اس کا سمجھا دینا بھی ہمارا ہی ذمہ ہے۔ مدعا یہ ہے۔ کہ جب وحی نازل ہوتی۔ تو رسول خدا تعلیم جبرائیل کے ساتھ ساتھ ہی خود بھی زبان سے دوہرانے لگتے۔ تاکہ یاد ہو جائے۔ اور کوئی لفظ چھوٹ نہ جانے پائے۔ اللہ تعالیٰ نے تعلیم کی۔ کہ اسے دلجمعی کے ساتھ سن لیا کرو۔ حفظ و یادداشت کے ہم ذمہ وار ہیں۔ ہاں جب وحی کی تلقین ختم ہو چکے۔ تو پھر اس کے دوہرانے کا مضائقہ نہیں۔ بلکہ دوہرانا ہی چاہیے۔

کلا بل تحبون العاجلۃ ——— اسلوبی

ترجمہ۔ مگر اے پیغمبر تم لوگ کچھ ہو ہی ایسے کہ عاجل کو دوست رکھتے ہو۔ اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔ یعنی تم کو وحی یاد کرنے کی جلدی پڑ جاتی ہے۔ اور اور لوگ دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔ لوگ اس آخرت کو چھوڑتے ہیں۔ کہ اسدن بہت سے منہ تروتازہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہونگے۔ اور بہت سے منہ اس دن بگڑ رہے ہونگے۔ کیونکہ وہ یقین کر رہے ہونگے۔ کہ انکے ساتھ وہ سختی کی جانی ہے۔ کہ انکی کمر توڑ دیگی۔ آگاہ ہو۔ جب جان گلے تک کھنچ آئے گی۔ اور ادھر ادھر سے کہا جائے گا۔ کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے۔ اور مرنیوالا یقین کرے گا۔ کہ جدائی کی گھڑی آگئی۔ اور سختی پر سختی چڑھ آتی

Marfat.com

چلی جائے گی۔ اسدن بڑے پردہ دگار کی طرف ... ۔ ... نے
خدا کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑہی۔ بلکہ کلام ربانی کو جھٹلایا اور منہ
پھاگا۔ اور پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔ یہی ہے جو
اسی عذاب کا سزاوار ہے۔ اور جسقدر اوسکے ... تو پھر اسی عذاب کا سزاوار ہے
سزاوار۔ کیا آدمی خیال کرتا ہے۔ کہ اس کو یونہی چھوڑ دیا جائیگا۔ کیا وہ
قطرہ نہ تھا۔ جو رحم میں ٹپکائی گئی تھی۔ پھر لوتھڑا ہوا۔ پھر اللہ نے اسے بنایا
جوڑ بند درست کئے۔ پھر اس سے دو قسمیں کیں۔ مرد اور عورت۔ کیا وہ اس بات
قادر نہیں۔ کہ مردوں کو جلا دے۔

وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرہ۔ معلوم ہوا۔ کہ قیامت کے دن مومنین کو اللہ کا
دیدار ہوگا۔ حدیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ رہی کیفیت اس سے تعرض نہ کرنا چاہئے
یہ خدا کی قدرت ہے۔ وہ اس دن کوئی ایسی ہی نظر دیگا۔ کہ اسے دیکھ سکیگی۔
تمام سورہ کا اصل مدعا وہی اثبات حیات بعد الممات ہے۔ جو سلسلہ کئی سورتوں
سے چلا آرہا ہے۔ کہ ابتدائے نبوت میں اسی قسم کے معادئی دین کی تعلیم الہی تھی
اور لوگوں کو اسی قسم کی باتوں سے انکار تھا۔

تفسیر سورہ ھل اتیٰ یا سورہ دہر

کچھ مکی ہے اور کچھ مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۳۱ آیتیں ہیں اور ۲۴۰ کلمات اور
۱۰۵۴ حروف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھل اتیٰ علی الانسان ... کو
ترجمہ۔ بیشک زمانہ میں انسان پر ایسا وقت بھی آتا ہے۔ کہ وہ کوئی ایسی چیز نہ تھا کہ
کی جاتی۔ ہم نے انسان کو مرکب نطفے سے پیدا کیا۔ کہ اس کو آزمائش ... سننے
دیکھنے والا بنایا۔ پھر اس کو دین یعنی نیکی بدی کا راستہ بھی دکھایا ... شکر گذار
یا ناشکر

اس کا مدعا بھی یہی اثبات حشر و نشر اور نعیم جنت ...

...یا - انہیں امتحان کرنا چاہا - اس لئے امتحان کی قابلیت دی۔ آخر کوئی نیک ثابت ہو کر امتحان میں پورا اترا - کوئی بد نکلا اور امتحان میں گر گیا - اب دونوں کو جزا و سزا دینا ہے - اس جزا و سزا کے لئے ہم نے بدوں کیلئے دوزخ اور نیکوں کیلئے جنت بنائے ہیں - اور یہ عذاب و ثواب موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر ہی ملتا ہے -

انا اعتدنا للکافرین ______ قمطریرا

ترجمہ - ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں - طوق اور دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے - اور جو نیکوکار ہیں - وہ جاموں سے ایسی شراب پئیں گے جس میں کافور ملا ہوا ہوگا اس کافور کا ایک چشمہ ہوگا جس کا پانی اللہ کے خاص بندے پئیں گے - اور جہاں چاہیں گے لے جائیں گے - یہ وہ لوگ ہیں - جو منتیں پوری کرتے ہیں - اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی - اور اللہ کی محبت میں بھوکے - یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں - اور کہتے ہیں - کہ ہم تم کو محض اللہ کے واسطے کھلاتے ہیں یا تم سے ہم بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گذاری - ہم کو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر ہے - جس روز لوگ منہ بنائے اور تھوڑی چڑھائے ہوئے ہونگے -

فوقٰھم اللہ شر ______ سعیکم مشکورا

ترجمہ - پس اللہ نے بھی ان لوگوں کو اس دن کی مصیبت سے بچا لیا - اور انکو تازہ روئی اور خوشدلی دی - اور انہوں نے جو صبر کیا تھا - اس کے بدلے میں انکو جنت اور پہننے کے ریشمی لباس عنایت کیا - وہ بہشت میں تختوں پر تکئے لگا کر بیٹھیں گے - نہ وہاں گرمی معلوم ہوگی اور نہ ٹھر - اور باغوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہونگے - اور پھلوں کا توڑنا ان کے اختیار میں اور چاندی کے برتن اور ایسے آبخوروں کا ان پر دور ہوگا - جو شیشے کی طرح شفاف ہونگے - مگر شیشے چاندی کے کہ بنانے والوں نے اندازہ سے انکو اندازہ کے موافق بنایا ہوگا - اور وہاں انکو ایسے جام پلائے جائینگے - جنمیں ادرک ملی ہوگی - اور ویسی شراب کا بھی ایک چشمہ ہوگا جس کا نام سلسبیل ہوگا - اور خدمت کے لئے ان کے ارد گرد ایسے لڑکے گھومتے پھرتے ہونگے - جو لڑکے ہی رہیں گے - اور ایسے کہ اے مخاطب جب تو انکو دیکھے تو سمجھے کہ موتی بکھرے ہیں - اور جب تو نظر دوڑائے - تو وہاں تجھکو نعمت اور بڑی سے

بڑی سلطنت کی شان نظر آئے ۔ نیز وہ سبز ۔ باریک اور ...
اور چاندی کے کنگن انہیں پہنائے جائیں گے ۔ اور آپ پروردگار انہیں ...
پلائے گا ۔ اور فرمائے گا یہ ہے تمہارا بدلہ اور تمہاری کوشش مقبول ہوئی
مذکورہ بالا انجام آیات میں نعمائے جنت کا مذکور ہے ۔ جو کہ آچکا ہے ۔ اور انہی ...

انا نحن نزلنا علیک القرآن ———— الی آخر السورۃ

ترجمہ ۔ اے پیغمبر ہم نے تجھپر بیشک تھوڑا تھوڑا قرآن اتارا ہے ۔ پس تو اپنے پروردگار
حکم پر صبر کر ۔ اور انمیں سے کسی گنہگار اور ناشکرے کے کہنے میں نہ آ ۔ اور صبح شام
پروردگار کا نام لیتا رہ ۔ اور رات کو اسے سجدہ کر ۔ اور تمام دراز میں اس کی تسبیح و تقدیس
کرتا رہ ۔ یہ لوگ تو بس حاضر یعنی دنیا ہی چاہتے ہیں ۔ اور قیامت کے روز سخت کو اپنے
پس پشت ڈالے اور بھلائے بیٹھے ہیں ۔ ہمیں نے انکو پیدا کیا ۔ اور انکے جوڑوں کو
مضبوط کیا ۔ اور جب چاہیں ۔ انکے بدلے انہیں جیسے بدل سکتے ہیں ۔ یہ نصیحت
باتیں ہیں ۔ پس جو چاہے ۔ اپنے پروردگار کی طرف کا راستہ اختیار کرے ۔ اور تم
چاہ بھی نہیں سکتے ۔ مگر یہ کہ اللہ چاہے ۔ بیشک اللہ جاننے والا اور حکیم ہے ۔ جس کو
چاہتا ہے ۔ اپنی رحمت میں لے لیتا ہے ۔ اور اس نے ظالموں کے لئے سخت
عذاب تیار کر رکھا ہے ۔

تفسیر سورہ مرسلات

مکی ہے ۔ اسمیں پچاس آیتیں ہیں ۔ اور ۱۸۰ کلمات اور ۸۱۶۶ حروف ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

والمرسلات عرفا

ترجمہ ۔ ہمیں قسم ہے ۔ ان بھیجی ہوئی ہواؤں کی ۔ جو معمولی طور سے چلتی ہیں ۔ پھر ...
آندھیاں ہو کر چلنے لگتی ہیں ۔ اور بادلوں کو بکھیر دیتی ہیں پھر لوگوں کے دلوں میں ...
کی یاد ڈالتی ہیں ۔ تاکہ عذر نہ رہے ۔ اور وہ بھی پوری ہو جائے ۔ بالتحقیق
جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے ۔ البتہ ہونے والی ہے ۔
تفسیر ۔ المرسلات کے لغوی معنی ہیں بھیجی ہوئی ...

بعض کہتے ہیں کہ اس سے ہوائیں مراد ہیں۔ جیساکہ ترجمہ میں لکھا گیا۔ اس صورت میں مدعا یہ ہے۔ کہ قسم ہے ان ہواؤں کی۔ جو معمولی طور پر چلتی رہتی ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ہمارے حکم سے اندھیاں بن جاتی ہیں۔ بادلوں کو لاتی ہیں۔ اور اڑائے جاتی ہیں۔ اور جب لوگ بارش سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ تو اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ بھولے ہوئے کو یاد کرنے لگتے ہیں۔ ہماری دہمکی پوری ہو جاتی ہے۔ اور کسی کو عذر کی گنجایش باقی نہیں رہتی۔ غرض ان ہواؤں کی قسم جو آثار قدرت ہیں ایک بڑا اثر ہیں۔ ایک دن قیامت بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ آکر رہے گی۔ غور کرو۔ تو ہوا ہی میں اس کے علامات و آثار موجود ہیں۔

دوسرے یہ کہ مرسلات سے ملائکہ مراد ہیں۔ اور باقی انکی صفات۔ یعنی اُن ملائک کی قسم جو معروف یعنی امر و نہی لیکر بھیجے گئے۔ پھر وہ حکم لیکر آندہی بنکر اڑے۔ اور جہاں پہنچنا تھا۔ جا پہنچے۔ اور اپنے بازو پھیلا دیئے۔ اور حق و باطل میں فرق کر دیا۔ اور انبیا علیہم السلام کے دلوں میں ذکر الٰہی بھر دیا۔ تاکہ لوگوں کو نہ عذر رہے۔ اور نہ دہمکی کی کسر۔

تیسرے یہ کہ مرسلات سے آیات قرآنی مراد ہیں۔ جو پے در پے عرف و خبر لیکر آتی ہیں اور دلوں میں ایک طوفان اٹھا دیتی ہیں۔ انوار ہدایت و معرفت پھیلاتی ہیں۔ حق و باطل میں فرق کرتی ہیں۔ اور قلوب مومنین کو ذکر الٰہی سے بھرتی ہیں۔

چوتھے یہ کہ کلمات خمسہ سے کوئی اور چیز مراد نہیں ہے۔ بلکہ پہلے تین سے ہوا مراد ہے اور پچھلے دو سے ملائکہ۔ مدعا یہ ہر صورت ایک ہے۔ کہ اللہ تعالے اپنے آثار قدرت کی قسم کھا کر کہتا ہے۔ کہ قیامت آئے گی۔ پر آئے گی۔ انکار و تکذیب سے ٹل نہیں سکتی۔

فاذا النجوم طمست ———————— للمکذبین

ترجمہ۔ جب تارے تاریک ہو جائیں۔ اور جب آسمان پھٹ جائے اور جب پہاڑ اڑنے لگیں۔ اور جبکہ رسول ادائے شہادت کیلئے وقت مقررہ پر بلائے جائیں۔ (بس اس دن قیامت آگئی) یہ تاخیر کس دن کیلئے کیگئی ہے۔ یوم فصل کے لئے تاخیر کی گئی ہے۔ اور اے پیغمبر۔ تم کیا سمجھے۔ کہ یوم فصل کیا ہے۔ وہی دن ہے۔ کہ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کر دیا۔ پھر ہم ان پچھلوں کو بھی

انہیں کے پیچھے چلائیں گے ۔ کہ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں جب وہ
دن آئیگا ۔ اسدن جھٹلانے والوں کی شامت ہے

الم نخلقکم من ——————

ترجمہ ۔ کیا ہم نے تم کو ایک حقیر پانی (منی) سے پیدا نہیں کیا ۔ پھر ہم نے اسکو ایک
محفوظ جگہ (رحم) میں رکھا ۔ پھر ہم نے اندازہ ٹھہرایا ۔ پس ہم کیسا اچھا اندازہ ٹھہرانے والے
ہیں ۔ جب وہ دن آئے گا ۔ تو اسدن جھٹلانے والوں کی شامت ہے ۔

الم نجعل الارض —————— للمکذبین

ترجمہ ۔ کیا ہم نے زمین کو جامع احیاء واموات نہیں بنایا ۔ اور اس میں اونچے اونچے پہاڑ
بنائے ۔ اور تم کو میٹھا پانی پلایا ۔ جب وہ دن آئے گا ۔ جھٹلانے والوں کی شامت ہے

انطلقوا —————— للمکذبین

ترجمہ ۔ ان سے کہا جائے گا ۔ جاؤ ۔ اسی دوزخ کی طرف جاؤ ۔ جس کو جھٹلایا کرتے تھے
چلے جاؤ اس (دخان جہنم کے) سائے کی طرف جو تین حصوں میں منقسم ہو رہا ہے ۔ مگر اس
سائے میں سایہ نہیں اور نہ اسمیں گرمی سے بچاؤ ہے ۔ بلکہ وہ تو محلوں جیسے شرارے
اگل رہا ہے ۔ اور وہ ایسے معلوم ہوتے ہیں ۔ جیسے زرد اونٹ ہوں ۔ جب وہ دن آئے گا
تو جھٹلانے والوں کیلئے عذاب ہے ۔

ھذا یوم —————— للمکذبین

ترجمہ ۔ یہ وہ دن ہوگا ۔ کہ وہ نہ بول سکیں گے ۔ نہ انہیں اجازت دی جائے گی کہ عذر
کر سکیں ۔ جب وہ دن آئے گا ۔ تو جھٹلانے والوں کیلئے ہلاکت ہے ۔ جب [illegible]
ہم ان سے کہیں گے ۔ یہی فیصلہ کا دن ہے ۔ ہم نے تم کو اور اگلوں کو جمع کیا [illegible]
اب اگر تمہارے پاس کوئی چال ہو ۔ تو چلو ۔ جب وہ دن ہوگا ۔ تو اس دن جھٹلانے
والوں کی شامت ہے ۔

یہاں تک حالات قیامت اور منکران قیامت کا حال بیان فرما کر اللہ تعالیٰ
متقین کے مدارج بیان کرتا ہے ۔

ان المتقین ——————

ترجمہ ۔ اس دن پرہیزگار بالیقین سایوں میں [illegible]

چشمے بہتے ہونگے۔ اور ہم ان سے کہیں گے۔ کہ جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہتے تھے
اس کے بدلے میں خوشی خوشی کھاؤ پیو۔ ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ جب وہ
دن ہوگا۔ تو اس دن جھٹلانے والوں کے لئے عذاب ہے۔ اے جھٹلانے والو تھوڑے
دنوں تم کھا لو۔ اور فائدہ اٹھا لو۔ جب وہ دن ہوگا۔ تو اس دن جھٹلانے والوں کے
لئے عذاب ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ نماز میں خدا کے سامنے جھک جاؤ۔
تو نہیں جھکتے۔ جب وہ دن آئیگا۔ تو اس دن جھٹلانے والوں کیلئے عذاب ہے۔ اس
قرآن کے بعد بھی اور کونسی بات ہوگی۔ جس پر وہ ایمان لائیں گے۔

تفسیر سورۃ النبا

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں چالیس آیتیں ہیں۔ اور [illegible] کلمات اور [illegible] حروف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عم یتساءلون ــــــ الا عذابا

ترجمہ۔ یہ لوگ کس بات کا ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں۔ ہاں اس بڑی خبر کا
جس کے بارہ میں باہم مختلف ہیں۔ سو عنقریب انکو معلوم ہو جائیگا۔ ہاں عنقریب
معلوم ہو جائیگا۔ کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو میخ نہیں بنایا۔ اور تم کو
جوڑا جوڑا بنایا۔ اور تمہاری نیند کو آرام بنایا۔ اور رات کو پردہ ٹھہرایا۔ اور دن کو
روزی کمانے کا وقت۔ اور تمہارے اوپر سات سخت آسمان بنائے۔ اور ہم ہی نے روشن
مشعل یعنی سورج بنایا۔ اور نچڑنے والے بادلوں سے زور کا مینہ برسایا۔ تاکہ اس کے
ذریعے سے غلہ اور نباتات اگائیں۔ اور گھنے گھنے باغ بھی۔ بیشک فیصلہ کا دن مقرر ہے
جس دن صور پھونکا جائے گا۔ اور تم لوگ گروہ گروہ آؤ گے۔ اور آسمان کھول دیئے
جائیں گے۔ اور وہ دروازے دار ہو جائیں گے اور پہاڑ اپنی جگہ سے سرکائے جائیں گے
اور وہ غبار ہو جائیں گے۔ بیشک جہنم گھات میں لگی ہے۔ جو سرکشوں کا ٹھکانا ہے جسمیں
انہیں مدتوں رہنا ہوگا جسمیں وہ نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے۔ اور نہ کچھ پینے کو ملے گا
سوائے گرم اور پیپ لہو کے۔ یہ ہی ان کا پورا بدلہ ہوگا۔ اس لئے کہ یہ لوگ حساب کا
خوف نہیں کرتے تھے۔ اور ہماری آیتوں کو دل کھول کر جھٹلاتے تھے۔ اور ہم نے ہر بات

Marfat.com

کو کتاب یعنی نامہ اعمال میں لکھ چھوڑا ہے سو چکھو ہم تمہیں [illegible]
نہ دیں گے مگر عذاب۔

ان للمتقین ——— [illegible]

ترجمہ۔ بیشک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہو گی یعنی باغ انگور اور ہم عمر جوان
اور لبالب پیالے۔ جہمیں وہ لوگ نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ اے
پیغمبر۔ تیرے پروردگار کی طرف سے ان کے اعمال کے حساب کے موافق انکی جزا ہو گی
پروردگار کی طرف سے جو زمین اور آسمانوں اور انکے درمیان کی سب چیز کا مالک بڑا مہربان ہے کسی کو
خطاب کرنے کا اختیار نہ ہو گا۔ جس دن کہ روح اور فرشتے صف بستہ اس کے حضور میں کھڑے ہوں گے
کسی کو بولنے کی مجال نہ ہو گی۔ لیکن جسکو وہ خدائے مہربان اجازت دیدے اور وہ کہ جس
جب کچھ کہا۔ سچ کہا۔

لا یتکلمون۔ ای لا یتکلمون فی الشفاعۃ۔ یعنی کوئی کسی کی سفارش نہ کر سکے گا
حتی کہ ملائک بھی۔ لیکن یہ کہ خدا اجازت دیدے۔

ذالک الیوم الحق ——— کنت ترابا

ترجمہ۔ یہ دن برحق ہے پس جو چاہے۔ اپنے پروردگار کے یہاں ٹھکانا بنا لے
لوگو۔ ہم نے تم کو عذاب قریب سے ڈرا دیا ہے۔ جس دن کہ آدمی دیکھے گا جو کچھ
اس نے کیا ہے۔ اور کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہو گیا ہوتا۔

مدعا تمام صورت کا وہی اثبات بعثت اور حساب و کتاب اور عذاب و ثواب

تفسیر سورۂ نازعات

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں علی الاختلاف ۴۵ یا ۴۶ آیتیں ہیں۔ اور ۱۹۹ کلمات
۷۵۰ حروف۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والنزعات غرقاً

ترجمہ۔ قسم ہے ڈوب کر جان کو زور سے کھینچنے والے۔ اور [illegible]
[illegible] پھرنے والے۔ اور ہواؤں میں تیرنے والے۔ [illegible]

Marfat.com

[illegible] وہاں وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ حدیث میں ثلاث کذبات سے کذب حقیقی مراد نہیں ہے [illegible] کذب مراد ہے۔ اس صورت میں معنی آیت کے یہ ہونگے۔ کہ اگرچہ ابراہیم علیہ السلام [illegible] لیکن چونکہ اس وقت جبکہ انہوں نے کہا۔ کہ انی سقیم مرض ان پر طاری نہ تھا۔ روزمرہ کے [illegible] اعتقاد کا اندازہ کر کے انہوں نے یہ کہدیا تھا۔ کہ میں بیمار ہوں۔ دورہ کا وقت ہوا چاہتا ہے [illegible] ممکن تھا۔ کہ اس دن وہ دورہ نہ پڑتا۔ بدوں خبر خداوندی پیش آئندہ پر ان کا یہ وثوق کرلینا [illegible] اسکے کہ دورہ مرض کا وقت آنیوالا ہے۔ یہ کہدینا کہ مریض ہوں۔ اور ساتھ ہی دل میں خیال [illegible] کہ اچھا موقعہ ملا ہے ان بتوں کو توڑوں گا۔ اگرچہ جھوٹ نہ تھا۔ لیکن موہم کذب یا شبہ کذب تھا۔ یا ہوسکتا اور کہا جاسکتا ہے۔ اسی تنی سی بات پر جو درحقیقۃ نہ کذب ہے۔ نہ منافی عصمت ابراہیم علیہ السلام کو قیامت کے دن وہ خجالت و شرمساری ہوگی۔ جو ہوگی۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْن۔ اس حقیقۃ کے علاوہ مفسرین نے انی سقیم کی۔ اور بہی توجیہات لکھی ہیں۔ مثلاً یہ کہ گو ابراہیم علیہ السلام جسمانی طور پر [illegible] سقیم نہ تھے۔ لیکن قوم کے کفر و انکار کجروی و بدراہی سے انکا دل کڑھ رہا تھا۔ اور انکو راہ راست لانے کی فکر میں تھے۔ اسی دل کی حالت پر آپ نے سقیم کا اطلاق فرمایا۔ لیکن میرے خیال میں توجیہات ہیں نہ بیان حقیقت۔ اسی لئے ان کا بیان کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ واللہ اعلم بالصواب

وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۹۷ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ۹۸ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۹۹ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ
قَالَ يٰبُنَيَّ إِنِّيْ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ
يٰأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۱۰۰
فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ ۱۰۱ وَنَادَيْنٰهُ أَنْ يّٰإِبْرٰهِيْمُ ۱۰۲ قَدْ
صَدَّقْتَ الرُّءْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۱۰۳ إِنَّ هٰذَا
لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۱۰۴ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۱۰۵ وَتَرَكْنَا
عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۱۰۶ سَلٰمٌ عَلٰٓى إِبْرٰهِيْمَ ۱۰۷ كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۱۰۸ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۰۹ وَبَشَّرْنٰهُ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِيْنٌ ۱۱۰

اور پھر ابراہیم نے کہا میں اپنے پروردگار کی راہ میں کسی طرف کو

Marfat.com

...کی تدبیر کرنے والے فرشتوں کی قسم ہے۔ جس دن کہ کانپنے والی یعنی زمین کانپ
...گی۔ پیچھے آئےگی۔ اس کے پیچھے آنے والی یعنی صور کی آواز اور ہیبت سے دل سنسنا
...رہے ہونگے۔ آنکھیں انکی نیچی ہونگی۔ اب تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت یعنی زندگی
...پھر پھیرے جائیں گے۔ کیا اسوقت جبکہ ہم گلی ہوئی ہڈیاں ہو جائیں گے۔
...ہیں۔ یہ اسوقت کا پھرنا تو ٹوٹے کا پھرنا ہے۔ لیکن اسوقت صرف ایک ڈانٹ ہوگی
...وہ سب زمین پر موجود ہو جائیں گے۔

تفسیر۔ کلمات پنجگانہ بالا کے مصداق و مراد میں مفسرین کا کسی قدر اختلاف ہے۔ مگر قوی
مسلک یہی ہے۔ کہ ان سب سے فرشتے ہی مراد ہیں۔ اور انکی متعدد صفات بیان کرکے
قسم کھائی گئی ہے۔ کہ وہ کافروں کے بدن سے گوشہ گوشہ سے جان کو پکڑ کر نہایت
سختی سے کھینچتے ہیں۔ ایمان والوں کی جان کو اس آسانی سے نکالتے ہیں۔ جس سے
کوئی بند کھول دیا جائے۔ اور جان کو لے کر اس سبکی سے اڑتے ہیں۔ جیسے کوئی تیرنے
والا تیر رہا ہو۔ یا گھوڑے اڑے چلے جاتے ہوں۔ اور ایمان والوں کی جانوں کو
جلد سے جلد جنت میں پہنچا دیتے ہیں۔ غرض بہت کاموں کی تدبیر کرتے ہیں۔

بعض کے نزدیک الفاظ چہارگانہ سے ارواح کفار و مومنین مراد ہیں۔ کہ اول الذکر کی
مشکل سے نکلتی ہیں۔ اور ثانی الذکر کی آسانی سے۔ اور آخرین مدبرات امر سے فرشتہ
مراد ہیں۔ بعض سب الفاظ پنجگانہ سے تارے مراد لیتے ہیں۔ جو نکلتے اور ڈوبتے
رہتے ہیں۔ ایک افق سے دوسرے افق میں پہنچتے ہیں۔ اپنے اپنے افلاک میں تیرتے ہیں
ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہیں۔ اسی طرح اور بھی بعض چیزیں مراد لی ہیں۔ بہر
صورت مدعا یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض عظائم قدرت کی عظمت کی قسم کھا کر کہتا ہے
منکران قیامت اس وقت قیامت کا انکار کرتے ہیں۔ اور اسے محال سمجھ رہے ہیں۔ لیکن
قیامت میں وہ ایسی کیا ہے۔ صرف ہماری ایک للکار کی دیر ہے۔ کہ سارے مردے
قبروں میں سے نکل پڑیں گے۔ اور جو آج قیامت سے انکار کر رہے ہیں۔ قیامت کو
آنکھوں سے دیکھ کر ان کی وہ بری حالت ہوگی۔ کہ توبہ ہی بھلی ہے۔

...اتاک حدیث موسیٰ ——————— لمن یخشیٰ

...اے پیغمبر کیا تم کو موسٰے کے حالات نہیں پہنچے۔ جبکہ اس کو اس کے رب نے

Marfat.com

طویٰ کے مقدس میدان میں پکار کر کہا کہ فرعون کی طرف [illegible]
اس سے کہو کہ کیا تجھے پاک ہونے کی رغبت ہے [illegible]
کا راستہ دکھاؤں تاکہ تو ڈرے۔ پھر موسیٰ نے اس کو بڑی نشانی [illegible]
اس نے اس کو جھٹلایا اور سرکشی کی۔ پھر پیٹھ پھیر کر چلا۔ پھر لوگوں کو [illegible]
پکارا۔ اور کہا کہ تمہارا بزرگ ترین پالنے والا میں ہوں۔ پس اللہ نے اس کو [illegible]
اور آخرت کے عذاب میں دھر پکڑا۔ اس واقعہ میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے
جو ڈرتا ہے۔

ءانتم اشد خلقا ——— [illegible]

ترجمہ۔ کیا تم بناوٹ میں زیادہ مضبوط ہو۔ یا آسمان۔ جس کو اللہ نے بنایا۔ اس کی چھت [illegible]
کو بلند کیا۔ اور اسکو ہموار بنایا۔ اور اس کی رات کو تاریک کیا۔ اور اسکی روشنی کو [illegible]
اور اس کے بعد اس کی زمین کو پھیلایا۔ اور اس سے پانی اور چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں [illegible]
جن سے تمہیں اور تمہارے جانوروں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ پس جب وقت بڑی آفت [illegible]
آئے گی۔ اس دن انسان یاد کرے گا۔ جو کچھ اس نے کیا تھا۔ اور ظاہر کی جائیگی
دوزخ ہر اس شخص کو جو دیکھتا ہے۔ پھر جس نے سرکشی کی ہوگی۔ اور دنیا کی [illegible]
ترجیح دی ہوگی۔ دوزخ اس کا ٹھکانا ہے۔ اور جو کوئی اپنے پروردگار کے [illegible]
کھڑے ہونے سے ڈرا۔ اور جس نے نفس کو خواہش سے بچا رکھا ہوگا [illegible]
کی جگہ جنت ہوگی۔

يسئلونك عن الساعة ——— [illegible]

ترجمہ۔ اے پیغمبر تجھ سے لوگ قیامت کی بابت سوال کرتے ہیں کہ اس کا [illegible]
وقت کب آئے گا۔ تو اس کے خیال سے کس بحث میں پڑا ہے۔ اس کا [illegible]
علم تو تیرے پروردگار کے پاس ہے۔ تو صرف ڈرانے والا ہے [illegible]
جس دن وہ اسے دیکھیں گے۔ خیال کریں گے کہ دنیا میں [illegible]
ٹھہرے تھے۔

تفسیر [illegible]

سورہ عبس مکیہ اس میں اکتالیس آیتیں - ۱۳۳ کلمات اور ۵۳۳ حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبس وتولی ... تلھی

ترجمہ - اس نے تیوری چڑھالی اور منہ پھیر لیا - اس بات سے کہ اس کے پاس ایک اندھا آیا - اور تجھے کیا خبر شاید وہ پاک ہو جاتا - یا نصیحت سنتا - اور نصیحت اسکو فایدہ دیتی - لیکن جو شخص بے پرواہی کرتا ہے - تو اس کی طرف توجہ کرتا ہے - اور تیرے پر کیا ملامت ہے - اگر وہ پاکیزگی اختیار نہ کرے - لیکن جو شخص تیرے پاس دوڑتا ہوا آیا - اور وہ ڈرتا ہے - تو اس سے غفلت کرتا ہے -

تفسیر - مذکورہ بالا آیات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فی الجملہ عتاب ہے وجہ نزول یوں ہے - کہ ایک دن آپ بیٹھے ہوئے عتبہ ابن ربیعہ اور ابوجہل بن ہشام اور عباس ابن عبداللہ وغیرہ سرداران قوم سے باتیں کر رہے اور اسلام کی دعوت دے رہے تھے - اور آپ کو امید تھی - کہ یہ لوگ یا انمیں سے بعض اسلام قبول کریں گے اسی اثنا میں ابن ام مکتوم نابینا جو ان لوگوں سے کمتر درجہ کے آدمیوں میں تھے - آپ کی مجلس میں آئے اور آپ کہنے لگے - اے محمد مجھے بتا اور سکھا - جو کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا اور بتلایا ہے چونکہ وہ نابینا تھے - خبر نہ تھی - کہ آپ باتیں کر رہے ہیں - اور کس کس سے کر رہے ہیں - بار بار یہی کہتے رہے - آپ چونکہ پہلے سے دوسروں کی طرف مخاطب تھے - متوجہ نہ ہوئے - اور مناسب نہ جانا - کہ اس سلسلہ کلام کو توڑ کر ابن ام مکتوم کی طرف متوجہ ہوں - اور جب بار بار انکی طرف سے یہی تکرار ہوئی - تو آپ کسی قدر منغص ہوئے - پیشانی پر شکن پڑی اور منہ پھیر لیا - اور جن سے کلام کر رہے تھے - برابر کلام کرتے رہے پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے عتاب ہوا - کہ اے پیغمبر تم نے ایک غریب نابینا کو جو طالب حق ہو کر آیا تھا حقیر جانا اور رؤسا قوم کو جو طالب ہدایت نہ تھے - بلکہ ان کی ریاست پر خیال کر کے سمجھتے تھے کہ وہ راہ پر آ جائیں - تو اچھا ہے - قابل عزت وخطاب سمجھا - یہ تمہیں مناسب نہ تھا - اگر یہ رؤسا قوم ایمان نہ لائیں - اور ہم تمہاری تائید پر ہیں - تو ہمیں تمہارا کیا نقصان ہے - اور تم کو کیا ملامت ہو سکتی ہے - کیونکہ تمہارا کام صرف تبلیغ رسالت اور ہدایت پہنچا دینا - اس عتاب وتنبیہ کا رسول اللہ پر بہت بڑا اثر ہوا - یہاں

تک کہ ابن ام کلثوم ایمان لائے۔ کے بعد بھی جب آتے۔ آپ ان کی تعظیم فرماتے اور اس آیت
کو یاد فرماتے۔ غرض ان آیات سے تعلیم اخلاق ہے۔ کہ حقیر کو بھی اگر وہ طالب حق
حق پر ہو۔ حقیر نہ جاننا چاہیئے۔ اور منکران حق کسی ہی دنیاوی وجاہت کے ہوں
ہرگز عزت واحترام کے مستحق بمقابلہ اہل حق کے مقابلہ میں نہیں ہیں۔

کلا انہا تذکرۃ ———— ۱۲۔۲۰

ترجمہ۔ خبردار۔ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ یہ قرآن بالیقین نصیحت ہے۔ پس جو چاہے سو
ایسے صحیفوں میں ہے۔ جو معزز بلند اور پاک ہیں۔ ایسے سفر کے نیوالوں یعنی فرشتوں
کے ہاتھ میں جو بزرگ اور نیکوکار ہیں۔

تفسیر۔ سفرہ سے وہ فرشتے مراد ہیں۔ جو وحی قرآن لاتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک
پہنچاتے تھے۔ اور اگر تذکرہ سے دین مراد لیں۔ تو سفرہ سے ملائک ورسلیں دونوں
مراد ہو سکتے ہیں۔

قتل الانسان ما اکفرہ ———— ۱۱

ترجمہ۔ مارا جائے یہ آدمی کیسا ناشکرا ہے۔ اللہ نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا
نطفہ سے پیدا کیا اس کو۔ پھر اس کا اندازہ باندھا۔ پھر اس کا راستہ آسان کیا۔ پھر مارا
اور قبر میں دبایا۔ پھر جب چاہے گا جلا اٹھائے گا۔ ہاں اس نے نہیں کیا جو کچھ اللہ
نے اس کو حکم دیا۔ آدمی ذرا اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔ ہم نے پانی برسایا پھر پیدا کیے
اس سے بیج۔ انگور۔ ترکاریاں۔ زیتون کھجوریں۔ گھن کے باغ اور میوہ اور چارہ
اگایا۔ تاکہ تم اور تمہارے چارپائے فائدہ اٹھائیں۔ پس جبکہ قیامت کی کان پھوڑنے
والی آواز آئے گی۔ جس دن کہ آدمی اپنے بھائی۔ ماں باپ بیوی اور بیٹوں سے بھاگے
گا۔ اس دن انہیں سے ہر ایک کی وہ حالت ہوگی کہ اسے کفایت کرے گی (دوسرے کا
ہوش نہ ہوگا) اس دن کتنے ہی منہ چمکتے ہوئے ہنستے اور خوش خوش ہونگے۔ اور کتنے منہ
اس دن ہونگے کہ ان پر غبار پڑا ہوگا سیاہی ان کو ڈھانکے ہوگی۔ یہی لوگ
کافر بدکار ہیں۔

تفسیر سورۃ التکویر

یں نازل ہوئی۔ اسمیں انتیس آیتیں ۔۱۰۴ کلمات ۵۳۰ حروف ہیں ۔ اور سرتاسر
ل اور قیامت کی مکمل ہولناک تصویر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والشمس کورت ـــــ تذھبون

ترجمہ۔ جب کہ آفتاب تاریک ہو جائے۔ اور جبکہ تارے ماند پڑ جائیں۔ اور جب کہ پہاڑ زمین سے چل پڑیں۔ اور جبکہ دس مہینے کی حاملہ اونٹنی چھٹی پھرے۔ اور جب کہ وحشی جانور باہم اکٹھے ہو جائیں۔ اور جبکہ سمندر جھونکے جانے لگیں اور جبکہ نفس بدنوں سے ملائے جائیں۔ اور جبکہ زندہ درگور لڑکی کی بابت سوال کیا جائے۔ کہ کس گناہ کی پاداش میں ماری گئی۔ اور جبکہ اعمال نامے کھولے جائیں۔ اور جبکہ آسمانوں کی کھال اتاری جائے۔ اور جبکہ دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے۔ اور جبکہ جنت نیکوں سے نزدیک کی جائے ہر ایک نفس جان لیگا۔ جو کچھ کہ وہ لایا ہے۔ پس قسم کھاتا ہوں میں پھر جانیوالے سیدھے چلنے والے۔ چھپ جانے والے تاروں کی۔ اور رات کی جبکہ جانے لگے۔ اور صبح کی جبکہ روشن ہو۔ تحقیق یہ قرآن بزرگ پہنچانے والے فرشتہ کا کلام ہے۔ جو قوت والا عرش والے خدا کے نزدیک صاحب مرتبہ ہے۔ اس کی اطاعت بھی کی جاتی ہے۔ اور امانتدار بھی ہے۔ اور یہ کہ تمہارا صاحب دیوانہ نہیں۔ اور اس نے اس (جبرئیل) کو کھلے افق پر دیکھا ہے۔ اور وہ غیب کی باتوں کو چھپانے یعنی بخل کرنے والا نہیں ہے۔ اور یہ قرآن شیطان مردود کا قول نہیں ہے۔ پس تم کہاں چلے جا رہے ہو۔

تفسیر۔ اذا الموؤدۃ سئلت۔ عرب میں بزمانہ جاہلیت بعض قبایل میں لڑکی کے وجود کو عار سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے جب لڑکی پیدا ہوتی۔ حتی المقدور باپ اپنے ہاتھ سے جا کر گڑھا کھود کر دبا آتے تھے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ کہ زندہ درگور لڑکی کی بابت سوال کیا جائے گا۔ کہ اس نے کیا گناہ کیا تھا۔ کہ تم نے قتل کیا۔

الخنس سے بعض کے نزدیک سیارے مراد ہیں۔ کہ آفتاب کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور پھر لوٹتے نظر آتے ہیں۔ اور پھر اشعۂ آفتاب میں چھپ جاتے ہیں۔ اسی لحاظ سے خنس یعنی چھپنے والے ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ تمام ستارے مراد ہیں کہ وہ سیدھے چلتے اور مڑتے نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

ولقد راٰہ بالافق المبین ۔ روایت ہے کہ رسول خدا ... علیہ السلام سے فرمایا ۔ کہ میں تم کو اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں ... اپنی اصلی صورت میں نظر آئے ۔ تو آپ مرعوب ہو گئے ... میں آپ کے پاس آیا کرتے تھے ۔ اسی ہی متشکل ہو کے ... نے جبرائیل علیہ السلام کو آسمان سے نازل ہوتے ہوئے اسی شکل میں دیکھا ... کرتے تھے ۔ اور دیکھتے ہی پہچان لیا ۔ کہ جبرائیل ہیں ۔ اور آسمان سے ...

وما ھو علی الغیب بضنین ۔ یعنی جو خبریں غیب کی رسول کو پہنچتی ہیں ۔ ... بتانے میں بخل نہیں کرتے ۔ فرض رسالت کا حقہ ادا کرتے ہیں ۔

ظنین بالظاء بھی قرات ہے ۔ اس صورت میں مطلب یہ ہے ۔ کہ غیب کی ... نہیں کہتے ۔ سیاق کی رو سے یہ قرات زیادہ مربوط ہے ۔

ان ھو الا ذکر ——— رب العالمین

ترجمہ ۔ یہ قرآن عالم والوں کے لئے بالکل نصیحت ہی نصیحت ہے ۔ اس شخص کے جو تم میں سے چاہے ۔ کہ سیدھا راستہ اختیار کرے ۔ اور تم نہیں چاہتے مگر اللہ چاہے ۔ جو عالموں کا پروردگار ہے ۔

تفسیر ۔ لمن شاء ۔ یعنی تم میں سے جو عزم کرے ۔ کہ کاسب خیر ہو ۔ وہ نصیحت پکڑ سکتا ہے ۔ چونکہ آیت کلیہ جز موہم تھا ۔ کہ انسان مختار مطلق ہے ... آگے فرمایا ۔ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ ۔ یعنی تمہارا ارادہ بھی خدا ... اسی نے تم کو ذی ارادہ بنایا ہے ۔

تفسیر سورۃ الانفطار

مکہ میں نازل ہوئی ۔ اس میں ۱۹ آیتیں ۸۰ کلمات ... حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اذا السماء انفطرت ———

ترجمہ ۔ جبکہ آسمان پھٹ جائے ۔ اور جبکہ ستارے ... اور جبکہ الٹ دی جائیں قبریں ۔ جان لیگا نفس کہ ...

...الانسان ——————— رکبک

ترجمہ۔ اے انسان تجھکو کس چیز نے اپنے بزرگ پروردگار کی طرف سے دہوکہ میں ڈالا ... کیا ہے۔ جس نے تجھکو پیدا کیا۔ اور کامل بنایا اور معتدل بنایا۔ اور جس صورت ... چاہا۔ تجھکو ترکیب دیا۔

کلا بل تکذبون ——————— ما تفعلون

ترجمہ۔ نہیں تم کو کسی چیز نے غافل نہیں کیا۔ بلکہ تم دین کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ تمہارے اوپر نگہبان مقرر ہیں۔ جو بزرگ ہیں۔ اور اعمال لکھتے رہتے ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو سب جانتے ہیں۔

ان الابرار لفی ——————— للہ

ترجمہ۔ بیشک نیک لوگ آرام میں رہیں گے۔ اور بدکار دوزخ میں جائیں گے۔ اور جزا کے دن اس میں داخل ہونگے۔ اور اسمیں سے غائب نہ ہو سکیں گے۔ اور اے پیغمبر تم کیا سمجھے کہ جزا کا دن کیا ہے۔ اور پھر بتاؤ۔ کہ تم یوم جزا سے کیا سمجھے۔ یہ وہ دن ہوگا کہ کسی کو کسی کے بارہ میں کچھ اختیار نہ ہوگا۔ اور حکومت اسدن اللہ ہی کی ہوگی۔

تفسیر سورۃ التطفیف

بقول بعض مکہ میں نازل ہوئی اور بقول بعض ابتدائے زمانہ ہجرت میں جبکہ مدینہ میں تطفیف یعنی ڈنڈی مارنے کی بڑی گرم بازاری تھی۔ اسمیں ۳۶ آیتیں۔ ۱۶۹ کلمات ... حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویل للمطففین الذین ——————— رب العالمین

ترجمہ۔ وائے ہے ان کمی کرنیوالوں کے لئے کہ جب وہ ناپیں (یا تولیں) اور لوگوں سے پورا پورا لیں۔ اور جب انکو ناپ یا تول کر دیں۔ تو ان کو کم دیں۔ کیا یہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ وہ ایک بڑے دن کیواسطے اٹھائے جائیں گے۔ جبکہ لوگ عالموں کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

Marfat.com

تفسیر۔ ماخوذ ہے طفاف سے۔ جس کے معنی ہیں ... کم تول دینے کے وقت کیا کرتے ہیں۔ ابن عباس ... رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں کے ... خود لیتے تو پورا اور جھکتا لیتے ... اس آیت کے نازل ہونے پر لوگوں کی آنکھیں کھلیں ... کرنے لگے۔

کلا ان کتاب الفجار ——— اساطیر الاولین

ترجمہ۔ حق یہ ہے۔ کہ بدکاروں کا اعمالنامہ سجین میں ہے۔ اور اے ... سمجھے کہ سجین کیا ہے۔ ایک لکھا ہوا دفتر ہے۔ خرابی ہے اس دن ... والوں کے لئے۔ جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس کو کوئی نہیں جھٹلاتا مگر حد سے گزر جانے والا گناہگار جب اسکو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ تو کہنے لگتا ہے۔ یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

تفسیر کلا۔ یا تو جھڑکی ہے کلام سابق پر۔ یعنی وہ بعث کا یقین ... اور بالکل نہیں رکھتے۔ یا آغاز کلام تو ہے۔ اور معنی حقا ہے۔ مطلب یہ ... کہ جو لوگ ترازو میں چھل کرتے ہیں۔ وہ فاجر و بدکار ہیں۔ اور جو فاجر ... ان کا نامہ اعمال سجین میں ہے۔ اور وہ اپنے کئے کی سزا پائیں گے ... سجین ساتویں زمین کے نیچے ایک درجہ ہے۔ مطلب یہ کہ اس ... دوزخ میں ہے۔ یعنی وہ دوزخی اور بدترین ... ہیں ... کا نام ہے۔ جسمیں تمام بدکاروں کے اعمال نامے ... ہونگے ...

کلا بل ران علی قلوبہم ———

ترجمہ۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ جو کچھ وہ کرتے تھے ... لگا دیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس دن ... بالیقین دوزخ میں داخل ہونگے ... تم جھٹلایا کرتے تھے۔

کلا یعنی یہ باتیں اگلوں ...

Marfat.com

کلا ان کتاب الابرار ——— المقربون

ہرگز نہیں۔ بیشک نیک لوگوں کے اعمالنامے علیین میں ہیں۔ اور اے پیغمبر تم کیا سمجھا کہ علیون کیا ہے۔ ایک دفتر ہے لکھا ہوا۔ خدا کے مقرب اسکو دیکھتے ہیں بیشک نیکو کار نعمتوں کی جگہ میں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہونگے۔ اے مخاطب تو ان کے چہروں میں نعمت کی آب و تاب دیکھے گا۔ وہ پلائے جائے ہونگے شراب خالص کی ہوگی۔ کہ اس کی مہر بھی مشک سے ہوگی۔ اور اسی میں چاہئے کہ رغبت کرنیوالے رغبت کریں۔ اور اس شراب میں تسنیم کا ملاؤ ہوگا۔ جو ایک چشمہ ہے۔ کہ اس سے مقربان خدا پیتے ہیں۔

کلا یعنی مکذب جو تکذیب کرتے ہیں وہ ہرگز صحیح نہیں۔ علیون بھی سجین کی طرح یا ساتوں آسمانوں کے اوپر بہشت میں ایک مقام ہے۔ یا نیکوکاروں کے دفتر کا نام ہے۔ ان باتوں سے ہمیں کوئی سروکار نہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ کتاب ہے۔ تو کس قسم کی کتاب ہے۔ کاغذ کی ہے۔ یا کسی اور چیز کی۔ اس میں کیونکر لکھا جاتا ہے۔ اس کی کچھ حقیقت ہوگی۔ لیکن وہ ہے۔ اور دیکھنے والے اس کو دیکھتے ہیں۔

ان الذین اجرموا ——— وما کانوا یفعلون

ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جو گنہگار ہیں۔ ان لوگوں سے ہنسا کرتے تھے۔ جو ایمان لائے تھے۔ اور جب ان کے ساتھ گذرتے۔ تو آنکھ مارتے تھے۔ اور جب اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تھے۔ تو باتیں بناتے (تمسخر اڑاتے) لوٹتے تھے۔ اور جب انکو دیکھتے تھے۔ تو کہتے تھے۔ کہ یہ لوگ بالیقین گمراہ ہیں۔ حالانکہ وہ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس آج وہ لوگ جو ایمان لا چکے ہیں۔ کافروں پر ہنسیں گے تختوں پر بیٹھے دیکھیں گے۔ کہ کیا کافر بدلہ دیئے گئے ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

تفسیر سورۃ الانشقاق

مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۲۵ آیتیں۔ ۱۰۷ کلمات اور ۴۳۰ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اذا السماء انشقت

ترجمہ۔ جس وقت کہ آسمان پھٹ جائے ۔ اور سُن لے اپنے رب کا حکم اور اسی کے
لئے سزاوار ہے ۔ اور جبکہ زمین کھینچی جائے ۔ اور ڈال دے جو کچھ اس میں ہے
اور خالی ہو جائے ۔ اور سُن لے اپنے پروردگار کا حکم اور اسی کے لائق ہے ۔
اے انسان تو بالیقین اپنے رب کی طرف بجد تمام چلنے والا ہے پھر اس سے ملنے
والا ہے ۔ پھر جس کسی کو اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا [illegible]
سے حساب کر لیا جائے گا ۔ اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوش خوش لوٹ آئے گا
لیکن جس کسی کو اس کا نامہ اعمال پیٹھ پیچھے کی طرف سے دیا گیا ۔ وہ پکارے گا
ہلاکی کو ۔ اور داخل ہوگا دوزخ میں ۔ تحقیق وہ اپنے گھر والوں میں خوش رہتا تھا اس
نے گمان کیا تھا ۔ کہ وہ ہرگز نہ پھریگا نہیں ۔ بالیقین اس کا رب اس کو دیکھنے
والا تھا ۔

تفسیر ۔ انک کادح الی ربک کدحا ۔ انسان دنیا میں کچھ ایسا غافل ہے کہ
اسے کبھی مرنے اور خدا کے حضور میں حاضر ہونے کا گویا خیال ہی نہیں [illegible]
تعالے نے آگاہ کیا ۔ کہ اے انسان تو غافل رہ یا ہوشیار ۔ بہر حال تو خدا کی طرف
رہا ہے ۔ اور جبدن یہ نظام عالم برہم ہوگا ۔ تو خدا کے حضور میں پہنچے گا ۔ اور
پھر ہوگا ۔ جو کچھ ہوگا ۔

یمین وراء ظہرہ ۔ یمین دائیں ہاتھ کو کہتے ہیں ۔ جو برکت وقوت کا [illegible]
جن کے اعمال نامے اچھے ہونگے ۔ وہ انکو اپنے دائیں ہاتھ سے لیں گے ۔ لیکن [illegible]
اعمال نامے خراب ہونگے ۔ وہ مجبوراً بادل ناخواستہ پیٹھ پھیر کر بائیں [illegible]
لیں گے ۔ اور پکاریں گے ۔ وا ثبوراہ وا ہلاکاہ ۔ کاش ہمیں موت [illegible]
یہ کیا ہوگیا ہمیں خیال بھی نہ تھا ۔ کہ ایک دن ایسا پیش آئے گا ۔ مگر آج [illegible]
اب کیا کریں ۔ اسی لئے اللہ تعالے نے فرمایا ۔ انہ ظن ان لن یحور [illegible]
گمان ہی نہ تھا کہ پھر کر خدا کی طرف جانا ہے

فلا اقسم بالشفق

ترجمہ ۔ قسم کھاتا ہوں میں شفق کی اور رات کی [illegible]

Marfat.com

جاؤں گا۔ وہ مجھے کسی اچھی جگہ پہنچا دیگا۔ ہو اور دعا مانگی [illegible]
صالح (فرزند) عطا فرما۔ بس ہمنے اس کو ایک بردبار لڑکے کی [illegible]
وہ اس (ابراہیم) کے ساتھ چلنے پھرنے لگا۔ تو اس نے ان سے کہا [illegible]
دیکھتا ہوں کہ میں تمکو ذبح کر رہا ہوں۔ بس تم سوچو کہ تمہاری کیا رائے ہے [illegible]
بابا آپ کیجئے جو کچھ آپکو حکم دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے [illegible]
دونوں تعمیل حکم پر آمادہ ہوگئے۔ اور اس (ابراہیم) نے اسکو ماتھے کے بل [illegible]
خوش ہوئے) اور ہم نے اسے پکار کر کہا۔ اے ابراہیم تم نے اپنا خواب [illegible]
ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلا دیا کرتے ہیں۔ بے شک یہ کھلی ہوئی آزمائش [illegible]
بڑی قربانی کو اسکا فدیہ بنایا۔ اور آنیوالے لوگوں میں ابراہیم کے لئے [illegible]
علیٰ ابراہیم۔ ہم نیک بندوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ بالیقین وہ ہمارے [illegible]
بندوں میں سے تھے۔ اور ہم نے اسکو صالحین میں سے اسحاق نبی کی بشارت دی [illegible]
نے اس پر اور اسحاق پر اپنی برکتیں نازل کیں۔ اور ان دونوں کی نسل میں سے [illegible]
اور اپنے نفس پر کھلا ظلم کرنے والے بھی ہیں ؛

تفسیر جب کفار ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال چکے۔ اور اللہ نے ان کو [illegible]
بچا لیا۔ اور وہ یہ آیت قدرت دیکھکر بھی ایمان نہ لائے۔ تو ابراہیم علیہ السلام نے [illegible]
کو ترک کیا۔ اور ہجرت کرکے وہاں سے چل کھڑے ہوئے اور خیال کر لیا۔ کہ اللہ تعالیٰ [illegible]
کسی اچھی جگہ ہی پہنچائیگا۔ چنانچہ بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ [illegible]
پہنچے۔ وہیں آپ نے اللہ تعالیٰ سے فرزند صالح کی دعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے [illegible]
دی۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جس وقت فرزند صالح [illegible]
تو یہ منت مانی تھی۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا کریگا۔ تو میں اسے [illegible]
اسی منت کی ایفا کی یاد اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ سے دلائی [illegible]
نزدیک یہ روایت قابل قبول نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کی شان [illegible]
ذبح کی منت مانتے۔ اور اگر بفرض محال ایسا ہوتا [illegible]
کیونکہ اس صورت میں بیٹے کا ذبح کرنا [illegible]
خداوندی [illegible]

...ہے۔ اور چاند کی جبکہ وہ کامل ہو۔ کہ البتہ تم پہنچو گے ایک حالت سے دوسری حالت میں۔ پس انکو کیا ہو گیا ہے۔ کہ ایمان نہیں لاتے۔ اور جب انکے سامنے قرآن تلاوت کیا جاتا ہے۔ سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ جو کافر ہیں جھٹلاتے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ دلوں میں رکھتے ہیں۔ پس اے پیغمبر تم ان کو دردناک عذاب کی خبر پہنچا دو مگر جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کئے۔ ان کے لئے اجر ہے غیر مقطوع (جو ختم ہی نہ ہو گا)

تفسیر۔ واللیل وما وسق رات سب چیزوں کو جو دن کو پراگندہ ہوتی ہیں سمیٹ لیتی اور جمع کر دیتی ہے۔ جو چیزیں اس کے تحت میں آجاتی ہیں۔ خدا ان سب کی قسم کھاتا ہے۔

لترکبن طبقا عن طبق۔ یعنی لوگو تم کو بہت سے حال یکے بعد دیگرے پیش آئیں گے۔ وہی حالات جو ہم اپنے نبی کے ذریعہ تم کو بتا رہے ہیں۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ دنیا کے بعد آخرت کے حالات گوناگون سے تم کو مفر ممکن ہے۔ پہلے تم پیدا ہوئے ہو پھر مرو گے۔ پھر قبر سے اٹھو گے۔ اور اپنے کئے کو بھرو گے۔

تفسیر سورۃ البروج

مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۲۲ آیتیں ہیں اور ۱۰۹ کلمات ۔ ۴۶۵ حروف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والسماء ذات البروج ——————— شہید

ترجمہ۔ قسم ہے۔ برجوں والے آسمان اور وعدہ کئے ہوئے دن اور شاہد و مشہود کی کہ مارے گئے سان گڑھوں والے جن کی آگ بہت ایندھن والی تھی۔ جبکہ وہ ان گڑھوں پر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ ان باتوں کو جو ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے۔ اور انہوں نے ان کا کوئی عیب و گناہ نہیں پایا تھا۔ سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لے آئے تھے۔ جو غالب اور تعریف کیا گیا ہے۔ ایسا کہ آسمانوں اور زمین کا ملک اسی کا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا دیکھنے والا ہے۔

تفسیر۔ شاهد و مشهود سے مراد ہر وہ چیز ہے۔ جو شہادت یعنی دیکھنے کی

قوت رکھتی یا دیکھنے میں آسکتی ہے۔ بعض کہتے ...
عرفہ مراد ہے۔ اور اللہ نے ان دونوں کی قسم ...
نزدیک شاہد خدا یا فرشتے یا انبیاء ہیں۔ اور مشہود ...
و مشہود کے مفہوم میں یہ سب چیزیں خود آجاتی ہیں ...
ہی نہیں۔

اصحاب الاخدود۔ کافروں کی ایک قوم تھی۔ جس نے ...
سے پھرنے کو کہا۔ اور جب وہ ایمان سے نہ پھرے۔ تو ...
انہوں نے بھر کر ایمان داروں کو اس میں ڈال دیا۔ اور آپ خود ...
تماشہ دیکھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ ایمان دار نہیں ...
والے ہلاک ہوئے اور مستحق عذاب بنے۔ مدعا یہ ہے۔ کہ اہل مکہ ...
برگشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور ایذائیں دیتے ہیں۔ اپنا ہی کچھ بگاڑتے ہیں۔ ایمان والوں کا
کیا بگڑتا ہے۔ نیز مسلمانوں کو صبر و ثبات کی تلقین ہے۔ کہ ایمان والے ...
بھی محض اس جرم پر کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے۔ سخت ترین عذاب سہہ چکے ہیں
تم کو بھی حوصلہ رکھنا چاہئے۔

ان الذین فتنوا المومنین ——————— الکبیر

ترجمہ۔ بالیقین جن لوگوں نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو
ایذائیں ڈالا۔ اور پھر توبہ نہ کی۔ ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ اور ان کے
جلنے کا عذاب ہے۔ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک ...
انکے لئے بہشت کے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ...
بڑی کامیابی۔

ان بطش ربک ———————

ترجمہ۔ تحقیق تیرے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے ...
کرتا ہے۔ وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور ...
عرش کا مالک ہے۔ جو کچھ چاہے کر ڈالنے والا ہے ...
لشکروں کا حال نہیں پہنچا ...

...والا ہے۔ بلکہ وہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا قرآن شریف ہے۔
...مطلب یہ ہے کہ اصحاب اخدود ہوں۔ یا مشرکین مکہ جو مومنوں کو بہکاتے ایذا
...دیتے ہیں۔ اور انہوں نے توبہ نہ کی۔ انکے لئے سخت عذاب ہے۔ برخلاف انکے
...کاموں کے لئے جنت کی نعمتیں مسلمانو تم مطمئن رہو۔ اور کافروں کی ایذارسانی
سے گھبرا و نہیں۔ یہ ہماری پکڑ سے نکل کر کہاں جائیں گے۔ ہمیں نے سب کو پیدا کیا
ہمیں دوبارہ قبر سے اٹھائیں گے۔ اور کئے کی سزا کو پہنچائیں گے۔ اور آخرت تو
آخرت اس قسم کے لوگوں کا انجام دنیا میں بھی اس سے پہلے بُرا اور بہت بُرا ہو چکا ہے
کیا تم نے اور ان مشرکین نے فرعون اور ثمود کی قوم کا حال نہیں سنا۔ نہیں سنا ہے
لیکن ان کافروں نے ان سے کچھ بھی عبرت نہ پکڑی۔ بلکہ تکذیب پر مصر ہے۔ مگر
ان کی تکذیب کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ بلکہ اے پیغمبر تم جو قرآن انکو پہنچا رہے
اور جسکی یہ تکذیب کرتے ہیں۔ یہ سب ہمارے یہاں لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

تفسیر سورۃ الطارق

مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۱۷ آیتیں۔ ۶۱ کلمات اور ۲۳۹ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والسماء والطارق ــــــــــــــــــــ ولا ناصر

ترجمہ۔ قسم ہے آسمان کی اور طارق کی۔ اور اے پیغمبر تم کیا سمجھے۔ کہ طارق کیا ہے
وہ چمکتا ہوا تارہ ہے۔ کوئی نفس نہیں۔ مگر اس کے اوپر نگہبان مقرر ہے۔ پس
چاہئے۔ کہ انسان دیکھے۔ کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ پیدا کیا گیا ہے۔ ایک
اچھلنے والے پانی سے جو نکلتا ہے۔ پیٹھ اور چھاتی کے درمیان سے۔ تحقیق وہ اس کے
لوٹانے (دوبارہ زندہ کرنے) پر بھی قادر ہے۔ جس دن کہ چھپی ہوئی باتیں کھولی جائیں گی
اس دن انمیں کچھ قوت ہوگی۔ نہ کوئی مددگار۔

تفسیر۔ طارق سے مراد ہے نجم ثاقب۔ جیسا کہ خود خدا نے فرما دیا ہے۔ اور نجم
ثاقب کہتے ہیں روشن تارے کو۔ خواہ وہ نکلتا ہوا ہو یا ابھرتا ہوا۔ یا ٹوٹتا ہوا
...پشت پدر مراد ہے اور ترائب سے سینہ مادر۔ کہ آب منی آخر انہیں حصوں میں کمال پاتا ہے

والسماء ذات الرجع

ترجمہ۔ اور قسم ہے مینہ والے آسمان کی۔ اور پھٹنے والی زمین کی ... کرنے والی ہے۔ اور بیفایدہ نہیں ہے۔ تحقیق وہ مکر کرتے ہیں ... ہوں۔ پس اے پیغمبر تم ان کافروں کو ایک مدت تک ڈھیل دو ...

تفسیر۔ عرب کے محاورہ میں رجع مینہ کو کہتے ہیں۔ کہ برستا ہے۔ بند ہوتا ہے ... پھر آتا ہے۔ صدع زمین کی صفت ہے۔ کہ شق ہوتی ہے۔ اگر شق ہونے کی ... صلاحیت نہ ہوتی۔ نباتات نہ اگا سکتی۔ اسی لئے ان دو عظیم الشان باتوں کی ہر فرد بشر کے نزدیک اہم ہیں۔ اللہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہے۔ کہ وہ مرنے کے بعد لوٹانے پر قادر ہے۔ اور بالکل قادر ہے۔ یہ قول فصل ہے۔ ہزل نہیں کہ سنا اور پرواہ نہ کی۔ اس کو سنو اور خیال کرو۔ ورنہ کافر اپنی کرنی کئے جاتے ہیں ہم اپنی کرنی ... اور ایک دن ان کو اپنا کیا بھگتنا اور ہمارا کہا ماننا پڑے گا۔

تفسیر سورۃ الاعلیٰ

مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۱۰ آیتیں ۷۲ کلمات اور ۲۹۱ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبح اسم ربک الاعلیٰ ——— وما یخفیٰ

ترجمہ۔ اے پیغمبر۔ تو اپنے پروردگار اعلیٰ کی تسبیح کر۔ جس نے پیدا کیا اور ... جس نے اندازہ باندھا۔ اور راہ دکھائی اور جس نے چارہ اگایا۔ پھر اس کو سیاہ ... دیا۔ عنقریب ہم تجھکو پڑھائیں گے۔ پس تو نہ بھولے گا۔ مگر جو خدا چاہے ... وہ ظاہر و باطن سب کو جانتا ہے۔

تفسیر۔ الا ما شاء اللہ کا استثنا اس لئے ہے۔ کہ یہ وہم نہ ہو کہ ... خدا کی قدرت سے بھی باہر ہے۔ ورنہ مطلب صرف اتنا ہی ہے کہ ... ایک کتاب پڑھائیں گے۔ کہ تم اسمیں سے کچھ نہ بھولو گے ... ہے۔ غرض یہ استثنا بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسے ... واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خالدین فیہا ما دامت ...

یعنی و ذ۔ کہ یہاں بھی باوجود استثنا تابید وتخلید ہی مراد ہے۔

ونیسرک للیسری ——— ولا یحییٰ

ترجمہ۔ ہم آسان کریں گے۔ تیرے لئے آسان شریعت کو۔ پس نصیحت کر اگر تیری
نصیحت فایدہ دے۔ البتہ وہ نصیحت پکڑے گا۔ جو ڈرتا ہے۔ اور کنارہ کرے گا۔
اس سے وہ شخص جو بڑا بدبخت ہے۔ ایسا کہ داخل ہوگا بڑی آگ میں۔ پھر نہ مرے گا۔
اس میں اور نہ جیے گا۔

تفسیر۔ نیسرک للیسری یعنی ہم تجھکو شریعت سمحہ کی جو نفسوں پر آسان اور عقل پر
اس کا فہم دشوار نہ ہوگا۔ توفیق دینگے۔ یعنی وہ کتاب جو ہم تجھکو پڑھانے والے ہیں شریعت
سمحہ پر مشتمل ہوگی۔ نہ صعب و متعذر پر۔ اس لئے تم اس کا وعظ کرو۔ تاکہ عبرت و نصیحت
پکڑنے والے نصیحت پکڑیں۔ اور اس شریعت کو اختیار کریں۔

قد افلح من تزکی ——— وموسیٰ

ترجمہ۔ تحقیق فایدہ اس شخص نے اٹھایا۔ جو پاک ہوا۔ اور اپنے پروردگار کا نام یاد
کرتا رہا۔ اور نماز پڑھی۔ لیکن تم تو دنیا کی حیات کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہت
بہتر اور بہت باقی رہنے والی ہے۔ تحقیق یہ بات پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔ یعنی ابراہیم
اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

تفسیر۔ یعنی کتاب سے پہلے جو ہماری کتابیں پہنچ چکی ہیں۔ انمیں بھی یہ مذکور ہے۔ کہ فلاح
وہی پائیں گے۔ جو پاکیزگی۔ عبادت۔ نماز کے پابند ہونگے۔ باقی جو نڈر بدبخت ہیں
وہ دوزخ میں جلیں گے۔ یہ دین جو اب پہنچ رہا ہے۔ کوئی نیا دین نہیں ہے۔ پہلے
بھی یہی تھا۔ اور اب بھی یہی ہے۔

تفسیر سورۃ الغاشیہ

مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۲۶ آیتیں ہیں اور ۹۲ کلمات اور ۳۸۱ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھل اتک حدیث الغاشیۃ ——— مبثوثۃ

ترجمہ۔ کیا خبر پہنچی تم کو غاشیہ یعنی چھا جانے والی قیامت کی کچھ خبر پہنچی۔ جدن

Marfat.com

بہت سے منہ ذلیل ہونے والے ہیں۔ جنہوں نے [illegible]
اٹھائی۔ (مگر کچھ کام نہ آئی) وہ جلتی ہوئی آگ میں داخل ہونگے [illegible]
سے انکو پانی پلایا جائے گا۔ اور کانٹے والی روکھی گھاس [illegible]
جو نہ موٹا کرتی ہے۔ اور نہ بھوک بے نیاز کرتی ہے۔ نیز بہت سے منہ [illegible]
اپنی کوشش پر راضی اونچی جنت میں ہونگے۔ اسمیں کوئی بیہودہ بات [illegible]
اسمیں جاری چشمہ ہے۔ اسمیں اونچے اونچے تخت ہیں۔ اور [illegible]
ہیں۔ اور صف بصف تکئے ہیں۔ اور بچھی ہوئی مسندیں

افلا ینظرون ——— حسابہم

ترجمہ۔ کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے۔ کہ کیسا پیدا کیا گیا ہے۔ اور آسمان [illegible]
طرف کہ وہ کیونکر بلند کیا گیا۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیونکر کھڑے کئے
گئے۔ اور زمین کی طرف کہ وہ کیونکر پھیلائی گئی۔ تو اے نبی تو نصیحت کر تو نصیحت
کرنے والا ہے۔ تو ان پر داروغہ تو ہے نہیں۔ لیکن جس نے منہ موڑا اور کفر کیا [illegible]
اس کو اللہ بڑا عذاب دے گا۔ بیشک ہماری ہی طرف انکو لوٹ کر آنا ہے پھر [illegible]
شک نہیں۔ کہ ہمارا ذمہ ہے۔ ان سے حساب لینا۔

تفسیر۔ اس سورت میں بھی از اول تا آخر قیامت کا ذکر ہے۔ اسدن نیکوں اور
بدوں کی جو حالت ہوگی۔ پہلے اسے بیان کر کے اپنی مخلوقات کی طرف توجہ دلائی
کہ جو ہستی ایسی ایسی چیزیں پیدا کر سکا ہو۔ اس کے لئے مردوں کو [illegible]
کونسی مشکل بات ہے۔ احیائے موتے سے بدرجہا بڑھ چڑھ کر قدرت [illegible]
کے نمونے لوگوں کے سامنے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ کافر بہشت کی [illegible]
سنکر کہتے بہشتی اونچے اونچے تختوں پر اترنے چڑھنے میں تو الٹی [illegible]
اور ان پر جو کوزے دھرے ہونگے۔ وہ کیا لڑھک نہ جایا کریں گے۔ [illegible]
باتوں کے جواب میں رب العالمین نے اونٹ۔ آسمان پہاڑ اور زمین [illegible]
ان کی طرف دیکھو۔ اونٹ کتنا اونچا ہے۔ مگر اسپر چڑھنے [illegible]
تم کو نہیں ہوتی۔ پہاڑ کا ذکر اشارہ کیا بیٹھ گیا [illegible]
اونٹ سے عربوں کو خصوصیت بھی [illegible]

Marfat.com

ہیں۔ وہ کسی اور جانور میں پائی بھی نہیں جاتیں۔ اس لئے بھی اس کا ذکر زیادہ
... ہے۔ اور کوئی جانور اس کے برابر پیاس کی تاب نہیں لا سکتا۔ خس و خاشاک اور کانٹے
... کی خوراک ہیں۔ باایں ہمہ تیز رفتاری و بارکشی میں نظیر نہیں رکھتا۔ ایک اونٹنی کے
... سے کنبہ پل جاتا ہے۔ اور اس کی پشم سے نمدے قالین خیمے تیار کئے جاتے ہیں
... کا کوہان بالکل بلند تخت کے مشابہ نظر آتا تھا۔ پھر مطیع ایسا کہ ایک بچہ سو اونٹ
کی قطار لے جا سکتا ہے۔ مگر ساتھ ہی باغیرت بھی ہے۔ بحالت مستی بھی ماں بہن
کی حرمت نگاہ رکھتا ہے۔ اس کا دودھ اور پیشاب۔ تلی۔ بواسیر اور استسقاء کے
بیماروں کے لئے اکسیر ہے۔ رو بقبلہ چلنا اس کا خاصہ ہے۔ پھر آسمان کو دیکھو۔ دن
رات چکر میں ہے۔ مگر اس کے ستارے جو کوزن کی طرح اس میں دہرے ہیں۔ ذرا سی
جنبش نہیں کھاتے۔ یہی کیفیت پہاڑوں کی ہے۔ جو زمین کی دوہری حرکت محوری و
دوری کے باوصف میخ کی طرح گڑے رہتے ہیں۔ اور زمین کو دیکھو کہ حالانکہ گنبد کی طرح ہے
اور دوگونہ حرکت میں لیکن اس کے سمندروں دریاؤں اور ندی نالوں اور جھیلوں
کے محل وقوع میں جو سب کوزن کی طرح اس کی سطح پر درخشاں ہیں۔ کوئی خلل نہیں پڑتا

تفسیر سورۃ الفجر

مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں تیس آیات ہیں۔ اور ایک سو ستائیس کلمات اور پانچسو
ستانوے حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والفجر ولیال عشر ــــــــــــ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

ترجمہ۔ قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی۔ اور رات کی جب گذرنے
لگے۔ کیا اس بارہ میں عقلمندوں کے لئے پوری قسم ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ تیرے
پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ یعنی عاد ارم کے ساتھ جو بڑے قدآور تھے
ان کی مانند کوئی شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا۔ اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی قری
میں پتھر کے گھر تراشے۔ اور فرعون میخوں والے کے ساتھ ان سب نے شہروں میں سر اٹھایا
اور ان میں بہت فساد مچایا۔ تو ان پر تیرے پروردگار نے عذاب کو کوڑا چلایا۔ بیشک

تیرا پروردگار کافروں کی گھات میں ہے [illegible]
پروردگار اس طرح پر آزماتا ہے۔ کہ اس کو عزت [illegible]
کہ میرے پروردگار نے میری اہانت کی۔ ہرگز نہیں [illegible]
اور ایک دوسرے کو فقیر کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے [illegible]
سب کھا جاتے ہو۔ اور مال سے بڑی محبت رکھتے ہو۔ دیکھا ہرگز [illegible]
زمین کو دھکے پر دھکے دیئے جاویں گے۔ اور تیرا پروردگار [illegible]
فرشتے قطار قطار آئیں گے۔ اور دوزخ اس دن لایا جائے گا۔ اس دن انسان [illegible]
اور کہاں نفع دے گا اس کو وہ سوچنا۔ کہیگا کہ اے کاش میں اپنی اس زندگی کے لئے
کچھ آگے بھیجتا۔ تو اس دن خدا کے عذاب کی مانند کوئی عذاب نہ ہوگا۔ اور [illegible]
زنجیروں میں جکڑے گا۔ ویسا کوئی نہ جکڑے گا۔ اس دن نیکوں سے کہا جائے گا [illegible]
اے تسلی پانے والی جان اپنے پروردگار کی طرف لوٹ۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے
راضی۔ پھر میرے بندوں میں داخل ہو۔ اور میری جنت میں داخل ہو۔

تفسیر۔ فجر کی قسم اس لئے کھائی گئی۔ کہ اسے قیامت سے کمال مشابہت ہے [illegible]
گویا موت کے بعد فجر کو زندہ ہو کر اپنے اپنے دھندے میں لگتی ہے۔ لیال عشر
سے بعض ذی الحجہ کے عشرہ اول کی دس راتیں مراد لیتے ہیں۔ اور بعض ماہ رمضان کے آخر
[illegible] کی اور بعض مفسرین سال بھر کی متفرق دس راتیں لیلۃ القدر شب عید الفطر [illegible]
عرفہ شب معراج وغیرہ۔ شفع یعنی جفت سے بعض مخلوق مراد لیتے ہیں [illegible]
بنائی گئی ہیں۔ اور وتر یعنی طاق سے ذات خدا۔ جو واحد [illegible]
خود کچھ کم اہم چیز نہیں۔ جہاں وہ ایک طرف مخلوق کے حصہ عظیم کو [illegible]
موت کا نمونہ دکھا دیتی ہے۔ وہیں نیکوکار شب بیداری کے لئے [illegible]
کے لئے اس کا بڑی بے صبری سے انتظار کرتے ہیں۔ لیکن کسی کی [illegible]
پہلے نہیں لا سکتی۔ اسی طرح قیامت اپنے وقت پر ہی آئے گی [illegible]
کی تعجیل پسندی کی خاطر اللہ العالمین اپنے مقتضیات [illegible]
مگر منکر یہ خوب یاد رکھیں۔ کہ قیامت آنے کی [illegible]
واقعات سرزد ہو کر رہے بھی جن کا انکار [illegible]

Marfat.com

[illegible] کا ذکر تفسیر میں پہلے بالتفصیل ہو چکا ہے۔ یہاں بالاجمال یہ لکھدینا کافی ہوگا
[illegible] دو فرقے گذرے ہیں۔ ایک عاد اولےٰ یا عاد قدیمہ جو عاد بن عوص بن ارم
[illegible] بن سام بن نوح کی اولاد تھے۔ اور عدن کے متصل ان کا وطن تھا۔ اور وہیں اپنے
[illegible] کے نام پر شہر ارم آباد کیا۔ دوسرا فرقہ عاد بعد میں ہوا۔ جس کا مورث اعلیٰ بھی عاد نام
[illegible] تھا۔ اور عاد اولےٰ کی نسل میں سے تھا۔ اور حضرموت کے متصل علاقہ احقاف میں
[illegible] ہوا۔ حضرت ہود قوم عاد کے پیغمبر تھے۔ عاد اولےٰ کے لوگ بڑے شہ زور اور
[illegible] آور تھے۔ شداد جس نے مصنوعی بہشت بنوایا۔ مگر داخل نہ ہو سکا۔ دروازہ میں
[illegible] جان نکل گئی۔ اسی قوم کا بادشاہ تھا۔ وہ اپنے بھائی شدید کی وفات پر وارث
تخت ہوا تھا۔ چار سو بادشاہ اس کے مطیع تھے۔ اور اس غلبہ و عروج سے اندھا
ہو کر خدائی کا دعویدار ہو گیا تھا۔ روایت ہے۔ کہ اس شداد کو بحالت طفلی دریا میں
بہتے ہوئے ایک دھوبی نے پکڑ کر پالا تھا۔ یہ بھی روایت ہے کہ بزمانہ معاویہؓ عبداللہ
بن قلابہ صحابی نے صحرائے حضرموت میں اونٹ تلاش کرتے وقت بہشت شداد کو
دیکھا تھا۔

قوم ثمود جس کے پیغمبر حضرت صالح تھے۔ قوم عاد کے چچیرے تھے۔ اور حجاز اور
شام کے درمیانی علاقہ میں آباد تھے۔ بجانب شام حجر سے لے کر بجانب حجاز وادی القریٰ
تک اُن کی ایک ہزار سات سو بستیاں تھیں۔ جو پہاڑوں کو تراش کر عالیشان محلات
کی صورت میں بنائی گئی تھیں۔ فتح خیبر کے بعد حضرت سرور عالم وادی القریٰ پر بھی
[illegible] وعرض میں اسوقت مکہ معظمہ کے برابر تھا۔ قابض ومتصرف ہو گئے تھے۔ فرعون
[illegible] ذی الاوتاد یعنی میخوں والا کئی وجوہ سے کہا گیا ہے۔ وہ ایمان لانے والے لوگوں کو
[illegible] کر کے شہید کرتا تھا۔ خیمے میخوں کے سہارے کھڑے کئے جاتے ہیں۔ فرعون کے
[illegible] لشکر تھا۔ لہذا اسے ذی الاوتاد کہا گیا۔ نیز جانور میخوں سے ہی باندھے
[illegible] ہیں۔ اس کے لشکر میں گھوڑے وغیرہ بھی بہت تھے۔

[illegible] تینوں طاقتور گروہوں کو اللہ العالمین نے انکی بدکاریوں کی وجہ سے آخر فنا
[illegible]

[illegible] اذا ما ابتلٰہ الخ۔ انسان روزی کی فراخی اور تنگی کو خدا کے نزدیک

مقبول و مردود ہونے کا معیار خیال کرتا ہے ۔ ... کی طرف سے آزمائش ہے کہ آیا بندہ فراخی میں شکر ... ورنہ کسی کا دولتمند ہونا اسکی ... کی دلیل نہیں ۔ کہ فلاں ... ہونا خدا کی ناراضی کا ثبوت نہیں ۔ یہ بیہودہ نتیجے کا فر اس ... کہ وہ مال پر بیحد حریص ہیں ۔ دراصل بے عزتی تو ان کی ہے ۔ جو ... باوجود نہ یتیموں کی مدارات کرتے ہیں ۔ اور نہ مساکین کو کھلانے کھلاتے ہیں ۔ ... وارثوں بہنوں بیٹیوں کا مال بھی کھا جاتے ہیں ۔ اور مال کی محبت میں ... رہے ہیں ۔ مگر یاد رکھو کہ حساب کا دن آنے والا ہے ۔ جبکہ زلزلوں کی کثرت سے زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی ۔ اور پروردگار عالم جلال و قہر کی صفت سے تجلی فرمائیگا ۔ اسوقت انسان یکایک پکارے گا ۔ کاش میں نے کچھ نیک اعمال کئے ہوتے ۔ تب بدترین عذاب میں گناہگار مبتلا ہونگے ۔ اور نیکوکار جنت میں خوشحال و مسرور داخل کئے جائیں گے ۔

تفسیر سورۃ البلد

مکہ میں نازل ہوئی ۔ اسمیں بیس اور بقول بعض بائیس آیات ہیں ۔ ... اور تین سو اکتیس حروف ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا اقسم بهذا البلد

ترجمہ ۔ میں اس شہر (مکے) کی قسم کھاتا ہوں ۔ اور تجھ کو اس شہر میں ... اور قسم کھاتا ہوں جننے والے کی ۔ اور اس کی جس کو اس نے جنا ۔ ... کو مشقت میں گرفتار پیدا کیا ہے ۔ کیا وہ یہ گمان کرتا ہے ۔ کہ اس پر ہرگز کسی کی ... ہوگی ۔ کہتا ہے ۔ کہ میں نے ڈھیروں مال خرچ کیا ۔ کیا ... کسی نے خرچ کرتے نہیں دیکھا ۔ کیا ہم نے اسکو ... اور دو ہونٹ اور ہم نے اسکو دونوں راستے ... اور تو کیا جانے گھاٹی کیا ہے ...

بشارت الہی کے بعد ابراہیم علیہ السلام کے یہاں وہ فرزند حلیم پیدا ہوا جس کا حلم ظاہر
تھا۔ اور جسکے ذریعہ ابراہیم علیہ السلام کی خلت پایہ امتیاز کو پہنچی تھی۔ جب یہ بچہ
بقول بعض سات برس کا اور بقول بعض ۱۳ سال کا ہوا۔ تو ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں
دیکھا کہ وہ اسی فرزند کو ذبح کر رہے ہیں۔ اسی لئے یہ دن یوم الترویہ کہلایا۔ اس دن یہ
خواب دیکھکر آپ محو حیرت بنے۔ اور کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ کہ بات کیا ہے۔ کیا کرنا چاہیے دوسرے
دن پھر یہی خواب دیکھا۔ اب جانا کہ اللہ کو بیٹے کی قربانی منظور ہے۔ اس لئے یہ دن
یوم عرفہ ہوا۔ یہ بھی روایت ہے کہ تین دن تک برابر یہی خواب دیکھا۔ جب ذبح فرزند کا عزم
کیا۔ تو وہ یوم النحر ٹھیرا۔

جب خود حضرت ابراہیم علیہ السلام ذبح فرزند کا عزم کر چکے۔ تو آپنے خود اس بچہ سے
بھی اس خواب کا مذکور فرمایا۔ اور کہا کہ یہ وحی خداوندی ہے۔ کہو اب تم کیا کہتے ہو۔ یہ
گفت و شنید کچھ اس لئے نہ تھی۔ کہ آپ کے عزم میں کچھ فتور تھا۔ یا بیٹے کے انکار کر جانے
سے آپ بھی اس حیلہ سے قربانی سے باز آجاتے۔ بلکہ مقصد یہ تھا۔ کہ دیکھیں اس ابتلائے الہی میں
کہاں تک ثابت قدم۔ اور اطاعت فرمان خداوندی کے لئے تیار ہے۔ اور کتنا کچھ صبر و
تحمل رکھتا ہے۔ مگر جسکو خود خداوند نے حلیم کہا ہو۔ اسکی ضبط و حلم صبر و ثبات کا کیا کہنا۔
بیٹے کی یہ بات سنکر کہا تو یہ کہا۔ بابا آپکو جو حکم دیا گیا ہے۔ اسکی تعمیل کیجئے۔ انشاء اللہ
آپ مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔ یعنی میں راہ خدا میں قربان ہونیکے لئے تیار ہوں۔
ابن اسحق سے روایت ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام ذبح فرزند کا ارادہ کر چکے۔ تو
فرمایا۔ بیٹا رسی اور چھری لیکر میرے ساتھ چلو۔ اس گھاٹی میں سے لکڑیاں چنیں گے
وہاں پہنچے تو خواب کا ذکر کیا۔ اس فرزند حلیم نے بے تامل کہا۔ بابا فرمان الہی کی تعمیل
میں حاضر ہوں۔ انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

اس قرار داد کے بعد جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کو منہ کے بل لٹا کر اسکے
گلے پر چھری چلائی۔ تو باتفاق روایات ثابت ہے کہ چھری کند ہو گئی۔ گلا نہ کٹا
تو ندا آئی۔ اے ابراہیم تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ ہمارے حکم کی تعمیل
میں پورا اترا۔ دیکھ ہم بھی اپنے نیکو کار بندوں کو یونہی جزا دیا کرتے ہیں۔
اسکو ہم نے بچا لیا۔ تو چھری چلا رہا ہے۔ اور ہم اس کا گلا نہیں کٹنے دیتے

Marfat.com

... دار کو یا محتاج کو جو خاک میں ملا ہوا ہے۔ پھر ان لوگوں میں ہوتا جو ایمان
... ہیں۔ اور ایک دوسرے کو صبر کی ہدایت کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو لوگوں پر
... کرنے کی بھی تاکید کرتے ہیں۔ یہی لوگ داہنی طرف والے ہیں۔ اور جن لوگوں نے
... کی آیتوں کو نہ مانا۔ وہ بائیں طرف والے ہیں۔ ان پر وہ آگ بھڑک رہی ہے جس
کے دروازے بند ہیں۔

تفسیر۔ البلد سے مراد مکہ معظمہ ہے۔ اس کی عظمت کے کئی وجوہ ہیں۔ روئے زمین کی
آبادی پہلے یہیں سے شروع ہوئی۔ سطح آب پر خشکی کا پہلا نقطہ اسی موقع پر نمودار
ہوا۔ خدا کا پہلا گھر وہیں بنا۔ جو ہزارہا سال سے لاکھا مخلوق کا مرجع چلا آتا ہے۔ آغاز
تعمیر بناسے آزاد رہا ہے۔ اگر کبھی غیر عرب نے فتح بھی کیا۔ تو فاتح نے خادمیت کو اپنے
لئے موجب فخر سمجھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ رحمۃ للعالمین کی ولادت گاہ اور وطن ہے
اس سورت میں قریش کے ایک سرکش وجبار کافر ابو الاسد کلدہ بن اسید کی گوشمالی کی گئی
ہے۔ وہ اتنا شہزور تھا۔ کہ چمڑے پر کھڑا ہو کر لوگوں کو کہتا۔ اسے میرے نیچے سے
کھینچو۔ تو لوگوں کے کھینچنے سے وہ پرزہ پرزہ ہو جاتا۔ مگر اس کے پاؤں کے نیچے
سے نہ نکلتا۔ اسے رسول کریم نے اسلام کی دعوت دی تو کہا۔ تو مجھے ایسے قیدخانہ
(مراد دوزخ) سے ڈراتا ہے۔ جس کے محافظ کل انیس ہیں۔ میں انکو بائیں ہاتھ سے
کچل ڈالوں گا۔ پھر تو مجھے ایک باغ (مراد بہشت) کا لالچ دیتا ہے۔ میری زر و
دولت اور ثروت کے سامنے اس باغ کی کیا حقیقت ہے۔ میں ڈھیروں مال بیاہ
شادیوں پر خرچ کر چکا ہوں۔

پس اس صورت میں اللہ العالمین نے انسان کو اس کی کائنات اور ہستی سوجھائی ہے۔
کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ آخر کیسے مرتا ہے۔ اور زندگی بھر میں خواہ مالدار ہو یا قلاش
بادشاہ ہو یا گدا۔ پہلوان ہو یا ناتواں۔ صاحب اولاد و احباب ہو یا بے یار و مددگار
... ہر فرد بشر کو کیسی کیسی سختیاں، مشکلیں اور پریشانیاں پیش آتی ہیں۔ اور پھر شہر
... کی اشارہ کو اور زیادہ واضح کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ کہ دیکھو شہر میں
... دولت اور سامان عیش و آرام وحفاظت کی کیسی وفرت ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی
... پیدا ہوتی ہیں۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ حتیٰ کہ مکہ جیسا شہر

Marfat.com

جو فضل البلاد اور جبلان تو حال ... [illegible]
رنج و محن سے اپنے باشندوں کو بالا ... [illegible]
حالت تو یقیناً اس سے بھی بدتر ہے۔

اس سورت کی دو طرح ... [illegible]
منہ توڑ جواب ہے۔ وہ یہ کہ جو لوگ اسے پیغمبر ... [illegible]
اور اپنی طاقت۔ ثروت اور جمعیت پر اترا رہے ہیں ... [illegible]
تو اسوقت کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ تیرے ... [illegible]
تیرے مطیع اور منقاد ہونگے۔ پھر متکبر مالداروں کو ... [illegible]
حالت میں شادی بیاہ پر بیشمار روپیہ خرچ کر دینا کچھ فخر کی بات ... [illegible]
کہ حالانکہ اپنے پر بھی تنگی وارد ہو۔ مگر پھر بھی ... [illegible]
کھانا کھلاتا ہو۔ اور ساتھ ہی ایمان دار بھی ہو ... [illegible]
کرتا ہو۔

تفسیر سورۃ الشمس

مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں پندرہ آیات ہیں ... [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والشمس وضحٰہا ... [illegible]

ترجمہ۔ سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب ... [illegible]
دن کی جب وہ اس سورج کو ظاہر کرے۔ اور رات کی جب ... [illegible]
اور آسمان کی اور اس کی جس نے اسکو بنایا۔ اور زمین کی ... [illegible]
اور جان کی۔ اور اس کی جس نے اس کو ... [illegible]
تقویٰ کا اسکو الہام کیا۔ بیشک وہ مراد کو پہنچا ... [illegible]
وہ نامراد رہا جس نے اسکو ... [illegible]
جب ان کا بڑا بدبخت اٹھا ... [illegible]
بعد اس کے پانی پینے کی ... [illegible]

[illegible] الیہ [illegible] تب انکے گناہ کے سبب انکے پروردگار نے ان پر [illegible] ہلاکت کو انپر برابر کر دیا۔ اور وہ اس کے بدلے کے لینے سے [illegible]

تفسیر۔ اس سورت میں اللہ العالمین نے انسان کو اپنی چند عظیم الشان مگر ایسی [illegible] توجہ دلائی ہے۔ جن سے انسان اور جملہ مخلوق ہر وقت مستفید ہوتی رہتی ہے۔ جاہل سے جاہل بھی جانتا ہے۔ کہ انسان و حیوان اور نباتات و جمادات سب کی حیات و معیشت ان پر موقوف ہے۔ اپنی بشیار دوسری خدمات اور منافع کے [illegible] ہیں۔ بیج کو مناسب حرارت پہنچا کر اگنے اور پھر بڑھنے اور پکنے کے قابل بناتا ہے۔ چاند کھیتی کے دانہ کو تر و تازگی بخشتا ہے۔ سمندر میں جوار بھاٹا [illegible] ہے۔ [illegible] رات اور سورج کے بعد چاند کا دورہ نہ ہوتا رہتا۔ تو دنیا آباد ہی نہ ہو سکتی۔ پھر آسمان کو دیکھو کہ خول کی طرح چوطرفہ زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی کروڑہا دیگر اجسام فلکی کو جنمیں سے لاکھا کی جسامت کے سامنے اس دنیا کی کچھ حقیقت [illegible] نہیں۔ اور اسی سے مینہ برسا کر کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے۔ پھر زمین کی طرف دیکھو۔ کہ گیند کی طرح ہونے کے باوجود کیسی ہموار و مسطح نظر آتی ہے۔ اور قابل تردد ہے۔ اور کیا [illegible] ہے۔ کہ اس کے سمندروں وغیرہ سے ایک قطرۂ آب بھی چھلک کر سطح ارض سے فضا میں [illegible] کر سکتا ہو۔ پھر ان عجائبات عظیمہ کو جو کہ انسان کے ہر وقت پیش نظر ہیں۔ مگر درحقیقت اس سے کم و بیش بہت دور ہیں۔ ایک طرف رکھ کر اپنے آپ ہی کو دیکھو۔ کہ انسان کی ساخت تو حیات صناعی و خالقیت کا کیسا بےنظیر نمونہ دکھا رہی ہے۔ اور پھر ڈھانچے اور اس کی بناوٹ ہی قابل غور نہیں۔ یہ دونوں باتیں تو حیوانوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ انسان کو بھلائی اور برائی کرنے کی استعداد دیکر انمیں تمیز کر سکنے اور دونوں میں سے جسے پسند کرے۔ اسکو اختیار کرنے کی توفیق بھی بخشی۔ جس خالق بیچون کی یہ حیرت انگیز صنعت [illegible] ہیں۔ کہ کروڑہا سال سے مشغول کار ہیں۔ مگر کیا مجال کہ انکے [illegible] بال برابر بھی فرق پڑ سکا ہو۔ حالانکہ کوئی انسانی صنعت [illegible] ہوتا ہے [illegible] بتاتا ہے۔ کہ جس نے [illegible] ہوا۔ اور جس نے گناہ ہی کو پسند کیا۔ وہ نامراد ہو گیا

پھر حضرت [illegible]
ایک [illegible] قوم ثمود [illegible]
کے کھنڈرات پاس سے ان کے [illegible] رات [illegible]
دیکھے [illegible] ہم نے قوم [illegible]
مٹ گئی [illegible] جمالی طاقت [illegible]
الہی سے بچا سکیں۔ [illegible]
کہ ہمارا غضب [illegible] نازل نہیں ہوا [illegible]
[illegible] ہم پہلے انہیں اپنا [illegible]
اسی طرح فوراً ہی خفا نہیں ہو جاتا [illegible] بلکہ پھر [illegible]
کی کوشش کرتے ہیں۔ اور تاکہ منکرین [illegible]
جنہیں سے چند کی ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ [illegible]
یوم [illegible] بلکہ ابتدائے آفرینش آدم سے [illegible]
اہمیت ان کی نگاہوں میں نہیں رہ گئی تھی۔ [illegible]
اطہر پر اپنے رسول کے ذریعہ ایسی [illegible] باتیں [illegible]
جنکو منکرین تک ہماری قدرت کا خاص معجزہ [illegible]
ہونے کا ہر ممکن موقع اور [illegible] دیتے ہیں [illegible]
نہیں رہ جاتی اور ہم اپنی طرف سے اتمام حجت کر چکے ہیں [illegible]
پکڑ لیتے ہیں۔ اور ایسی پکڑ پکڑتے ہیں کہ [illegible]
ان [illegible] بدکاروں کی تباہی و بربادی کی [illegible]
[illegible] کیفیتیں قوم ثمود کے [illegible]
حاصل کرتے ہیں۔

ثمود بن عامر بن ارم بن سام [illegible]
قوم عمارت و زراعت [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]

[illegible] کا فیصلہ ہوا کہ کافر اپنے بتوں سے کوئی الوہی [illegible] پتھروں سے کیا ملتا - پھر حضرت صالح سے کہا [illegible] کی چٹان سے اسی اس صفت کی اونٹنی نکل آئے - [illegible] قدرت کاملہ سے ویسی ہی اونٹنی پشت کوہ میں سے [illegible] سردار معہ چند رفقا مسلمان ہو گیا - مگر باقی منکر ہی رہے [illegible] پھر باہم فیصلہ ہوا کہ ایک دن یہ اونٹنی چراگاہ میں چرے - اور [illegible] کے جانور - حضرت ابو موسیٰ اشعری صحابی کا بیان ہے کہ شہر حجر [illegible] اس اونٹنی کی نشست گاہ کو ناپا - تو اس کا دور ساٹھ گز کا پایا [illegible] شہر کو کافی ہوتا تھا - ایسے جانوروں کی بندش لوگوں کو [illegible] گی - عنیزہ نامی ایک خوبصورت مگر فاحشہ عورت کا تعلق قدار [illegible] ایک بدمعاش سے تھا - اس نے اسے ابھارا اور اس نے اپنے چند رفقا [illegible] کی کونچیں کاٹ کر اسے ہلاک کر دیا - اور تمام اہل شہر نے اس کا گوشت [illegible] اونٹنی کا بچہ بھاگ گیا اور اسی پشت کوہ میں جا سمایا - اس انتہائی بدعہدی [illegible] ظالموں کو تین دن کی مہلت ملی مگر نہ سمجھے - آخر چشم زدن میں طوفان [illegible] ایک شخص اسوقت مکہ میں تھا - جونہی حدود حرم سے جن کا [illegible] قریب ہے باہر ہوا فنا ہو گیا - اس کی قبر رسول کریم کے وقت [illegible] پاس سے گزرتے وقت اس پر پتھر مارا کرتے تھے - حضرت [illegible] نزول عذاب سے پیشتر مکہ کی طرف روانہ ہو گئے تھے - رسول کریم نے ایک دفعہ فرمایا - سابقہ امتوں کا بدبخت ترین شخص قدار بن سالف تھا [illegible] بدبخت ترین وہ ہو گا - جو حضرت علی کے سر پر تلوار مار کر ان کو [illegible] حضرت علی کے قاتل عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خارجی کو بھی کہ جنگ [illegible] قطام نے جس کا باپ اور بھائی معرکہ نہروان میں حضرت علی کے ہاتھ [illegible] حضرت کے قتل پر اکسایا تھا - اور اس ظالم نے [illegible] تلوار کے زخم سے نہیں - بلکہ دراصل اس زہر کی [illegible]

... سورۃ الشمس کی ...
... جائے ... الشمس ...
... سے وقت ...
... اور ...

تفسیر سورۃ اللیل

کہیں نازل ہوئی ...
اور تین ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ واللیل اذا یغشی ...

ترجمہ ۔ قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے اور دن کی جب روشن ہو
اور اس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا ۔ بیشک تمہاری ...
سو جس نے دیا اور پرہیزگاری ... عطا کی ...
خیر کو آسان کر دیں گے ۔ اور جس نے بخل کیا اور ...
جھوٹ جانا ۔ اس پر ہم اعمال بد کو آسان کر دیں گے ۔ اور ...
آئے گا ۔ جبکہ وہ دوزخ کے گڑھے میں گر یگا ۔ بیشک ہمارا ...
ہمارا ہی ہے وہ جہان اور یہ جہان ۔ تو لوگوں میں ...
بھڑک رہی ہے ۔ اس میں صرف وہی داخل ہوگا ...
دین کو جھٹلایا اور اس سے منہ موڑا اور وہ ...
اپنا مال دیتا ہے ۔ تاکہ پاک دل ہو جائے ...
دیا جائے ۔ لیکن وہ دیتا ہے اپنے اس ...
بڑا ہے ۔ اور بیشک وہ آگے چل کر راضی ہوگا ...

تفسیر ۔ اس سورت میں بھی ...
ہے ۔ کہ انسانوں کی سعی و کوشش کا ...
ہوگا ۔ جو بھی متقی اور ...
جائیں گی ۔ اور وہ ...
... ہیں ۔ لیکن ...
حضرت ابو بکر صدیق ...

[illegible] ہیں ۔ دوسری آیت امیہ کے حسب حال ہے ۔ یہ
[illegible] ۔ بدروش ۔ مواشی ۔ شیر فروشی ۔ قافلہ [illegible]
[illegible] کاروبار جاری کر رکھے تھے ۔ اور ہر ایک کا انتظام ایک
[illegible] رکھا تھا ۔ اس طریقے سے اس نے بے حد دولت جمع کر لی ۔ مگر بے حد بخیل
[illegible] اگر کوئی غلام کسی محتاج کو کچھ دے بیٹھتا ۔ تو اسے کام سے برطرف کر دیتا ۔ ساتھ ہی
[illegible] رسول کریم کا جانی دشمن تھا ۔ حضرت بلال بھی اسی کے ایک معتمد غلام
[illegible] ایمان کی کیفیت معلوم ہوئی ۔ تو ناگفتنی مظالم شروع کر دیئے
[illegible] صدیق نے حضرت بلال کے کراہنے کی آواز امیہ کے گھر سے سنی
[illegible] اور امیہ کو سمجھایا ۔ اس نے کہا اتنا رحم آتا ہے ۔ تو اپنا فلاں معتبر
[illegible] جس نے اپنی پونجی بھی دس ہزار اشرفی کی جمع کر رکھی تھی ۔ مجھے دیدو ۔
[illegible] حضرت صدیق نے نہ صرف وہ غلام مع پونجی دیدیا ۔ بلکہ چالیس
اوقیہ چاندی اور ادا کر دی ۔ اور حضرت بلال کو سرور دو عالم کی خدمت میں لے جا کر
[illegible] آزاد فرما دیا ۔ امیہ ہنسا کہ کیسا احمق ہے ۔ حضرت صدیق نے فرمایا
[illegible] مانگتا ۔ تو وہ بھی دے کر اس خزینہ بے بہا کو لے لیتا ۔ تجھے بلال کے
[illegible] ہے ۔ حضرت بلال کی شان کا کچھ اندازہ اس سے ہو سکتا ہے ۔ کہ
[illegible] اپنے آگے معاینہ فرمایا تھا ۔ حضرت صدیق نے اسی
[illegible] غیرہ سات غلام اور لونڈیاں صرف ظالم منکرین قریش
[illegible] عوض آپ نے دو دو سیر سونا دیا تھا ۔ اپنے باقی ماندہ
[illegible] سے آپ نے چالیس ہزار درہم تیرہ سال میں مسلمانوں پر خرچ کئے ۔ ہجرت کے
[illegible] درہم باقی رہ گئے تھے ۔ جو سامان سفر ہجرت اور مدینہ کی مسجد
[illegible] پر صرف ہو گئے ۔ جب کپڑا تک نہ رہا ۔ تو کمبل کو اوڑھ کر
[illegible] فرمایا ۔ آج میں اپنے رب سے بے حد راضی ہوں ۔
[illegible] ہیں ۔ منجملہ ایک یہ ہے کہ
[illegible] کو پیدا نہیں کیا ۔ اور اس کی شفاعت [illegible]
[illegible] ہوگی ۔ یہ بھی حدیث ہے کہ سرور دو عالم

Marfat.com

ہے بالعموم [illegible]

[illegible]

مدینہ کے مال کو اس طرح سے [illegible]

تفسیر سورۃ الضحیٰ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ والضحیٰ [illegible]

ترجمہ۔ قسم ہے وقت چاشت کی اور رات کی جب [illegible]
تجھ کو چھوڑا ہے۔ اور نہ تجھ سے بیزار ہوا ہے [illegible]
بہتر ہے۔ اور بیشک تیرا پروردگار تجھ کو [illegible]
اس نے تجھکو یتیم نہیں پایا۔ پھر جگہ دی۔ [illegible]
دیا۔ اور تجھکو تنگدست پایا۔ پھر مال دار [illegible]
جو سائل ہو۔ اس کو نہ جھڑک۔ اور اپنے پروردگار کی نعمت [illegible]

تفسیر۔ دن چڑھنے اور رات پڑنے کی قسم [illegible]
کہ ہمیشہ کوئی چیز ایک ہی حالت پر نہیں رہتی [illegible]
ہمارے رسول پر کچھ عرصہ وحی کا نزول [illegible]
[illegible] ہے ہوئے اور اپنے پیغمبر [illegible]
ہے۔ اور نہ ہم تجھ سے ناخوش ہیں [illegible]
ہوئے پر قریش سے مدینے کے یہود کو [illegible]
دعوے کر رہا ہے۔ تم ان کا [illegible]
کوئی نشانی بتاؤ جس سے اس کا امتحان [illegible]
کہف کا قصہ اور روح کی کیفیت [illegible]
یہی سوال کیا [illegible]
لگے۔ اور یہ سہو بالکل [illegible]
ہو گئی۔ بہر کیف [illegible]
چالیس۔ اس [illegible]

Marfat.com

... کہتا ... قلی - محمد کو اس کے خدا نے
... گیا ہے - ابولہب کی دو بیویوں میں سے ایک نے خود
... آ کر کہا - ما اری شیطانک الا قد ودعک قلک
... تجھے چھوڑ گیا ہے - آنحضرت اور زیادہ غمگین
حضرت خدیجہ ... کے پاس گئے - اور یہ واردات سنائی - اتنے میں یہ سورت
نازل ہوئی ... اپنے رسول کو تسلی دلادی - اور فرمایا - کہ ہر آن
... سے بہتر ہوگا - اور تجھے ہم جلد وہ کچھ دیں گے - کہ تو خوش ہو
جائے گا ... توثیق و تسکین از راہ عطوفت اپنی پچھلی مہربانیاں بھی
... کہ اگرچہ ابھی شکم ... میں تھے - کہ باپ کا سایہ اٹھ گیا - پھر چار یا
... سال کے بھی نہ ہوئے تھے - کہ والدہ ماجدہ انتقال کر گئیں - ۸ سال کے ہوئے
... دادا فوت ہو گئے - مگر ہم نے تمہاری پرورش و تربیت کا بطریق احسن
انتظام کیا - جوان ہوئے پر تلاش حق کی لگن لگی - اور بیقرار رہنے لگے - تو ہم نے نہ صرف
... بھی دکھا دی - بلکہ اپنا پیغمبر بھی بنا دیا - پاس کچھ نہ تھا - مگر ہم نے تمہاری کوئی
... رہنے دی - دادا کے بعد چچا کفیل ہوئے - پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ
... بنا گئی - اور حضرت صدیق سے متمول رفیق جان نثار
... ان نعمتوں کو پیش نظر رکھ کر جان لو کہ مندرجہ بالا خدائی وعدے بھی بلا کم و
کاست پورے ہونگے - دنیا میں تمہارا بول بالا اور اسلام کا غلبہ ہوگا - اور بروز
... تمہاری شفاعت کو قبول کر کے تم کو خوش کرینگے - آخرت
... بھی بہتر ہوگی - روایت ہے کہ جب آیت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ نازل
ہوئی ... رحمت مجسم نے صحابہ سے فرمایا - میں ہرگز راضی نہ ہوں گا - جب تک حق
... اپنی امت کا ایک ایک فرد جنت میں داخل نہ کرا لوں گا - پس ان
... الطاف ... کے شکرانہ میں اے پیغمبر تم بھی یتیموں اور سائلوں
... کرو ...

... میں نازل ہوئی - اسمیں ۸ آیات - اٹھائیس
الم نشرح ... ایک سو تین حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الم نشرح لک صدرک [illegible]

تفسیر ۔ یعنی کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا [illegible]

جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی ۔ سو بے شک [illegible]

سختی کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے [illegible]

تو جب تو فارغ ہو ۔ تو محنت کر اور اپنے پروردگار کی طرف [illegible]

تفسیر ۔ سورۃ الضحیٰ میں حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے محبوب [illegible]

دلائیں ۔ جو ظاہری حیثیت رکھتی تھیں ۔ اس سورت میں [illegible]

یاد دلایا ۔ اسی ربط کی وجہ سے بعض فرقے دونوں سورتوں [illegible]

لا کر پڑھتے ہیں ۔ مگر یہ انکی غلطی ہے ۔ حضرت [illegible]

الم نشرح لک صدرک اور مقبول نہ ہونا کیونکہ یہ نعمت [illegible]

ترین بندہ خاتم النبیین کے مخصوص فرمائی تھی [illegible]

چار دفعہ پہلے شکم مادر میں پھر بقول بعض [illegible]

جنگل میں اپنی دایہ حلیمہ کی بکریاں چرا رہے تھے [illegible]

مع خدیجۃ الکبریٰ بماہ رمضان ایک غار میں [illegible]

مرتبہ معراج کی رات کو آپ کا سینہ حضرت جبرائیل [illegible]

مبارک کو صاف کیا ۔ اور [illegible]

اس سینے کا نشان صدر مبارک پر [illegible]

آتی تھی جبکہ [illegible]

سجنغی گئی جسکی نظیر کسی فرد بشر میں نہیں [illegible]

کل مخلوق عالم کے لیے عین رحمت و شفقت کا جوش [illegible]

میں موجزن رہتا تھا [illegible]

اور ہر پیغمبر صرف اپنی اپنی قوم کے لیے [illegible]

جناب سرور دو عالم کافۃ الناس [illegible]

پیغام رسالت [illegible]

تھا کہ فرزند [illegible]

امتحان سخت تھا۔ مگر تو پورا اُترا۔ ہم بھی خوش ہو [illegible]
بھیجتے ہیں سا ہے ذبح کر دے۔ اسی وقت پہاڑ پر سے ایک [illegible]
لیکر آئے۔ اور ذبیح کی جگہ وہ ذبح ہوا۔ یہی سنت ابراہیمی [illegible]
۔ اس واقعہ کے بعض متعلقات ہم بیان حج میں بقایا بیان کر چکے ہیں [illegible]
چھوڑ دیا ہے۔ کہ بے فائدہ طول کلام نہ ہو۔

اس بارہ میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے۔ کہ ابراہیم علیہ السلام [illegible]
تہا جسکے گلے پر راہ خدا میں آپ نے چھری چلائی تھی۔ بعض اہل کتاب [illegible]
کہتے ہیں۔ کہ وہ اسحق علیہ السلام تھے۔ چنانچہ حضرت عمر و علی و ابن [illegible]
وکعب ابن احبار و سعید بن جبیر و قتادہ و مسروق۔ عکرمہ و عطا [illegible]
و سدی وغیرہ اسی کے قائل ہیں۔ البتہ ابن عباس کی روایات اس باب میں [illegible]
جو اس مسلک کے قائل ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ واقعہ شام میں پیش آیا [illegible]
ابن جبیر کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ خواب تو شام میں [illegible]
لیکن واقعہ مکہ میں پیش آیا۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو مکہ [illegible]
اور عبد اللہ بن سلام و حسن و سعید المسیب اور شعبی و مجاہد [illegible]
و کلبی وغیرہ کہتے ہیں۔ کہ ذبیح اللہ اسمعیل تھے۔ اور عطا ابن رباح اور [illegible]
ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ ذبیح و مفدی اسمعیل علیہ السلام [illegible]
قائل ہیں۔ وہ اسکی صحت پر یوں استدلال کرتے ہیں۔ کہ ذبح کا حکم [illegible]
ہوا تھا جسکی بشارت دیگئی تہی۔ اور بشارت اولاد ابراہیم [illegible]
اسحاق علیہ السلام بھی کی دیگئی تہی۔ جیساکہ سورہ ہود [illegible]
سورہ زیر تفسیر میں ارشاد ہوا ہے۔ وبشرناہ باسحق نبیا [illegible]
ثابت ہوتا ہے غلام حلیم سے یہی جسکا ذکر [illegible] آیات میں [illegible]
مراد ہیں۔ جن کا ذکر آخر آیات میں بھی موجود ہے
میں یوسف علیہ السلام کو جو خط لکھا [illegible]
جو مسلک ثانی کے قائل ہیں۔ وہ کہتے [illegible]
بشارت قصہ ذبح کے [illegible]

Marfat.com

[illegible] کی بات تھی ۔ دوم کامیابی کی خوشیدلی پیدا کی گئی ۔ [illegible] تنگی کے مقابل [illegible]
[illegible] حضرت حاصل ہوئی ۔ ان مع العسر یسرا کے دو طرح سے معنے
[illegible] تنگی کے بعد فراخی و آسانی ہے ۔ دوم یہ کہ تنگی کی کیفیت آسانی
[illegible] مشتمل ہوتی ہے یعنی بالفاظ دیگر ہر تنگی میں ساتھ ہی آسانی بھی ہوتی
ہے ۔ مثلاً بے اولاد کو بچوں کی باتیں [illegible] کے مقابل تکلیف ہوتی ہے ۔ لیکن
[illegible] کی باتیں [illegible] سے آسودہ خاطر بھی ہوتا ہے ۔ اسے نہ چور ڈاکو کا
[illegible] کی فکر ۔ نہ کسی تاوان کا خدشہ ۔ آخر میں اپنے رسول کو فرمایا
[illegible] بہا ہی ہے ۔ کہ اپنے پروردگار کی یاد میں رہ کر اس سے محبت کرتے
[illegible]

[illegible] وقت اس سورت کو سترہ مرتبہ پڑھ کر چھاتی پر دم کرنے سے انسان شیطانی
[illegible] سے محفوظ ہو جاتا ہے ۔ اور تدبیر معاملات میں غلطی نہیں کھاتا ۔

تفسیر سورۃ التین

مکہ میں نازل ہوئی ۔ اسمیں آٹھ آیات چونتیس کلمات اور ڈیڑھ سو حروف ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ والتین ______ باحکم الحاکمین

ترجمہ ۔ قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی ۔ اور طور سینین کی ۔ اور اس امن والے شہر کی
تحقیق ہم نے انسان کو عمدہ سے عمدہ صورت پر پیدا کیا ۔ پھر ہم نے اس کو سب
نیچوں سے نیچے کر دیا ۔ لیکن جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیئے ۔ ان کے لئے
بے نہایت اجر ہے ۔ تو اے آدمی اس کے بعد ایسی کیا چیز ہے ۔ جو تجھکو جزا و سزا کے
جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے ۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے ۔

تفسیر ۔ تین عربی میں انجیر کو کہتے ہیں ۔ جو فائدہ بخشی اور خوبیوں میں دوسرے پھلوں
[illegible] افضل ہے ۔ جیسے انسانی جسم باقی مخلوق کے اجسام سے ۔ انجیر بواسیر
[illegible] فالج [illegible] بناتا ہے ۔ عام فائدہ بخشی کے لحاظ سے زیتون
[illegible] غذا کے طور پر اس کا مغز اور تیل عام استعمال ہوتا ہے ۔ اہل
[illegible] ہے ۔ طور سینین ایسا پہاڑ جو باشجر ہو خشک
[illegible] ہے جہاں حضرت موسیٰ کو مرتبہ کلیمی حاصل ہوا ۔ بعض مفسر

زیتون سے اصحاب کہف کی مسجد مراد لیتے ہیں۔ [illegible]
اور زیتون سے [illegible] بیت المقدس کی مسجد مراد [illegible]
کوہ یا طور سینا مراد لیتے ہیں۔ جو بیت المقدس [illegible]
اور روایت ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ [illegible] آسمان پر [illegible]
مراد مکہ معظمہ ہے۔

ان چاروں چیزوں کی جن کی منفعت و عظمت سے اہل عرب [illegible]
کھا کر یعنی اپنے انعامات کی طرف توجہ دلا کر الیس اللہ باحکم الحاکمین [illegible]
انسان کو کیسا بیٹھا ڈھانچہ سمجھتا ہے۔ اور کوئی مخلوق استوارہ میں اس کی [illegible]
ملتی۔ لیکن انسان اپنی بدیوں سے حیوانوں کے درجہ سے بھی نیچے گر جاتا ہے
مگر نیکوکار اور ایماندار نہ صرف اس تنزل سے ہی محفوظ رہتے ہیں بلکہ [illegible]
اکرام بھی پاتے ہیں۔ ایسے بدیہی مشاہدات کے بعد بھی اگر کوئی ایمان نہیں لاتا [illegible]
وہ یاد رکھے کہ احکم الحاکمین کی گرفت سے نہیں بچ سکیگا۔
رسول کریم عشا کی نماز میں اس سورت کو اکثر پڑھا کرتے تھے۔

تفسیر سورۂ علق

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں انیس آیات [illegible] کلمات [illegible] ایک سو اسی حروف ہیں۔ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اقرا باسم ربک [illegible]

ترجمہ۔ پڑھ اپنے پروردگار کا نام لے کر جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو [illegible]
خون سے۔ پڑھ اور تیرا پروردگار بڑا اکرم ہے جس نے قلم سے [illegible]
انسان کو وہ کچھ سکھلایا۔ جو وہ نہیں جانتا تھا۔ البتہ انسان سرکشی کرتا ہے
کہ وہ اپنے آپ کو مالدار دیکھتا ہے۔ بیشک تیرے پروردگار کی طرف [illegible]
اے نبی بھلا تو نے اس کو بھی دیکھا۔ جو منع کرتا ہے ایک بندہ کو [illegible]
ہے۔ بھلا دیکھ تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ یا اوروں کو [illegible]
اگر اس نے جھٹلایا۔ اور منہ موڑا [illegible] کیا اس نے یہ نہ جانا
کہ اگر وہ باز نہ آیا۔ تو ہم ضرور اس کی پیشانی کے بال [illegible]
جھوٹی گنہگار ہے۔ [illegible]

... کہنا مان اور سجدہ کر اور خدا کے نزدیک ہو۔

... سب سے اول اسی سورت کی پہلی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔ آنحضرت غار ... میں ... تھے۔ کہ حضرت جبرائیل نازل ہوئے۔ اور کہا اقراء یعنی پڑھ۔ آنحضرت ... میں خواندہ نہیں ہوں۔ حضرت جبرئیل نے آپ سے بزور معانقہ کرکے پھر یہی کہا۔ اور یہی جواب ملا۔ تو دوبارہ معانقہ کیا۔ اور تیسری مرتبہ پڑھنے کو کہکر یہ پانچ آیات تلاوت کرائیں۔ ان آیات کے بعد سورۂ فاتحہ نازل ہوئی۔ اور پھر سورۂ مدثر۔ یہ وحی کا پہلا نزول تھا۔ اس سورت کی باقی آیات بعد میں نازل ہوئیں انمیں کفار مکہ کی ظلم شعاریوں کا ذکر کرکے انکو ان کے انجام بد کی خبر دینے سے تہدید کیگئی ہے

بعض مفسر کہتے ہیں۔ انسان سے مراد ابوجہل ہے۔ جو حضرت سرور دو عالم کو بہت دکھ دیا کرتا تھا۔ حتی کہ ایک دفعہ آنحضرت نماز پڑھ رہے تھے۔ تو اس نابکار نے اونٹ کی اوجھری انکی پیٹھ پر رکھدی۔ عبد سے مراد یہاں رسول کریم ہیں۔ ابوجہل وعید ربانی کے مطابق جنگ بدر میں کیفر کردار کو پہنچا۔ حضرت ابن مسعود نے اسے قتل کرکے اس کی لاش کو پیشانی کے بل گھسیٹتے ہوئے دوسرے کفار کی لاشوں پر جا پھینکا ابوجہل رسول کریم کو کہا کرتا تھا۔ کہ تو مجھے کیا ڈراتا ہے۔ میں چاہوں تو اس میدان کو سوار و پیادہ فوجوں سے بھر دوں۔ لیکن اس کی کیا ضرورت ہے۔ تیرے ہمراہیوں اور تیرے لئے تو وہی لوگ جو صبح شام میرے دربار اور مجلس میں حاضر رہتے ہیں۔ کفایت کرتے ہیں۔ فلیدع نادیہ میں جا بجا اسکے وہ پکارے اپنے اہل مجلس ہیں اللہ العالمین اسی رسمی ڈینگ کی طرف اشارہ فرماکر کہتا ہے سندع الزبانیہ۔ کہ اس کے اہل مجلس تو کیا خاک آئیں گے۔ البتہ ہم جلد قید خانہ کے پیادوں یعنی دوزخ کے فرشتوں کو بلائینگے کہ قتل کے بعد اس مردود کو دوزخ میں گھسیٹ لے جائیں۔ بالآخر اپنے رسول کو حوصلہ دلایا کہ اس بدبخت کی کوئی بات نہ مانو اور اس سے بالکل نہ ڈرو۔ اور نماز و سجدہ میں مشغول رہ کر قرب الہی حاصل کرتے رہو۔

اس سورت میں علم و تحریر کی فضیلت ظاہر فرماکر اپنی شان میں لفظ اکرم استعمال فرمانے سے ... کہ علم کی نعمت باقی سب نعمتوں سے افضل ہے۔ پھر موذیوں اور ... کی مذمت کی ہے۔ جو انکو اور سرکش بناتا ہے۔

تفسیر سورۃ القدر

[illegible] پانچ آیات [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر [illegible]

ترجمہ ۔ بیشک ہم نے یہ قرآن [illegible]

کیا ہے ۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے ۔ فرشتے [illegible]

کے حکم سے ہر کام کے سر انجام کے لئے اترتے ہیں ۔ [illegible]

تفسیر ۔ اس سورت میں شب قدر کے فضائل مذکور ہیں [illegible]

ہیں ۔ کہ اگلی امتوں میں دراز ہی عمر کے باعث کئی بندگی [illegible]

سکے ۔ صحابہ نے عرض کیا ۔ اب ہمیں ساٹھ ستر سال کی [illegible]

گذری کچھ کہولت میں ۔ بقیہ عمر میں راتیں چند سے زیادہ نہیں [illegible]

سلف کے درجہ کو کیسے پہنچینگے ۔ اسپر یہ سورت نازل ہوئی [illegible]

ایسی بھی مقدر کر رکھی ہے ۔ کہ صرف اس شب کی تلاوت نیک [illegible]

سے بھی افضل ہوگی ۔ اکثر کا اتفاق ہے ۔ کہ یہ رات ماہ رمضان کے آخری عشرہ کی

کسی طاق رات کو ہوتی ہے ۔ زیادہ رجحان ۲۷ ویں کی شب کی طرف ہے [illegible]

تفسیر سورۃ البینہ

[illegible] نہیں اتری ۔ اسمیں آٹھ آیات [illegible]

[illegible] چھیانوے حروف ہیں [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ لم یکن الذین [illegible]

ترجمہ ۔ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر ہیں [illegible]

باز آنے والے نہ تھے ۔ کہ انکے پاس کوئی کھلی دلیل [illegible]

ایک پیغمبر آئے ۔ جو پاک اوراق پڑھ کر سنائے [illegible]

ہوں ۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے [illegible]

اس کے بعد کہ انکے پاس کھلی دلیل آ گئی ۔ [illegible]

تھا کہ وہ اللہ کی عبادت [illegible]

کے طریق پر ہو ۔ اور [illegible]

کچھ شک نہیں کہ اہل کتاب [illegible]

Marfat.com

... ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ یہ لوگ وہ ہیں۔ کہ یہی ساری ... بہتر ہیں۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے۔ یہ ... ساری خلقت میں اچھے ہیں۔ ان کا بدلہ انکے پروردگار کے ہاں ... باغ ہیں جن کے درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ہمیشہ ان ہی ... میں رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی۔ اور وہ اس سے راضی۔ یہ بدلہ اس کے ... ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرا۔

... بینہ لغت میں ظاہر و روشن چیز کو کہتے ہیں۔ اللہ العالمین مشرکین اور منکرین ... کتب کو فرماتا ہے۔ کہ تم رسول کو دیکھو۔ کیا اس کا وجود اس کی گذشتہ عمر اس ... احوال کے واسطے روز روشن کی طرح ثابت نہیں ہو رہا۔ کہ وہ رسول برحق ... ہے۔ تم جانتے ہو۔ کہ وہ محض امی ہے۔ لیکن وہ مقدس صحیفوں اور انکے مشکل ترین علموں کی باریکیاں موجود ظاہر کرتا ہے۔ اور ایسے فصیح و بلیغ طریقہ سے جو سجاے خود ... سے کم نہیں۔ پھر اس میں فضیلت شیخی و تکبر کا نام و نشان تک نہیں۔ نہ آج تک ... کی ایسی بات کا مرتکب ہوا ہے۔ جو عقل و مروت اور شرم و حیا اور اخلاق کے خلاف ہو ... کسی امی کو بجز تائید ربانی یہ اعلےٰ منزلت اور تربیت حاصل ہو سکتی ہے۔

... یہودی اپنی کتابوں میں رسول آخر الزمان کی آمد کی بشارتیں پڑھکر آپ کے انتظار ... آکر آباد ہو گئے۔ مگر جب آپ مبعوث ہوئے۔ تو بالکل منکر ہو گئے۔ الا ما ... مثلاً ابی بن کعب جنکو حسب ہدایت حضرت جبرائیل رسول کریم نے یہ سورت ... ہونے پر بطور خاص پڑھکر سنائی۔ اور حضرت ابی بن کعب اس توجہ ربانی کے ... میں زار زار رونے لگے۔ یہ حجت قائم کر کے منکروں کے عذاب اور مومنوں کے ... اکرام کی خبر دیگئی ہے۔ اس سورت کو سورت المنفکین۔ سورۃ القیامتہ ... سورۃ البریہ بھی کہتے ہیں۔

سورۃ الزلزال مدینہ میں نازل ہوئی۔ اور بقول بعض مکہ میں۔ اسمیں ... آٹھ آیات ترپن کلمات اور ایک سو انچاس حروف ہیں۔

... الرحمٰن الرحیم اذا زلزلت الارض ... شرا یرہ

... زمین اپنے زلزلے سے ہلائی جائے۔ اور زمین اپنے بوجھ نکال

ڈالے ۔ اور انسان کہے کہ اس کو کیا ہوا ہے ۔ اس ...
اس لئے کہ تیرے پروردگار نے اسکو حکم ...
میں آئیں گے ۔ تاکہ انکو انکے اعمال کا عوض ...
کی ہوگی ۔ وہ اس کو دیکھ لے گا ۔ اور جس نے ...
دیکھ لے گا ۔

تفسیر ۔ یہ سورت منکران قیامت کے جواب میں ... پوچھتے ...
کب ہوگی ۔ نازل ہوئی ۔ جب یہ نازل ہوئی اسوقت ... رات گذر چکی تھی ...
نے صبح ہونے کا انتظار نہ فرمایا اسی وقت حرم ... باہر تشریف لا ...
لوگوں کو سکھائی ۔ صحیح حدیث ہے ۔ کہ یہ سورت چوتھائی قرآن کے برابر ہے ...
سورت کی آخری آیت خلاصہ ہے تمام قرآن کا اور جامع ہے ...
کی ۔ انتقالہ ۔ خزینے اور عرصے ۔ یہ ماجرا قیامت سے کچھ پہلے پیش آئے گا ...

تفسیر سورۃ العادیات
مکہ میں نازل ہوئی ۔ اس میں گیارہ آیات ... ایک سو تریسٹھ حروف ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ والعٰدیٰت ضبحاً ...

ترجمہ ۔ قسم ہے تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی جو ہانپنے لگتے ہیں ...
اپنے پاؤں مار کر آگ نکالتے ہیں ۔ پھر انکی جو صبح ہوتے ہی ...
اسوقت غبار اڑاتے ہیں ۔ پھر اسوقت دشمن کی فوج میں گھس ...
انسان اپنے پروردگار کا ناشکرا ہے ۔ اور کچھ شک نہیں کہ وہ ...
اور بیشک وہ مال کی محبت پر بڑا پکا ہے ۔ تو کیا وہ نہیں جانتا کہ ...
اٹھائے جائیں گے ۔ جو قبروں میں مدفون ہیں ۔ اور وہ باتیں ظاہر کی ...
دلوں میں ہیں ۔ بیشک ان کا پروردگار ... سے ... خبردار ہوگا ۔

تفسیر ۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ ...
اور دشمنوں کے لشکر ... پامال ...
مکہ میں بحالت بیکسی ...
طاقت وجمعیت ...

[illegible] نافع و غالب ہو گئے۔ بعد ازاں نیکوکاری کی ترغیب اور
[illegible] بدکاری کی مذمت فرمائی ہے۔

سورۃ القارعۃ مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں آٹھ آیات چھتیس کلمات
اور [illegible] سو حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ القارعۃ ———— نارٌ حامیۃ

کھڑکھڑانے والی کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی۔ اور تو کیا جانے کیا ہے وہ
کھڑکھڑانے والی۔ جس دن آدمی بکھرے ہوئے پتنگوں کی مانند ہونگے۔ اور پہاڑ
دھنی ہوئی رنگین اون کی مانند ہونگے۔ تو جس کی نیکیوں کے پلڑے بھاری ہونگے
وہ [illegible] زندگی میں ہوگا۔ اور جس کی نیکیوں کے پلڑے ہلکے ہونگے۔ تو اس کا ٹھکانا
ہاویہ ہے۔ اور تو کیا سمجھا کہ وہ ہاویہ کیا ہے گرم آگ ہے۔

تفسیر۔ اس سورت میں قیامت کے حوادث عظیمہ کا بیان ہے۔ اور نیک و بد کی جزا
[illegible] تاکہ انسان عبرت پذیر ہو۔

سورۃ التکاثر مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں آٹھ آیات۔ اٹھائیس کلمے
اور ایک سو بیس حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الہٰکم التکاثر ———— عن النعیم

لوگو کثرت مال کی حرص نے تم کو یاد الٰہی سے غفلت میں رکھا۔ یہاں تک
کہ قبروں میں جا پہنچے۔ کوئی نہیں عنقریب تم جان لوگے۔ پھر کوئی نہیں عنقریب
جان لوگے۔ کوئی نہیں۔ اگر تم یقین کا جاننا جانتے۔ تم ضرور دوزخ کو دیکھوگے۔
پھر اسکو یقین کی آنکھ سے دیکھوگے۔ پھر اسدن تم سے نعمت کی بابت پوچھا
جائیگا۔

شان نزول یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ قریش کے دو قبائل اعظم بنو عبد مناف اور
بنو سہم [illegible] میں فخر و تفاخر کی باتیں آپس میں شروع ہوگئیں۔ اور دولت و ثروت
[illegible] کی تعداد اور آبادی کی مقدار کے لحاظ سے ایک دوسرے
[illegible] بنو عبد مناف والے بڑھ گئے
[illegible] جنگوں میں مارے گئے ہیں۔ مردوں کو

بھی شمار کرو - چنانچہ ... [illegible]
گئے - بنو عبد مناف رسول کریم ... [illegible]
عام طور پر اس سورت میں ہدایت ... [illegible]
احفاد اور جاہ و مرتبت کی زیادتی ... [illegible]
متنبہ کرکے بتایا گیا ہے کہ آخر ... [illegible]
اسوقت تم کو پورا پورا علم ہو جائے گا - ... [illegible]
بچشم یقین دوزخ کو دیکھو گے ... [illegible]
سوال ہو گا - اس سورت کے نزول کے ... [illegible]
کہ مجھے نعمت ہی کونسی ملی ہے - کہ مجھ سے اس کی بابت سوال ہو گا ... [illegible]
کے متعلق جو تم پہنے ہو - اور اس ... [illegible]
کے متعلق جس کے تلے تم آرام کرتے ہو ... [illegible]

تفسیر سورۃ العصر

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی ... [illegible] کلمات اور ... حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم - والعصر ... [illegible]
قسم ہے عصر کے وقت کی - بیشک انسان ... [illegible]
لائے - اور انہوں نے نیک کام کئے ... [illegible]
اور نیز ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے ... [illegible]
تفسیر - سورۃ بلد میں جس کلدہ بن اسید کا ذکر ... [illegible]
ابوبکر صدیق کا دوست تھا - حضرت صدیق کے ایمان ... [illegible]
ان سے کہا - تم تو ہمیشہ عقلمندی میں مشہور رہے ہو - اب کیا ... [illegible]
کا بیج کرلیا - حضرت صدیق ... [illegible]
لاتے - اور بت پرستی کی ذلت ... [illegible]
رہتا - سورۃ العصر ... [illegible]
عصر دن کے آخری حصہ ... [illegible]
نفع نقصان کا حساب ... [illegible]

[illegible] ہوگیا - اور جو لوگ ان پر ایمان لائے اور احکام شریعت
[illegible] والا نفع کما لیا - اور جو اہل خسارہ ہے [illegible] عذاب
[illegible] انسان کا ٹوٹے میں ہونا بدیہی ہے - ہر انسان معین عمر
[illegible] سے لے کر جس قدر وقت اس پر گزرتا ہے - دراصل اس کی
[illegible] کاموں میں پڑ گیا - اس نے خسارہ پر خسارہ اٹھایا
[illegible] قرآن کے معنی میں تاکیدی حکم کے ہیں - عام عرف میں اسے کہتے ہیں جس پر
[illegible] عمل ہوتا ہے - چنانچہ عرف قرآنی میں اس کی طرف بھی ایک لطیف اشارہ بدیں
[illegible] ہے کہ احکام خداوندی کی تعمیل کی توفیق نفس کے فنا ہو جانے کے بعد ہی حاصل
[illegible] ہے

تفسیر سورۃ الھمزہ

مکہ میں نازل ہوئی - اسمیں نو آیات ہیں - تینتیس کلمات - ایک سو چھیانوے حروف -

[illegible] الرحمن الرحیم - ویل لکل ھمزۃ لمزۃ ———— عمدۃ [illegible]
[illegible] - خرابی ہے ہر عیب نکالنے والے غیبت کرنے والے کی - جس نے مال جمع کیا
[illegible] گن گن کر رکھا - خیال کرتا ہے - کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا - ہرگز
[illegible] وہ ضرور حطمہ والی میں پھینکا جائے گا - اور تو کیا جانے کیا ہے وہ
[illegible] والی - اللہ کی آگ ہے جو بھڑکائی ہوئی ہے - جو دلوں پر چھا جاتی ہے
[illegible] وہ آگ ان پر ور بند ہے - لمبے لمبے ستونوں کی شکل میں ہے -

[illegible] سورت میں چغلخوری عیب گوئی اور حرص و بخل وغیرہ کی بدی اور ان کا اخروی
[illegible] میں بیان کیا گیا ہے - شان نزول یہ ہے - کہ کفار مکہ میں سے تین
[illegible] ہاشمی - ولید بن مغیرہ مخزومی اور اخنس بن شریق ثقفی ہر صحبت
[illegible] کی بدگوئی کیا کرتے تھے - اور اخنس تو حضور سرور عالم
[illegible] کیا کرتا تھا - ھمزہ اور لمزہ ہم معنی و مرادف ہیں - مگر
[illegible] پیٹھ پیچھے [illegible] کرنے والے کو کہتے ہیں -
[illegible] اور لمزہ وہ ہے - جو

Marfat.com

التفسیر سورة الفیل [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الم تر [illegible]

ترجمہ ۔ اے نبی کیا تو نے نہیں [illegible]

ساتھ کیا سلوک کیا ۔ کیا اس نے [illegible]

پرندے بھیجے ۔ جو ان پر کنکر کے پتھر [illegible]

جیسے جانوروں نے کھائی ہوئی [illegible]

تفسیر ۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ [illegible]

اور احسان عظیم کا ایک تازہ حسین واقعہ یاد دلا کر عبرت دلاتا [illegible]

باوجود کی بیشمار برکتوں میں سے جو دنیا [illegible]

ایک برکت کی طرف توجہ دلا کر انکو اتباع رسول [illegible]

یمن کچھ عرصہ حبش والوں کے بھی ماتحت [illegible]

بادشاہ حبش نجاشی کی طرف سے ابرہہ نام ایک [illegible]

کہ لوگ ہر سال نذر و نیاز لے کر مکہ جاتے [illegible]

وزرا کار گرجہ بنام قلیس تعمیر کرایا ۔ جہاں [illegible]

اور ارد گرد کے مسافر جانے [illegible]

طواف کیا کریں ۔ مکہ کو نہ جائے [illegible]

بنی کنانہ کا ایک شخص یمن میں پہنچا [illegible]

بعد رات کے وقت اسمیں جا بجا [illegible]

ہوگا ۔ اور تحقیقات سے حقیقت [illegible]

ایک قافلہ گرجہ کے متصل [illegible]

اور بانڈ جلنے کے [illegible]

اور اسے جلا کر بھسم کر [illegible]

پر اس نقصان کے [illegible]

خانہ کعبہ کو توڑنے [illegible]

Marfat.com

[illegible] تقوا قولی

[illegible] القرآن

[illegible] اردو مع عربی تفسیر قرآن حمید

جلد هفتم

[illegible] الزمر - المومن حٰم السجده - الشوریٰ - الزخرف

[illegible] الاحقاف محمد - الفتح - الحجرات کی مفصل تفسیر بیان کی گئی ہے

مؤلفہ و مرتبہ

[illegible] مالک و اڈیٹر اخبار وطن لاہور

[illegible]

Marfat.com

پر یہ امر قابل غور ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جن طرح اسحٰق علیہ السلام ہی کی پیدائش کی بابت اللہ تعالیٰ نے کسی اور کی نسبت بشارت نہیں دی۔ اور اسی لئے غلام علیم سے بھی جو بشارت میں آیا ہے وہی اسحٰق علیہ السلام مراد ہیں جن کا ذکر آخر آیات میں ہے
بشارت کے غلام حلیم سے مراد اسمٰعیل علیہ السلام ہیں نہ اسحٰق علیہ السلام۔ کیونکہ ابراہیم نے ہجرت کے بعد زمانۂ تنہائی میں انس و موانست کے لئے ایک فرزند صالح کیلئے دعا کی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں غلام حلیم کی بشارت دی۔ اور اسمٰعیل پیدا ہوئے۔ انہیں کی پیدائش کے ذکر کے ساتھ چونکہ قصہ ذبح بیان ہوا ہے۔ اس لئے ذبیح بھی وہی ہونے چاہئیں نہ کہ اسحٰق علیہ السلام۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیل علیہ السلام کی خاص صفات صبر و صداقت بیان کی ہیں۔ اور یہ انہیں سے واقعہ ذبح میں بوجہ اتم ظاہر ہوئیں۔ اسحاق علیہ السلام کے متعلق ان صفات خاص کا کہیں اس طرح ذکر نہیں آیا جیسا کہ اسمٰعیل علیہ السلام کے نام کے ساتھ رہا یعقوب علیہ السلام کا اپنے تئیں ابن ذبیح لکھنا۔ سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے بھی تو آپکو ابن ذبیح کہا ہے۔ جیسے تم کہتے ہو کہ چچا کی طرف نسبت کر دی ہے اور یہ جائز ہے ویسے ہی ہم یعقوب علیہ السلام کے بارہ میں بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ واقعہ کا مکہ میں پیش آنا۔ اور اسکے آثار و یادگاروں کا یہاں ہونا۔ اور مدتوں تک فدیہ کے مینڈھے کے سینگوں کا کعبہ میں معلق رہنا۔ یہ تمام باتیں اسی پر دلالت کرتی ہیں۔ کہ یہ واقعہ مکہ ہی میں پیش آیا اور اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا۔ میں کہتا ہوں کہ اسلاف کے اختلاف کو تو اسلاف پر چھوڑیں بر وجہ دلیل مسلک ثانی قوی ہے۔ اسی لئے جمہور اہل اسلام کا مدتوں سے یہی مسلک چلا آتا ہے۔ لیکن اگر اسلاف میں سے اہل مسلک ثانی کی عظمت و منزلت پر نظر کی جائے تو مسلک اوّل کو ناقابل التسلیم کہنے کی بھی جرأت نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ انتساب ان حضرات کی طرف صحیح و درست ہو۔ لیکن اس وقت چونکہ دلائل ہی موقوف علیہ ہیں۔ نہ انتساب محض اس لئے قول ثانی ہی اختیار کرنا پڑتا ہے۔ واللہ اعلم بالصدق و الصواب و الیہ المرجع و المآب

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ
الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

[illegible] میں بھٹک [illegible] مگر وہ اندر نہ آیا ۔ مکہ کے
[illegible] سب اہل [illegible] ابو طالب اور عباس [illegible] پہاڑ [illegible]
[illegible] دادا عبد المطلب اکیلا حرم میں رہ گئے ۔ ابرہہ ابھی
[illegible] پہنچا تھا ۔ کہ ناگہاں جدہ
[illegible] اور کنکریاں پھینکنی شروع کیں
[illegible] ۔ اس سے تمام لشکر ہاتھیوں سمیت فنا ہو گیا
[illegible] کا وہیں پڑا رہ گیا ۔ جسے اہل مکہ نے لوٹ لیا ۔ یہ واقعہ
[illegible] ولادت باسعادت سے پچپن یوم پہلے گذرا ۔ کئی لوگوں نے یہ کنکریاں
[illegible] بعض صحابہ نے بھی وہ دیکھیں ۔

سورۃ قریش [illegible] مکہ میں نازل ہوئی ۔ اس میں چار آیات سترہ کلمات اور [illegible]
[illegible] حروف ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ لایلف قریش ________ من خوف

[illegible] قریش کی الفت دلانے کے لئے یعنی انکو جاڑے اور گرمی کے سفر کی الفت
[illegible] تو ان کو بھی چاہیے کہ اس گھر کے پروردگار کی عبادت کریں ۔ جس نے
[illegible] کھلایا ۔ اور خوف سے انہیں امن بخشا ۔

[illegible] رب العالمین نے قریش کو جو نہ صرف مکہ کے سرگردہ بلکہ بیت اللہ کے
[illegible] ہونے کی وجہ سے تمام اہل عرب کے پیر اور مقتدا تھے ۔ اپنے احسانات کی طرف
[illegible] سمجھایا ہے کہ تم میں سے آخری رسول کو مبعوث کرنا بھی دراصل تم پر
احسان [illegible] ہو کہ الٹے بدکتے ہو ۔ حالانکہ کچھ بھی سمجھ سے کام
[illegible] کہ تم پر پہلے اسقدر مہربانیاں فرما چکا اور اب بھی فرما
[illegible] کیوں اس کی ایک مہربانی تصور نہیں کرتے ۔

[illegible] اس کا جد امجد نضر بن کنانہ ہے ۔ رسول
[illegible] محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن
[illegible] بن فہر بن مالک بن نضر بن
[illegible] جانوروں کو پکڑ کر

کھا جاتا ہے۔ اور [illegible]
ہو گئی تھی۔ [illegible]
بلاغت۔ شجاعت۔ تجارت [illegible]
اور کعبہ و چاہ زمزم۔ [illegible]
عرب میں جہاں جاتے۔ [illegible] کی طرح [illegible]
تجارت کے بڑے وحشی تھے [illegible]
تجارت جاتے۔ اور کعبہ کی خدمت کی طفیل [illegible]
ان کا شہر مکہ علاوہ ملحقہ جبال و قتال سے [illegible]
آتا تھا۔ کسی سمت میں حرم کی حد دس دس کوس [illegible]
میں بھی اور باہر بھی انکو کسی قسم کا خدشہ نہ تھا۔ یہ سب [illegible]
طفیل تھیں۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ اگر رسول اللہ کی خدمت کرو گے تو اس سے بھی [illegible]
سے متمتع ہو گے۔ چنانچہ ہوئے۔ نصف دنیا ان کی تابع ہو گئی [illegible]
کی عادت نے ہجرت اور جہادی سفروں اور مشقت کو آسان کر دیا [illegible]
مگر بیت اللہ کے طفیل [illegible] مسلمان ہو کر [illegible]
عالم کے بھی مالک ہو گئے۔

تفسیر سورۃ الماعون

مکہ میں نازل [illegible] اس میں چھ آیات [illegible] ایک رکوع [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ارایت الذی [illegible]

ترجمہ۔ اے نبی بھلا تو نے اس کو بھی دیکھا جو جزائے اعمال [illegible]
شخص ہے۔ جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ اور محتاج کو کھانا دینے کی [illegible]
تو خرابی ہے ان نمازیوں کی [illegible]
برتنے کی چیز مانگی نہیں دیتے [illegible]

تفسیر۔ گو ہر ارشاد [illegible]
کسی نہ کسی خاص [illegible]
ہے۔ ابوجہل [illegible]

Marfat.com

[illegible] نے [illegible] طرح انکی خبرگیری کروں گا - اور ان کا
[illegible] کریں گا - اس طرح دیکھ ریکھ کر ان پر زیادتی نہ کرسکیں گے
[illegible] سے ہانکدیتا - اور ان کا مال کھا جاتا - اور وہ روتے پیٹتے
[illegible] رسول کریم کے پاس فریاد لایا - آپ اس کی خاطر
[illegible] تشریف لے گئے - اور پیشِ روزِ جزا سے ڈرایا - تو ملعون
[illegible] آنحضرت ملول ہوکر واپس تشریف لائے - تو یہ سورت نازل
[illegible] چھوٹی سی چیز کو کہتے ہیں - جو بلا معاوضہ ایک دوسرے کو
[illegible] جیسے پڑوسی کو کچھ پانی یا نمک وغیرہ کا دیدینا - یا برتنے کی چیز کا
[illegible] یا اس سورت میں ریا اور غفلت اور تنگدلی سے بھی سخت ڈرایا گیا ہے

[illegible] مکہ میں نازل ہوئی - اسمیں تین آیات بارہ کلمات اور
[illegible] بیالیس حروف ہیں -

[illegible] الکوثر

[illegible] الرحیم - انا اعطینک الکوثر ———— حوالایۃ

[illegible] بیشک ہم نے تجھ کو حوضِ کوثر دیا ہے - تو تو اپنے پروردگار کے لئے
[illegible] اور قربانی کر - بیشک جو تیرا دشمن ہے - وہی بے نسل ہے -

[illegible] ابتر [illegible] کو کہتے ہیں - حضرت خدیجہ کے بطن سے دو صاحبزادے
[illegible] جو طیب وطاہر بھی کہلاتے ہیں - پیدا ہوکر یکے بعد دیگرے گذر گئے -
[illegible] عاص کر ابوجہل وعاص کہنے لگے کہ محمد منقطع النسل ہے - اس کے بعد کوئی نہی
[illegible] اس کے دین کو قایم رکھے - بس یہ دین اسی کے دم کے ساتھ ہے حق سبحانہ
[illegible] حضرت صلعم کی تشفی خاطر کے لئے نازل فرمائی - کہ ہم نے تو تجھے
[illegible] نعمت بکثرت عطا فرمائی ہے - تیرا دشمن ہی نامراد و ابتر ہے
[illegible] ایک نہایت کلاں حوض اور بہت بڑی نہر کا بھی نام ہے - جس کا پانی دودھ سے
[illegible] اور شہد سے میٹھا ہے - عرض اس نہر کا مہینہ بھر کی راہ کے برابر
[illegible] کہتے ہیں - کیونکہ وہ کثرت سے مشتق ہے - اور یہاں پر
[illegible] کی کثرت پر دلالت کرتا ہے - جو سب
[illegible] - آنحضرت کی حقیقی اولاد بھی اسقدر ہوئی - کہ

[illegible]

تفسیر سورۃ الکافرون [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم قل یا ایہا [illegible]

ترجمہ۔ اے نبی کہہ دے کہ اے کافرو [illegible]

اور نہ تم اس کو پوجنے والے ہو جس کو میں [illegible]

جس کو تم پوجتے ہو۔ اور نہ تم اس کو [illegible]

تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

تفسیر۔ [illegible] کفار قریش کی ایک جماعت [illegible]

اور اسود بن عبد المطلب نے حضرت [illegible]

معبودوں کی تابعداری کر اور ان کو [illegible]

بزرگی کے قائل ہو کر [illegible]

نازل ہوئی۔ اور بتا دیا گیا کہ مشرک اور [illegible]

نہ ان کے مسلک باہم مل سکتے ہیں۔ [illegible]

مخالف سمجھ کر منسوخ قرار دیا ہے [illegible]

نہیں۔ بلکہ صرف یہ بتایا ہے [illegible]

والمغربین ہے۔

تفسیر سورۃ النصر

مدینہ میں نازل ہوئی [illegible] اور ۷۷ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اذا [illegible]

ترجمہ۔ اے نبی جب [illegible]

لوگ جوق جوق [illegible]

کے ساتھ اس کی [illegible]

توبہ قبول کرنے والا [illegible]

Marfat.com

[illegible] بھی ہے ہیں - [illegible] آنحضرت
[illegible] تی ہے - وصول عقبول نفس
[illegible] اور ان سے مکروعناد کے
[illegible] یہ چاروں کام جب مکمل
[illegible] سلطنت تک پہنچ گئی - تو
[illegible] میں رکھنا عاشق صادق نے
[illegible] کے واسطے مخصوص فرمایا گیا -
[illegible] پچھلوں کے لیے چھوڑ گئے -

[illegible] مکہ میں اتری - اس میں پانچ آیات - بیس کلمات [illegible]
حروف ہیں -

سورہ تبت

5 [illegible] تبت یدا ابی لهب [illegible]

[illegible] ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوگیا اس کا مال اور جو کچھ [illegible] اس کے کچھ کام نہ آیا - البتہ وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا - اور [illegible] اس کی گردن میں بجھا نجوان رسی ہے -

جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین - نازل ہوئی - تو آنحضرت گھر سے نکل کر [illegible] اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو آواز دے کر بلایا - جب سب جمع [illegible] ہوں یہ کہ ایک بڑا لشکر تمہیں لوٹنے کو اس پہاڑ کے [illegible] کرو گے - سب نے کہا - ہاں - کیونکہ تو نے کبھی اب تک [illegible] فرمایا - اگر تم میری رسالت اور قرآن پر ایمان نہ لائے [illegible] گرفتار ہو گے - یہ سنکر ابولہب نے جس کا نام عبدالعزیٰ اور [illegible] کہا [illegible] بات کے لئے تو نے ہم کو [illegible] رسول سے پیشتر ہی [illegible] جمیلہ جو ابوسفیان [illegible] کی راہ میں بچھا دیتی [illegible] اس نے اپنے گلے میں

Marfat.com

کر ...

تحقیق - ...

تو چپ رہا - ...

طلاق دی - اور ...

الہ العالمین اپنے کتوں ...

اسے شیر پھاڑ کر کھا گیا - ابولہب ...

قوم میں بڑی وجاہت رکھتا تھا مگر ...

... روسیاہی ...

تفسیر سورۃ ...

نازل ... اللہ الرحمن الرحیم ...

... بن گیا - اور کوئی اس کے ...

تفسیر - اسے سورۃ الاخلاص ...

اس کی ذات وصفات کی ...

نام احادیث میں وارد ہیں ...

وہ الہ العالمین کی صفات مختصر ...

نازل ہوا انکے سوالات کو پورا ...

تفسیر سورۃ الفلق ...

بسم اللہ الرحمن ...

ترجمہ ...

Marfat.com

[illegible] رسول اکرم [illegible]

[illegible] گیارہ گرہیں [illegible]

[illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible] سب کیفیت بتا دی [illegible]

[illegible] اس کنگھی کو پتھر کے نیچے سے [illegible]

[illegible] نازل ہوئیں [illegible] دونوں میں گیارہ آیات ہیں

[illegible] ایک گرہ کھلتی [illegible] کامل صحت حاصل ہو گئی۔

[illegible] اشارہ ہے۔ کہ جب مقبول الٰہی کو

[illegible] حاصل ہوتی [illegible] ہوتا ہے تو اس کے پاس سوائے

[illegible] کے کوئی چارہ [illegible] رہ جاتا۔ اس کنگھی پیدا ہوتا ہے

[illegible] کی تدبیر الٰہ العالمین نے ان دونوں سورتوں میں یہ بتائی ہے کہ اپنے خالق [illegible]

[illegible] سورہ فلق میں ایک خدائی صفت رب الفلق سے تین چیزوں [illegible]

[illegible] سحر اور حسد سے پناہ لینے اور دوسری سورت میں ایک رب [illegible]

[illegible] شیطانوں سے بچنے کے لئے الٰہ العالمین کی تین صفات سے پناہ لینے کی [illegible]

[illegible] کی حفاظت مقدم ہے جان و بدن کی حفاظت سے۔

[illegible] مدینہ میں نازل ہوئی اس میں چھ آیات ہیں بیس کلمات اور اسی [illegible]

سورہ الناس ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ قل اعوذ برب الناس ۔ والناس

[illegible] پناہ لیتا ہوں [illegible] بادشاہ کی ۔ آدمیوں کے معبود کی

[illegible] لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے

[illegible]

[illegible] دونوں سورتیں بہت مؤثر ہیں ۔ [illegible]

[illegible] ذریعہ ہیں ۔

[illegible] و آلہٖ

[illegible] ۱۳۴۳ ہجری

Marfat.com

[illegible] ایسا ہے جس پر ذکر الٰہی کا نازل ہوا تا
[illegible] تو یہ جو خدا کی باتیں کہہ رہا ہے یہ نہیں جھٹلاتے تمہاری
[illegible] ان میں شک کرتے ہیں بلکہ ہمارے بارے میں شک
[illegible] جسے چاہے اپنا رسول بنائے اسے اختیار ہے اور جسے چاہے
[illegible] ایسی باتیں کرتے ہیں گویا ساری خدائی ان کے قبضہ میں ہے خدا کو
[illegible] جب یہ دم دعویٰ ہے تو یہ زمین میں کیوں پڑے ہیں آسمان
[illegible] کے برابر کیوں نہیں آ بیٹھتے اچھا یہ اپنے آپ کو سمجھا کریں جو کچھ سمجھتے
[illegible] اے پیغمبر تم سن لو کہ ان کے بہت سے سرکش جتھے اب سے پہلے سرکشی کر چکے اور ہمارے
[illegible] شکست کھا چکے ہیں۔ یہ تمہارے مخالفوں کا جتھا بھی جو تمہیں طرح طرح سے جھٹلا رہا ہے
[illegible] ان کو شکست ہو گی یہ جتھا [illegible] آج نہیں تو کل یہ شکست کھائیگا۔
[illegible]

[illegible] میں نازل ہوئی جس میں قریش کی جماعت اور اسکی طرفداروں کی ہزیمت خود لشکر
[illegible] اسلام کے دشمن تھے لیکن ابھی جتھہ اور لشکر کی
[illegible] لشکر تھا اور بدر میں شکست یاب ہوئے اور قرآن کی پیشگوئی پوری ہو کر
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم پر دلالت ہوئی اور [illegible]

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ⑫ وَثَمُودُ وَقَوْمُ
لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ⑬ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ
ع ۱۴ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ⑭ وَمَا يَنْظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَا لَهَا مِنْ
فَوَاقٍ ⑮ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ⑯

ترجمہ۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون اور ثمود اور قوم
[illegible] جھٹلا چکے ہیں یہ وہ گروہ ہیں ان میں سے ہر ایک نے پیغمبروں کو
[illegible] انتظار کر رہے ہیں مگر ایک زور کی چیخ
[illegible] اے ہمارے پروردگار ہمارا [illegible] حساب [illegible]
[illegible]
[illegible]

انکار و منکرین کہتے تھے ... [illegible]
نہ ہو ... مخالفت کا گروہ اگرچہ اس وقت تمہارے مقابلے میں ... [illegible]
حق کے گروہ ہزیمت کھا چکے ہیں قوم نوح ... [illegible]
نے تکذیب کی ... ثمود اور قوم لوط اور اصحاب ... [illegible]
پہنچے ... مخالف ... [illegible]
زبان حال ... استہزاء ... قابل ... [illegible]
وہ ہمیں یوم حساب سے پہلے دنیا ہی میں ... [illegible]
طرح بکنے والے ہیں۔

اصبر علی ما یقولون واذکر عبدنا داود ذا الاید ... [illegible]
انا سخرنا الجبال معه یسبحن بالعشی والاشراق ﴿۱۸﴾ ... [illegible]
کل له اواب ﴿۱۹﴾ وشددنا ملکه واتینه الحکمة وفصل ال... [illegible]
اتىك نبؤا الخصم اذ تسوروا المحراب ﴿۲۱﴾ اذ دخلوا علی ... [illegible]
منهم قالوا لا تخف خصمن بغی بعضنا علی بعض فاحکم ... [illegible]
ولا تشطط واهدنا الی سواء الصراط ﴿۲۲﴾ ان هذا ... [illegible]
نعجة ولی نعجة واحدة فقال اکفلنیها وعزنی ... [illegible]
لقد ظلمک بسؤال نعجتک الی نعاجه وان کثیرا ... [illegible]
بعضهم علی بعض الا الذین امنوا وعملوا الصلحت ... [illegible]
انما فتنه فاستغفر ربه وخر راکعا واناب ... [illegible] سجدہ
وان له عندنا لزلفی وحسن ماب ﴿۲۵﴾ ... [illegible]

ترجمہ ... جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں ... [illegible]
یاد کرو ... وہ ہماری طرف رجوع ... [illegible]
انکے ساتھ تسبیح کرتے رہتے تھے ... [illegible]
تسبیح ... [illegible]
اور ہم نے اسکے ... [illegible]
... [illegible]

نجزی المحسنین (۱۲۱) انھما من عبادنا [illegible]

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر کرم کیا اور ان دونوں [illegible]
نجات دی — اور ان کی مدد کی پس آخر وہی غالب [illegible]
کتاب دی — اور ان دونوں کو راہ راست دکھائی۔ اور ان کے
باقی چھوڑا۔ سلام علیٰ موسیٰ و ہارون — ہم نیک بندوں کو یونہی بدلا دیا [illegible]
بالیقین وہ دونوں ہمارے ایماندار بندے تھے

تفسیر: کرب عظیم سے وہ مظالم و تکالیف مراد ہیں جو بنی اسرائیل فرعون [illegible]
کے ہاتھوں اٹھا رہے تھے۔ بعض نے غرق سے نجات دینے کی مراد [illegible]
قول اول زیادہ واضح ہے۔ کتاب مستبین وہ کتاب جس میں احکام و مسائل [illegible]
یا مستنیر جس سے نور و ہدایت حاصل ہو۔

وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ (۱۲۳) اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَلَا [illegible]
اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ (۱۲۵) اللّٰہَ رَ[illegible]
وَرَبَّ اٰبَآئِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ (۱۲۶) فَکَذَّبُوْہُ فَاِنَّہُمْ لَمُحْضَرُوْنَ [illegible]
اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ (۱۲۸) وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ [illegible]
سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ (۱۳۰) اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ [illegible]
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ (۱۳۲)

ترجمہ: اور الیاس البتہ پیغمبروں میں سے تھے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ [illegible]
کیا بعل کو پکارتے ہو اور بہترین پیدا کرنے والے کو چھوڑ بیٹھے ہو جو [illegible]
باپ دادوں کا پروردگار ہے۔
اس پر ان لوگوں نے اس کو جھٹلایا سو وہ عذاب [illegible]
مگر وہ اللہ کے خالص بندے ہیں۔ اور پیچھے آنے والوں [illegible]
سلام علیٰ ال یاسین۔

تفسیر: ال یاسین۔ بالوصل [illegible]
[illegible] کے اتباع ہیں اور دوسری حالت میں ال [illegible]
[illegible] واضح ہے۔

[illegible] کہ انہوں نے کہا ڈرو نہیں ہم دو جھگڑنے والے ہیں کہ ایک نے
[illegible] پس آپ ہم میں حق حق فیصلہ کر دیجئے اور انصاف سے تجاوز نہ کیجئے
[illegible] بتلائیے یہ میرا بھائی ہے اسکے پاس ننانوے دنبیاں
[illegible] ایک ہی دنبی ہے یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دیدے - اور
[illegible] دباتا ہے - اُسنے کہا تجھپر ظلم کرتا ہے کہ تیری دنبی اپنی دنبیوں میں شامل
[illegible] اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہی رہتے ہیں - مگر وہ
[illegible] اور انہوں نے نیک کام کئے تو ایسے تھوڑے ہی ہیں - اور
[illegible] سو سمجھے یہ کہ ہم نے اسکو آزمایا ہے پس اسنے اپنے رب سے
[illegible] اور سجدہ میں گر پڑا اور توبہ کی - ہم نے بھی اُنکی بات معاف کر دی
[illegible] قربت اور اچھی بازگشت ہی -

[illegible] قاعدہ ہے کہ جب کوئی
[illegible] ملال کرتا ہے تو اسکو صبر دلایا جاتا ہے - صبر والوں کی مثالیں
[illegible] اللہ تعالے نے آدمی میں ودیعت فرمائی ہے - وہ
[illegible] جوش میں آنے اور حزن وملال کی وہ حالت جو آپ پر طاری
[illegible] جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے جھٹلانا
[illegible] دنیا طلب - آلودۂ غرض کہنے لگے - بات
[illegible] مجلس وعظ سے اُٹھ اُٹھ کر چلنے لگے نیز دوسروں
[illegible] یہ حالت دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنگدل اور
[illegible] کہ ان لوگوں کے حق میں بد دعا کا خیال بھی آیا ہو -
[illegible] اللہ تعالےٰ نے آپکو صبر و ثبات کی تلقین فرمائی
[illegible] مثالیں پیش کیں ان مثالوں سے یہی مقصود تھا اور
[illegible] ابتلا کیوقت صبر کیا - تم بھی صبر کرو
[illegible] انجام ہو -

[illegible] ذکر کیا ہے جنمیں سے چار کا ذکر
[illegible] دیکھو کتنا یک قسم کی چند مثالوں میں

دیکھئے کوئی تفصیل کی لاحاصل بحث کا خیال [illegible]
سامنے [illegible] قصہ [illegible]
کیونکہ ان قصوں کی بابت [illegible]
جو نتیجہ کے لحاظ سے معمولی نہیں کہا جا سکتا۔ [illegible]
کرینگے مگر بات کو زیادہ طول بھی نہ دینگے

قاعدہ ہے کہ جب کسی کو کسی حسن عمل کی ہدایت کی جاتی ہے تو [illegible]
ہدایت کو خوب اچھی طرح سے ذہن نشین کرانے کے لئے [illegible] مثالیں بھی [illegible]
اسکی سمجھائی جاتی ہیں۔ تاکہ مخاطب کا ذہن ادھر ادھر کی باتوں کی طرف [illegible]
غیرت نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی جن لوگوں کی مثالیں دی ہیں وہ اچھے [illegible]
ہی ہونے چاہئیں پہلی مثال داؤد کی جن کا ذکر [illegible] آیت [illegible]
شروع ہوتا ہے اول یہ کہ وہ عبد اواب تھے۔ [illegible]
بات بات میں اسکی طرف رجوع لاتے تھے۔ [illegible]
کرتے تھے۔ کہ پہاڑ بھی انکے ساتھ تسبیح کرنے لگ جاتے تھے [illegible]
محبوب بنتے تھے۔ صاحب ملک و سلطنت تھے [illegible] اور ہم نے انکی سلطنت
مستحکم کر دیا تھا حکمت عنایت کی تھی قوت فیصلہ خاص [illegible]
خوبیاں تھیں۔ کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کو دی تھیں [illegible]
واقعہ پیش آنا [illegible] کرتے تھے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
یہ قصہ معلوم ہے [illegible] معلوم نہیں [illegible]
[illegible] عالم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیجئے۔ اور [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ہے کہ مجھ سے بھی چھیننا چاہتا ہے تاکہ کل کا اپنی دنبیاں
[illegible] میں اپنی بعض پر بعض ظالم تھے تو چلے گئے۔ اب داؤد نے سمجھ
لیا کہ ہم نے انکو آزمایا تھا۔ لہٰذا اپنے استغفار کی سجدہ میں گر پڑا

[illegible] صرف اتنا ہی بیان ہمارے سامنے ہے۔ کوئی قصہ جو اس حقیقت پر
[illegible] وضعت کیا گیا ہو۔ نہ کہیں موجود ہے۔ اور نہ کبھی گوشگذار ہوا ہو
[illegible] سمجھ میں آئیگا۔ کہ داود علیہ السلام نبی ہونیکے ساتھ ہی بادشاہ بھی
[illegible] بھی ہیں جو عبادت میں تنہا عبادت و ذکر کیا کرتے تھے۔ اگر تنہا نہ ہوا کرتے
[illegible] کے آجانے سے ڈرنے کی وجہ ہی کیا ہو سکتی تھی۔ اور بادشاہوں کے دشمن بھی
[illegible] ہی ہوا کرتے ہیں داود علیہ السلام کے بھی اگر کچھ لوگ دشمن ہوں تو تعجب کی کونسی بات ہے
[illegible] جانتے ہیں کہ جبکہ انکو ایک سپاہ کا ہی سالار بنایا گیا۔ تو بہتوں نے انکی سرداری
[illegible] سے انکار کر دیا۔ اور اپنے تئیں ان سے افضل سمجھا تھا۔ اور پھر جو ساتھ ہوئے تھے
[illegible] سے بیدل ہو کر آخر الگ ہو گئے تھے۔ ایسا آدمی جب بادشاہ ہو تو
[illegible] کی بابت سے اسکے دشمن اور بدخواہ ہوں۔ اور خود بروئے کار آنیکی فکر
[illegible] انکو یہ بھی معلوم ہو کہ یہ فلاں روز فلاں وقت فلاں جگہ تنہا مشغول عبادت
[illegible] ہوتے ہیں تو انکے قتل کی سازش بھی کچھ مشکل نہیں رہ جاتی۔ داود علیہ السلام کا اپنے
[illegible] میں مشغول عبادت ہونا اور اسی وقت میں دو آدمیوں کا دیوار پھاند کر اندر آنا
[illegible] صاف اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔ کہ وہ داود علیہ السلام کے دشمن کسی
[illegible] قتل کے ارادہ سے آنیوالے لوگ تھے۔ ورنہ فرستادہ خدا یا اور کسیکو
[illegible] کیا ضرورت تھی کہ وہ دیوار پھاند کر آتے۔ اور اس تنہائی ہی کے موقعہ پر
[illegible] آتے۔ کہ داود علیہ السلام دیکھکر ڈر جائیں۔ نبأ الخصم کا لفظ
[illegible] کہ وہ واقعی کے دشمن تھے۔ ورنہ خدا تعالیٰ نبأ الخصم نہ فرماتا بلکہ
[illegible] الضعفاء کہتا۔ یہی بات کہ اگر وہ آنیوالے داود کے دشمن ہی تھے
[illegible] تو داود علیہ السلام کو کیا کہ انہوں نے تنہا یعنی قتل کا موقعہ ہی
[illegible] کیا۔ اور مقدمہ کی بات کیوں بنا لی؟

اور فیصلے کے خواستگار کیوں ہوئے۔ لعینہ [illegible]
غضب وہ کام کرجاتا ہے جو ایک لشکر کثیر بھی نہیں [illegible]
تنہا تھے۔ لیکن آخر وہی تو تھے جو بڑے بڑے معرکے [illegible]
ہی تو تھے۔ اور دوسرا ایک بسا اوقات غالب آجاتا ہے۔ ممکن ہے [illegible]
یہ لوگ قتل کے ارادہ پر آئے ہوں تو گئے ہوں لیکن داؤد علیہ السلام کو [illegible]
خود بھی اُن سے ڈر گئے ہوں۔ یا اور گوناگوں خیالات سے جو جرم [illegible]
اور خصوصاً ایسے کام کیوقت انکو آگھیرا ہو اور اپنا بیں [illegible]
بات بنائیں۔ کہ اسوقت اپنی بات کی چل جانیکی توقع ہو سکتی تھی [illegible]
ڈر نہ جاتے۔ تو وہ اس کی بھی جرأت نہ کرسکتے۔ اور پھر جو [illegible]
بھی کچھ ایسی ہوگئی تھی۔ کہ وہ بات بنا سکتے تھے۔ اور وہ [illegible]
ایک نے کہا۔ کہ جو کچھ کہا اور دوسرے نے لب تک نہ ہلایا۔ داؤد علیہ السلام [illegible]
کردیا۔ کہ تیرا بھائی ظلم کرتا ہے۔ کہ ۹۹ دنبیاں ہوتے ہوئے ایک [illegible]
نہ کہنے والے سے دعویٰ کی صداقت پر کوئی دلیل و شہادت [illegible]
پرسش وجوہ۔ اور وہ بھی جلدی سے فیصلہ سنا کر اس طرح [illegible]
مذکور ہے۔ کہ کیا ہوئے اور کدھر گئے۔ غالباً بذریعہ [illegible]
ادھر ہی کو نکل بھاگے۔ جب یہ لوگ یوں چلے گئے [illegible]
داؤد علیہ السلام کو یہ گمان کیا یقین ہو گیا کہ [illegible]
آئے تھے۔ اللہ نے بڑی خیر کی۔ کیونکہ اسوقت [illegible]
آزمائش و ابتلا سے چھوٹنا۔ لیکن چونکہ انکا [illegible]
بغیر کسی حجت و دلیل کے کسی کی نسبت [illegible]
خصوصاً بشانِ نبوت کے نمایاں [illegible]
کی حقیقت سے متنبہ ہوئے تھے اور اپنی [illegible]
استغفار کرنے لگے سجدہ میں گر پڑے [illegible]
اُن آنیوالوں کے لئے استغفار [illegible]
تونے مجھے اپنے کرم سے بچالیا [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہے - پس اللہ تعالیٰ نے انکی لغزش کو
[illegible] بازگشت عطا فرمایا - اور خلیفۃ الارض
[illegible] انبیا علیہم السلام اگر اپنے دشمنوں کے
[illegible] - اسلئے داود علیہ السلام کا انکے واسطے استغفار کرنا - اور اللہ
[illegible] کی بات نہیں ہے -

[illegible] کی صریح تفسیر - جو الفاظ قرآنیہ سے تبادر فی الذہن ہوتی ہے
[illegible] محدثین نے ان آیات کے ضمن میں اس آنیوالے دشمن کو جو داود
[illegible] ایک ایسی صورت میں دکھایا ہے - اور قصہ یوں
[illegible] اپنے عبادت خانہ میں مشغول خدا تھے - کہ شیطان ایک
[illegible] آ بیٹھا - آپ نے اسے بالکل عجیب و غریب پاکر پکڑنے کا ارادہ کیا
[illegible] آخر ایک سوراخ میں سے نکل گیا - آپ نے سوراخ سے جھانکا کہ دیکھیں
[illegible] دیکھا کہ اوریا کی بیوی حوض پر بیٹھی نہا رہی ہے - آپ شیفتہ ہو گئے -
[illegible] فوج کے ساتھ لڑائی میں گیا ہوا تھا - آپ نے سالار لشکر کو اس نیت سے
[illegible] مارا جائے - تو میں اسکی بیوی سے شادی کر لوں حکم بھیجا کہ اوریا کو تابوت کے
[illegible] کے آگے ہوتا وہ کسی حالت میں دشمن کے سامنے
[illegible] فتح ہوتی یا مارا جاتا - اس تدبیر سے داود نے
[illegible] شہید کرا دیا - اور اسکی بیوی سے نکاح کر لیا - اور
[illegible] بعض روات کچھ اس سے بھی بڑھ گئی ہیں - وہ کہتے
[illegible] دعا کی تھی - کہ بارالہا تو مجھے بھی ابراہیم و موسیٰ
[illegible] نے جواب کہا تھا - کہ انکو بھی رتبے ابتلا سے
[illegible] آنا پڑیگا - اگر پورے اترے تو تمکو وہی رتبہ دینگے
[illegible] داود علیہ السلام کے عبادتخانہ
[illegible] اوریا کا قصہ بیان کیا جو اہل
[illegible]
[illegible] کی تھی - اور وہ کام

کیا تھا۔ پھر ان کے پاس انسانی شکل میں [illegible]
فرشتے بھیجے جو ہی خصم بنکر آئے ہیں [illegible]
پاس ننانوے دنبیاں تھیں۔ اور دوسرے کے پاس ایک [illegible]
کی ایک دنبی کو چھیننا چاہتا تھا۔ اس فرضی مقدمہ سے ان [illegible]
یہ سمجھانا اور خود انہیں کے فیصلہ سے منوانا منظور تھا کہ تمنے کس [illegible]
جو اوریا کی بیوی کو اسے دھوکہ سے شہید کرا کر اپنے نکاح میں لیا ہے۔ پھر [illegible]
داود علیہ السلام اس قضیہ سے اپنی اس خطا پر متنبہ ہوئے اور توبہ [illegible]
اللہ نے بھی انکو معاف کر دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ نہیں داود علیہ السلام نے اوریا [illegible]
کو قتل نہیں کرایا۔ بلکہ اس سے کہا تھا کہ اپنی بیوی مجھے [illegible]
بیویاں دے ڈالا دیا کرتے تھے۔ کچھ معیوب و محظور نہ جانتے تھے۔ بعض [illegible]
کی تھی۔ اس لڑکی سے اوریا کی پہلے سے منگنی ہو چکی تھی۔ مگر داود علیہ [illegible]
ماں باپ کو پیغام دیا۔ وہ اس پر خوش ہو گئے منگنی اوریا سے چھڑا دی۔ اور داود [illegible]
انکی شادی کر دی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو داود علیہ السلام کی یہ بات ناگوار گزری [illegible]
تنبیہ کی جس طرح سے کہ اوپر لکھا گیا تو یہ داود استغفار پر مجبور ہوئے۔

اب قرآن کی آیات کو دیکھو۔ [illegible] قصوں کو [illegible]
بنکر داود علیہ السلام کو [illegible]
ایک [illegible] داود علیہ السلام کو اوریا کی [illegible]
[illegible] تاریخ اور دین کو داود علیہ السلام کی [illegible]
پھر داود علیہ السلام کو نبی جانو۔ صاحب کتاب [illegible]
نے انہیں آیات کے ذیل بحث میں بیان کیا ہے [illegible]
داود علیہ السلام اوریا کی بیوی پر عاشق ہو گئے [illegible]
[illegible] کہ نبی بھی [illegible]
[illegible]
کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ خود اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible]

… پیش نہیں بھیجا۔ یوسف علیہ السلام کو عین وقت پر بچا
… کرتا ہے تو اسوقت جبکہ یہ سب کچھ ہو لیتا ہے
… ہیں دیوار پھاندکر کہ اب بھی داود علیہ السلام کو انکی نسبت
… ادھیڑ وہ بھی جو کچھ کہتے ہیں سمجھتے ہیں۔ جھوٹ موٹ مدعی مدعا علیہ
… تھے نہ دنبیاں۔ نہ ایک نہ ننانویں۔ نہ کسی نے چھینے نہ کسی نے
… دوسرے سے باقی ایک کا دعویدار غرضیکہ نہ قرآن مجید میں اس کا
… نہ کسی حدیث صحیح وقابل اعتبار سے یہ ثابت۔ نہ سیاق قرآنی اسکا
… قرینہ اسکی مؤید۔ ابتدائی اور آخری آیات میں داود علیہ السلام کی بین
… ذکر ہے۔ پھر بیچ میں مذام کیسی آئی۔ اور آسکتی ہیں۔ اور پھر ایسے مذکور کہ جو مذام
… عبرت دلائی جاسکتی ہے جو یہاں اس بیان کا اصل مقصود ہے اور جتنا وہ
… ہوئی ہیں۔ تو عفو و درگذر کو تسلیم کرلو۔ مگر اسکے بعد وہ مزید انعام کے مستحق
… ذکر ما بعد کی آیات میں آیا ہے۔ یہ تمام محظورات اور خلاف مسلمات باتیں جو
… روایت کے تسلیم کرنے سے لازم آتی ہیں۔ دال ہیں اس امر پر کہ یہ شیطان و طائر جنت کا
… داود علیہ السلام کا زن اوریا نے اُسے زبردستی چھین کر یا اوریا کو ارادۃً قتل کرا کے
… بے بنیاد ہے اور دیوار پر چڑھکر آنیوالے بھی اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے نہ تھے
… دشمن تھے۔ یا غایت ما فی الباب داود علیہ السلام نے خطبہ پر خطبہ کا
… اور جسپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے داود علیہ السلام کو سرزنش ہوئی ہوگی کہ اس سے
… آتی اور عقیدہ عصمت بھی برقرار رہ جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

… خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ
… سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ
ع ۲ ۱۲ … يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ
… ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾
… الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ
… أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ
﴿٢٩﴾

ترجمہ اے داؤد ہمنے تمکو ملک کا [illegible]
کرو۔ اور ہوا و ہوس کی پیروی نہ کر۔ کیونکہ جو [illegible]
اللہ کے رستہ سے بھٹکتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب [illegible]

اور ہمنے زمین و آسمان اور جو کچھ ان دونوں میں ہے بیکار [illegible]
گمان ہے۔ جو کافر ہیں۔ لعین لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کیلئے [illegible]
کیا جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ہم انکو [illegible]
فساد پھیلاتے رہتے۔ یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر کر دینگے [illegible]
نازل کی ہے۔ برکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں۔ اور [illegible]
سے نصیحت پکڑیں۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ إِذْ
بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ
رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا
وَالْأَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾

ترجمہ اور ہمنے داؤد کو سلیمان سا بیٹا عطا کیا جو اچھا [illegible]
خدا کی طرف رجوع رہتا تھا۔

جب ایکدفعہ شام کیوقت خاصہ کے اصیل گھوڑے ان کے سامنے [illegible]
تو کہنے لگا۔ کہ میں نے پروردگار کی یاد پر مال کی محبت کو ترجیح دی [illegible]
چھپ گیا۔

ان گھوڑوں کو میرے پاس لاؤ۔ پھر انکی پنڈلیوں اور [illegible]

تفسیر سلیمان علیہ السلام بادشاہ تھے۔ اور بادشاہ [illegible]
اور انکی لوازمات اسپ سلاح وغیرہ کا جائزہ لینا ہوتا ہے۔ [illegible]
علیہ السلام گھوڑوں کو دیکھ رہے تھے۔ اسمیں کچھ ایسے مشغول [illegible]
از غروب کا خیال نہ رہا۔ اور وہ قضا ہو گئی [illegible]
سخت قلق و افسوس ہوا۔ اور کہنے لگے [illegible]
کیوں قضا ہوتی۔ اور اگر دیکھا [illegible]

Marfat.com

[illegible] وہ جگہ پا گئی ہے۔ فوراً گھوڑوں کو واپس لاؤ۔ اور جن گھوڑوں کی
[illegible] ہوئی تھی یعنی جنکو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ انکی گردنیں اور
[illegible] نے یہ چاہا کہ آئندہ کو آگاہ رہے یعنی غفلت نکرے۔ ورنہ سمجھ
[illegible] خانہ کر دیا جائیگا۔ قاعدہ ہے کہ جب آدمی سے کوئی فروگذاشت
[illegible] نہیں کوئی سزا دے۔ تو پھر جب کبھی ایسی ہی فروگذاشت کا موقعہ آتا
[illegible] کو دیتا ہے اسی غرض سے سلیمان علیہ السلام نے یہ کام کیا تھا۔ اور
[illegible] کے ساتھ کیا تھا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے آپکی نیک نیتی و اخلاص کی قدر کی
[illegible] جو آپ سے پہلے کسی کو نہ ملا تھا جسکا مذکور آئندہ آیات میں آئیگا۔

[illegible] فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ (۳۴) قَالَ
[illegible] اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ
[illegible] الْوَهَّابُ (۳۵) اور ہمنے سلیمان کو آزمایا۔ اور انکے تخت پر ایک دھڑ لا ڈالا۔
[illegible] انہوں نے ہماری طرف رجوع کیا۔
کہا اے میرے پروردگار مجھے درگذر کر اور مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے بعد
[illegible] سزاوار نہ ہو۔ لاریب کہ تو بڑا بخشنے والا ہے۔

تفسیر ان آیات کے متعلق بھی قصہ نویسوں نے عجیب عجیب افسانے لکھے ہیں اور سب
[illegible] سے منقول ہیں۔ لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی ایک چہیتی بیوی تھی اسکی خاطر
[illegible] باپ کا بت محض دیکھنے کیواسطے بنوا دیا تھا۔ تاکہ اسکا غم غلط ہوتا رہے
[illegible] پرستش شروع کر دی اور سلیمان علیہ السلام کو خبر بھی نہیں ہوئی۔ کہ انکے گھر میں
[illegible] اسپر اللہ تعالیٰ نے انکو ابتلا میں ڈالا۔ وہ اپنی اسم اعظم والی انگوٹھی
[illegible] ایک لونڈی کو دیجایا کرتے تھے۔ وہی انگوٹھی انکی سلطنت کا راز
[illegible] سلیمان کی صورت بنکر لونڈی سے وہ انگوٹھی اڑا لیگیا۔ اور تخت
[illegible] تھا۔ اسی کو قرآن میں عظیم الخبث ہونے کی وجہ سے جسد کہا گیا ہے۔ اب
[illegible] کوئی نہ مانتا تھا۔ ناچار مچھلیاں پکڑ پکڑ کر گذارا کرنے
[illegible] ابتلائے الہی کا زمانہ ختم ہوا۔ تو آپکو وہی انگوٹھی
[illegible] مچھلی کے پیٹ میں ملی۔ اور پھر وہی سلیمان [illegible]

بعض نے لکھا ہے کہ جب سلیمان ؑ کو معلوم ہوا کہ [illegible]
ہوئے۔ تو وہ انگوٹھی انگلی سے نکل پڑی۔ حضرت آصف [illegible]
بن برخیا وزیر نے کہا۔ ابتلا ہے جاؤ توبہ کرو۔ اور جب تک توبہ [illegible]
پہنکر تمہاری جگہ تخت سلطنت پر بیٹھکر حکومت کی۔ دیکھو تعالیٰ کو [illegible]
بوڑھے بہت نہیں۔ اسلئے انکو قرآن میں جسد کہا گیا ہے مگر یہ اور [illegible]
نہایت طول طویل ہیں۔ بے بنیاد محض ہیں بات یہ تھی کہ سلیمان علیہ السلام [illegible]
بنی اسرائیل کا ایک بڑا حصہ انکے خلاف تھا۔ اور اکثر مہمات میں خرابی و بدنظمی کا موجب
تھا۔ کسی وقت سلیمان علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی یہ حالت دیکھکر طیش آگیا اور کہنے [illegible]
لگے کہ مجھے تمہاری پرواہ کیا ہے میری سو بیویاں ہیں۔ ایک رات کو سب کے پاس جاؤں
تو ایکدفعہ میں سو بیٹے پیدا ہوں۔ جو میرے بار بار ہو کر لڑیں مریں۔ تکبر کی بات [illegible]
کم تھی نبی کو ایسا شایان نہ تھا۔ اس پر انشاء اللہ بھی نہ کہا۔ اور کسی نے انشاء اللہ کہنے [illegible]
تو چپ ہو رہے۔ یہ ادا اللہ تعالیٰ کو ناخوش گزری۔ جب آپ کا علم ہو کر یوں سب کے پاس [illegible]
تو ان میں ایک کے سوا کوئی حاملہ نہیں ہوئی۔ اور اسنے بھی حاملہ ہو کر جنا تو وہ بچہ [illegible]
پاؤں بھی نہ تھے۔ ایک لوتھڑا ہی لوتھڑا تھا جب یہ بچہ پیدا ہوا۔ لونڈی [illegible]
لاکر تخت پر رکھدیا۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے جسد فرمایا۔ اسوقت سلیمان علیہ السلام [illegible]
پر تنبیہ ہوئی۔ توبہ کی۔ اور دعا کی جو قبول ہوئی۔ اور بمثل و نظیر سلطنت [illegible]
ہے جو پیش آیا۔ اور یہی قابل اعتبار ہے۔ اور یہی حدیث صحیحین میں [illegible]
قصہ یہیں تک معتبر ہے۔ ورنہ عجائب پسند طبیعتوں نے [illegible]
گھڑ لیا ہے۔ اور وہ یہ کہ سو بیویوں میں سے ایک حاملہ ہوئی [illegible]
سلیمان علیہ السلام نے دیووں کے خوف سے بادلوں کے [illegible]
لیکن ایکدن وہ کسی مہم میں ایسے مشغول ہوئے کہ وہ بچہ گر [illegible]
آپڑا۔ چونکہ وہ بیجان تھا اللہ تعالیٰ نے اسے جسد [illegible]
جب سلیمان علیہ السلام عجب تکبر کا [illegible]
وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے [illegible]
[illegible] کسی کو منزا [illegible]

Marfat.com

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۱۳۳) اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ (۱۳۴)
اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ (۱۳۵) ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ (۱۳۶) وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ (۱۳۷)
وَبِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۱۳۸)

اور لوط بھی بالیقین رسول تھا جبکہ ہمنے اس کو اسکی تمام گہرانے کو بچالیا۔ مگر ایک بڑھیا پیچھے رہنے والوں میں تھی۔ پھر اوروں کو ہمنے ہلاک کردیا۔ اور تم اے اہل مکہ صبح اور رات انکو اوسکی ویران بستیوں پر گذرتے ہو۔ کیا پھر بھی عقل سے کام نہ لوگے

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۱۳۹) اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ (۱۴۰) فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ
الْمُدْحَضِيْنَ (۱۴۱) فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ (۱۴۲) فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ (۱۴۳)
لَلَبِثَ فِىْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (۱۴۴) فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ (۱۴۵) وَاَنْۢبَتْنَا
عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ (۱۴۶) وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ (۱۴۷)
فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ (۱۴۸)

ترجمہ اور یونس بھی رسولوں میں سے تھے بہاگ کر بھری کشتی کیطرف پہونچے۔ اور قرعہ ڈالا تو دریا میں پھینک دیئے گئے۔ پھر اونکو مچھلی نے نگل لیا۔ اور وہ اپنے تئیں ملامت کرنے لگے پس وہ اگر خدا کی تسبیح کرنیوالوں میں نہوتے تو اوس دن تک کہ لوگ مرکر پھر جی اٹھینگے اوس مچھلی ہی کے پیٹ میں پڑے رہتے۔ پھر ہمنے اونکو (مچھلی کے پیٹ سے نکال کر) کھلے میدان میں ڈالدیا جبکہ وہ بیمار وبدحال تھے۔ اور اون کے اوپر ہم نے کدو کی بیل اگادی۔ اور پھر اونکو ایک لاکھ یا اوس سے زیادہ آدمیوں کیطرف رسول بناکر بھیجا۔ پس وہ ایمان لائے۔ پس ہمنے اونکو ایک وقت خاص تک دنیا سے متمتع کیا۔ ان آیات کے متعلقہ قصہ بقدر ضرورت چونکہ سابقاً بیان ہوچکے ہیں اسلئے یہاں اونکا ذکر نہیں کیا گیا

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ (۱۴۹) اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ
اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ (۱۵۰) اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ (۱۵۱) وَلَدَ
اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (۱۵۲) اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ (۱۵۳) مَا لَكُمْ
كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ (۱۵۴) اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (۱۵۵) اے پیغمبر ان کفار مکہ سے دریافت کرو
کہ کیا تمہارے خدا کے لئے بیٹیاں اور خود اون کے لئے بیٹے۔ یا ہمنے فرشتوں کو عورت بنایا

Marfat.com

[illegible] ہو اور اب تک کسی کو نہیں ملی جس کا ذکر اگلی آیتوں میں آیا ہے۔
[illegible] ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو ایسی زبردست سلطنت ملی۔ کہ آج تک کسی کو نہ ملی ہو نہ ملے
[illegible] گی۔ اور عظمت سلطنت کے معنی یہ سمجھے جاتے ہیں۔ کہ انکی سلطنت روئے
زمین پر تھی کوئی حصہ زمین کا انکی قلمرو سے باہر نہ تھا۔ بلکہ انکی حکومت انسانوں سے
[illegible] تک تھی۔ چرند پرند انکے تابع تھے۔ ہوا انکی فرمانبردار تھی۔ انکے
[illegible] کے لئے مسخر تھی۔ آیت الکلام میں ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو مثل و بے نظیر
سلطنت خدا نے عطا کی۔ ہوا کو انکا مسخر کیا۔ شیاطین کو انکا تابع کیا۔ ہوا انہیں
[illegible] تخت کو ایک ایک دن میں دو دو مہینے کی راہ و مسافت پر پہنچا دیتی تھی۔
[illegible] شیاطین سلیمان علیہ السلام کے فرمان کے بموجب جس کام پر لگائے جاتے تھے کرتے
رہتے تھے۔ لیکن دعا اور اسکی اجابت سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ سلیمان علیہ السلام کی حکومت
تمام دنیا پر تھی۔ کیونکہ اس کا نہ کہیں قرآن میں مذکور ہے اور نہ عطایائے الٰہی میں۔ ہاں احتمال
دعا میں ضرور پیدا ہو سکتا تھا۔ لیکن جیسے دعا اس احتمال کے پورا ہونے کے ساتھ قبول
ہو سکتی ہے ویسی ہی اس احتمال کے پورا ہونے کے بغیر بھی دعا مستجاب ہو سکتی ہے کیونکہ
اگر ایک سلطنت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی نہ ہو۔ لیکن اسمیں بعض ایسی خصوصیات
ہوں جو کسی سلطنت کو نہ ملی ہوں۔ تب بھی وہ سلطنت حقیقت میں بے مثل و بے نظیر
[illegible] مجھے میرے خیال میں یہ ماننا کچھ ضروری نہیں ہے۔ کہ سلیمان علیہ السلام کی سلطنت
تمام روئے زمین پر پھیلی ہوئی تھی۔ تاریخ سے بھی یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ کہ
سلیمان علیہ السلام دنیا بھر کے بادشاہ تھے۔ یہ مانا کہ اس زمانہ کی تاریخ جو کچھ ملتی ہے وہ قابل
[illegible] لیکن یہ بھی تو کسی نص ثابت سے معلوم نہیں ہوتا کہ دنیا بھر پر آپکی حکومت تھی
[illegible] تو یہ جانتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے جو دعا مانگی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے
[illegible] عطا کر کہ میرے بعد بنی اسرائیل میں سے کسی کو شایان نہ ہو چنانچہ دعا کے
[illegible] قرین احتیاط ہیں۔ اور عظمت سلطنت میں بھی اس سے کوئی فرق نہیں آتا۔
[illegible] سلطنت جیسا زمین پر عام نہ ہونے کی وجہ سے بے مثل و بے نظیر نہیں
[illegible] کی سلطنت ہماری جہاز رکھتی ہے۔ اس سے بھی سلیمان علیہ السلام
[illegible] حقیقت بے نظیر تھی۔ کیونکہ اسکے لئے بعض

حصوصیات خاصہ کا پایا [illegible]
بے نظیر ہو سکے۔ واللہ اعلم بالصدق والصواب [illegible]
فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿۳۶﴾ [illegible]
بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ [illegible]
أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ [illegible]

ترجمہ پس ہمنے ہوا کو انکا تابع کر دیا کہ انکے حکم سے جہاں وہ پہنچانا [illegible]
کے ساتھ چلتی۔ اور شیطانوں کو بھی جو معمار اور غوطہ خور تھے۔ اور دوسرے جو [illegible]
رہتے تھے۔ (اور ہمنے یہ سب کچھ دیکر سلیمان سے کہا) یہ ہماری بے حساب بخشش [illegible]
چاہو اس سے لوگوں پر احسان کرو چاہے اپنے ہی پاس روکے رہو۔ اور تحقیق سلیمان [illegible]
یہاں تقرب اور اچھی بازگشت ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ [illegible]
ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْ[illegible]
وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ
ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ [illegible]
أَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

ترجمہ اور اے پیغمبر ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جبکہ انہوں نے [illegible]
کی۔ کہ مجھکو شیطان نے ایذا و تکلیف پہنچا رکھی ہے (ہمنے) کہا (اپنا) پیر [illegible]
نہانے اور پینے کو ٹھنڈا پانی۔
اور ہم نے انکو انکے اہل و عیال اور انکے ساتھ اتنے ہی اور عطا [illegible]
رحمت تھی اور عقل والوں کیلئے عبرت تھی۔ اور کہا اپنے [illegible]
لے۔ اور اپنی بیوی کو اس سے مار اور قسم نہ توڑ [illegible]
ہی اچھا بندہ تھا کہ خدا کی طرف رجوع رکھتا تھا۔

قصہ ایوب علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]

...وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿۴۸﴾
...ہمارے بندوں ابراہیم و اسحاق و یعقوب کو بھی جو قوت و عقل والے
...انہیں ایک خاص بات یاد آخرت کیلئے انتخاب کیا تھا۔
...بیشک ہمارے یہاں برگزیدہ نیک بندوں میں سے ہیں۔ اور اسمٰعیل و الیسع
...ذوالکفل یہ سب نیک بندوں میں سے تھے +
...وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۹﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ
الْأَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿۵۱﴾
وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ
الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾

ترجمہ۔ یہ باتیں عبرت و نصیحت کی باتیں ہیں اور نیکو کاروں کے لئے اچھی بازگشت ہے یعنی ہمیشہ کے باغ جنکے دروازے انکے لئے کھلے ہونگے۔ وہ ان میں تکیے لگا کر بیٹھے ہونگے۔ اسمیں طرح طرح کے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائینگے۔ (اور کھائیں گے) اور انکے پاس نیچی نگاہ والیاں بیویاں ہونگی ہم سن۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا اے مسلمانو تم سے روز حساب کیلئے وعدہ کیا جاتا ہے بالیقین یہ ہمارا ایسا رزق ہے جو کبھی ختم ہونے نہ پائے گا +

تفسیر: چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام پیغمبروں کے حالات اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کیلئے اور تلقین صبر سنائے ہیں۔ انکی خاتمہ پر ارشاد فرمایا۔ هٰذا ذکر یعنی یہ جو کچھ سنائے وعظ نصیحت تذکار و عبرت ہیں۔ ان سچے پیغمبر تمکو اور تمام امت کو عبرت حاصل کرنی اور صبر و ثبات اختیار کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ متقین ہی کا انجام نیک ہوتا ہے۔ پھر اسکی تفصیل بیان کرنیکے بعد اسکے مقابلے میں غیر متقی یا بدکاروں کا انجام بھی بیان کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ

هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هَٰذَا
فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ
مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ

Marfat.com

قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٢﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ [illegible]
ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦٣﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا [illegible]
أَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ﴿٦٥﴾ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ [illegible]
أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٦﴾

ترجمہ اور بالتحقیق سرکشوں کا بُرا انجام ہوتا ہے۔ دوزخ جس میں جا پڑیں گے [illegible]
کیا ہی بُری جگہ ہے۔ اُن سے کہا جائیگا یہ ہے کھولتا ہوا پانی اور پیپ۔ اور [illegible]
قسم قسم کے عذاب چاہیے کہ وہ پڑے اسکا مزہ چکھا کریں۔ (انکے پیشرو) [illegible]
یہ فوج ہے تمہارے ساتھ دوزخ میں گھسنے والی۔ اسکا بُرا ہو۔ یہ بھی دوزخ کا ایندھن ہے [illegible]
پیرو پیشروں سے کہیں گے، بلکہ تمہارا بُرا ہو تم یہ بلا ہمارے آگے لائے۔ یہ کیسی بُری [illegible]
وہی کہیں گے اے ہمارے پروردگار جو یہ بلا ہمارے آگے لایا اسکو دوزخ میں دوہرا عذاب [illegible]
اور دوزخ والے کہیں گے۔ یہ کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو یہاں نہیں دیکھتے جن کو ہم بدوں [illegible]
شمار کیا کرتے تھے۔ کیا ہم نے انکی ناحق ہنسی اُڑائی۔ یا ہماری نگاہ ہی وہاں [illegible]
جھپتی ہے۔ دوزخیوں کا یہ جھگڑنا ایک حق بات ہے (اور ضرور ہوگی)

تفسیر ان آیات میں دوزخ نصیبوں کے تابع و متبوع کا بیان ہے جو سابقاً [illegible]
جگہ آچکا ہے۔ یہاں صرف اتنی زیادتی ہے کہ جیسے بعض اہل جنت دنیا کے بعض ساتھیوں کے
بعض حالات معلوم کرنیکے متمنی ہونگے۔ بعض دوزخی بھی ان لوگوں کو دوزخ میں [illegible]
جنہیں بزعم خود دنیا میں بد و بدکردار سمجھتے تھے۔ مگر نہ پائینگے تو کہیں گے [illegible]
کہ یا تو انپر ہماری نگاہ ہی نہیں پڑتی۔ یا درحقیقت وہ بھی اچھے تھے ہماری غلطی [illegible]
تھی۔ جیسے آج ہم گرفتارِ بلا ہیں۔ وہ کہیں جنت میں آرام سے ہونگے [illegible]

قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنْذِرٌ وَّمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ [illegible]
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٨﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ [illegible]
عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٧٠﴾

ترجمہ اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہدو کہ میں تو [illegible]
خدا کے سوا کوئی [illegible] غالب زبردست ہے اور کوئی معبود [illegible]
ان سب چیزوں کا مالک ہے جو ان میں ہے [illegible]

[illegible] اختلاف خبر ہے جس سے تم اعراض کرتے ہو
[illegible] مفسرین کے نزدیک قرآن مجید مراد ہے۔ اور بعض کے نزدیک
[illegible] لوگ ایسے دن کی حدت سے اعراض کرتے تھے سیٹی دونوں مراد دیں
[illegible] قیامت زیادہ واضح مراد معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم

بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ (٧١) إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا
أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (٧٢) إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ (٧٣)
فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (٧٤) فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ
كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ (٧٥) إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ (٧٦)
قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ
أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ (٧٧) قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ
وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ (٧٨) قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ (٧٩) وَإِنَّ
عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ (٨٠) قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ
يُبْعَثُونَ (٨١) قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ (٨٢) إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُومِ (٨٣) قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (٨٤) إِلَّا عِبَادَكَ
مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ (٨٥) قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ (٨٦) لَأَمْلَأَنَّ
جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ (٨٧) قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ
عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ (٨٨) إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ
لِّلْعَالَمِينَ (٨٩) وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ (٩٠)

[illegible] عالم بالا کی کچھ خبر نہ تھی۔ جبکہ وہاں والے آپس میں جھگڑ رہے تھے۔
[illegible] فقط معلوم ہوئے مگر اس لئے کہ ڈرانیوالا بیان کرنیوالا
[illegible] ہوں۔

[illegible] فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانیوالا ہوں۔
[illegible] درست کر لوں اور اسمیں اپنی روح پھونک دوں تم اس کے آگے
[illegible]
[illegible] ابلیس نے کہ تکبر میں آ گیا اور نافرمان ہو گیا۔

Marfat.com

اللہ نے کہا اے ابلیس کس بات نے تجھکو روکا کہ تو اسکے آگے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ کیا تو نے تکبر کیا یا تو ہے ہی بڑوں میں سے۔ بولا میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھکو آگ سے بنایا اور اس کو مٹی سے بنایا۔ فرمایا پس نکل یہاں سے بالیقین تو راندا گیا۔ اور تجھپر لعنت ہے روز قیامت تک میری لعنت ہے۔ بولا اے پروردگار مجھے اس دن تک کی مہلت دے کہ سب اُٹھائے جائیں۔ فرمایا تجھے اس دن تک کی مہلت ہے جس کا وقت مقرر ہے۔ اُسنے کہا تیری عزت کی قسم کہ میں ان تمام بنی آدم کو گمراہ کرونگا۔ مگر ہاں ان میں سے جو تیرے مخلص بندے ہیں۔ فرمایا پھر حق بات یہ ہے اور ہم حق ہی کہتے ہیں کہ ہم بھی تجھسے اور ان لوگوں سے جو تیری پیروی کریں۔ دوزخ سے بھر دینگے۔ اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہو کہ میں اس تبلیغ پر تمسے کچھ معاوضہ نہیں مانگتا۔ اور نہ مجھے تکلف آتا ہے یہ قرآن ضرور ضرور عالم والوں کیلئے نصیحت ہے۔ اور البتہ کچھ دن بعد تمہیں اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

تفسیر فاخرج منہا۔ ہا کی ضمیر میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں جنت کی طرف۔ بعض آسمان کی طرف لیتے ہیں۔ اور بعض خلقت و صورت۔ اگرچہ یہ سب وجوہ ممکن ہیں لیکن قول ثانی راجح ہوتا ہے۔ کما لا یخفی۔

قل ما اسئلکم۔ ابتدائے سورت میں آچکا ہے کہ جب کفار نے آنحضرت کی توحید کی دعوت سُنی۔ تو کہنے لگے کہ یہ شخص جھوٹا ہے کہیں اپنے معبودوں کا انکار کرتا ہے ضرور اس سے کوئی اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہے کہ ایسی جھوٹی باتیں بنا رہا ہے۔ آخر سورت میں اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے اے پیغمبر تم ان سے کہدو کہ میں غرض آلودہ نہیں ہوں۔ میں تمسے صاف کہتا ہوں کہ جو باتیں میں تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں انکے ماننے پر میں تمسے کسی معاوضہ کا طالب نہیں۔ اور نہ بتکلف جھوٹی باتیں بنا رہا ہوں یہ قرآن جو میں تمہیں سنا رہا ہوں۔ اور جسے تم کذب افترا کہتے ہو۔ اور جس وجہ سے تم اس کا انکار کرتے ہو۔ لیکن تمہیں کچھ بعد میں معلوم ہو جائیگا کہ جو میں کہہ رہا ہوں۔ اور جو انکار کرتے ہیں۔ انہیں کو نقصان پہنچیگا یہ خبر پیشین گوئی اور معجزہ نبوت ثابت ہوئی۔ واللہ یہدی الی الصراط المستقیم ؎

تفسیر سورۂ زمر

[illegible] بعض - مگر آیت قل یعبادی الذین اور اللہ نزل [illegible] احسن الحدیث مدینہ میں نازل ہوئیں بعض کا قول یہ بھی ہے - کہ قل یعبادی الذین سے تین آیت تک مدنی ہے - اسمیں پچھتر آئتیں [illegible] ایک ہزار ایک سو بہتر (۱۱۷۲) کلمات اور چار ہزار نوسو آٹھ حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[illegible] الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ [illegible] اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ② اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِيْنَ [illegible] وْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ [illegible] اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ③ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ [illegible] كٰذِبٌ كَفَّارٌ ④

[illegible] کتاب بڑے عزت اور حکمت والے اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے

[illegible] جو کتاب پیغمبر ساتھ حق کے نازل کی ہے - پس دین کو خالص خدا ہی کیلئے [illegible] اس کی عبادت کرو -

[illegible] خالص اللہ ہی کے لئے ہے -

[illegible] لوگوں نے اسکے سوا دوسروں کو اپنا خداوند بنا رکھا ہے کہتے ہیں ہم تو انکی [illegible] کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کے نزدیک پہنچاویں - بالیقین اللہ [illegible] رکھتے ہیں (قیامت کے دن) انہیں فیصلہ کریگا - جو جھوٹا [illegible] اسکو ہرگز ہدایت نہیں بخشتا -

[illegible] باتوں میں اختلاف ہے - یا ماسوی اللہ کی

Marfat.com

پرستش کرنے والے اختلاف کرتے ہیں اور ...
مستحق پرستش ہیں۔ اور ہمارے حق میں ان کی پرستش ...
کے ہاں وسیلہ ہونگے ہماری شفاعت کرینگے۔ اور ...
سب کا فیصلہ خدا کریگا۔ اسوقت معلوم ہوگا کہ کون حق پر ...

لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ...
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٥﴾ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ...
النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ ...
أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٦﴾ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ ...
أَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ
خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ...
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٧﴾ إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ ...
وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ...
وِزْرَ أُخْرَىٰ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ ...
إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٨﴾

ترجمہ۔ اگر اللہ چاہتا کہ کسیکو اپنا بیٹا بنائے تو جو چیزیں پیدا کی ہیں ...
چاہتا انتخاب کر لیتا۔ لیکن وہ تو ان باتوں سے پاک ہے وہ ...
اسنے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا اور ...
دن کو رات پر لپیٹتا ہے۔ اور اسی نے سورج اور چاند کو ...
وقت مقرر تک پڑے چل رہے ہیں خبردار وہ غالب اور بخشنے والا ...
اسنے تمکو نفس واحد سے پیدا کیا۔ پھر اسی سے اس کا ...
آٹھ قسم کے چارپائے اتارے ...
وہی تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک طرح ...
اندر بنایا ہے یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے ...
ہے پھر بھی تم کدھر کو پھرے چلے جا رہے ...
اگر تم ناشکری کرو گے تو ...

Marfat.com

... کہ اللہ بے نیاز ہے ... اور کوئی کسی کا بوجھ
... کی طرف لوٹنا ہے سو تمہیں جتائیگا کہ تم کیا کیا
... کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔
... مشرکین عرب کہتے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اس آیت سے
... پاک اسکی ذات کو ولد و ولادت سے کیا نسبت۔ ہاں اگر وہ چاہتا تو اپنی مخلوق
... میں سے لیتا۔ لیکن نہیں وہ تو اس ارادے سے بھی منزہ و مقدس ہے
... میں اکیلا ہے۔ نہ کوئی اس کا شریک ہے۔ اور نہ کوئی اس کا ولد و فرزند
قاہر و غالب بھی ہے۔

... واللیل علی النھار الخ یعنی دن اور رات کو گھٹاتا بڑھاتا ہے۔ جیسا کہ
... فی اللیل کے ضمن میں سابقاً بیان ہو چکا ہے۔
... من الانعام ثمانیۃ ازواج یعنے اونٹ۔ بیل۔ بھیڑ۔ بکری نر و مادہ کہ
... کے ہیں تمہارے فائدہ کیلئے پیدا کئے۔
... بعد خلق سے وہ حالتیں مراد ہیں جو نطفہ پر استقرار حمل سے لیکر وضع
... تک گذرتی ہیں۔ اور جن میں سے ہر حالت سابقہ حالت سے مختلف ہوتی ہے اور فی
... ثلث سے شکم مادر۔ رحم اور مشیمہ یعنی اس جھلی کی تاریکیاں جسمیں بچہ
... مراد ہیں۔

... جس خدا کی یہ شان و عظمت ہے وہی تمہارا اللہ و معبود ہے۔ اسی کی
... کرنی چاہیئے۔ اگرچہ نہ تمہاری اطاعت کی اسے حاجت اور نہ تمہارے
... کا کچھ ضرر۔ لیکن وہ تمہاری ہی بھلائی کیلئے کفر و کفران کو ناپسند
... کو پسند کرتا ہے۔ اور اسی لئے تمہیں بذریعہ رسول و کتاب
... ہے کہ تمہیں کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے۔

... الانسان ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ
... مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ
... بِكُفْرِكَ قَلِیْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ⑧
... تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر پکارتا ہے

Marfat.com

پھر جب خدا اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت ...
جس کے لئے پہلے خدا کو پکارا تھا اور اللہ کے لئے شریک ...
راہ سے گمراہ کرے۔ اے پیغمبر تم ایسے شخص سے کہو کہ چند روز
دنیا سے فائدہ اٹھا لے۔ آخر تو دوزخیوں ہی میں سے ہوگا۔

اس حقیقت کی تفسیر سابقاً بیان ہو چکی ہے۔

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو
رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا
يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (۱۰)

ترجمہ کیا کیں ایسا شخص جو اوقات شب میں کبھی سجدہ کرتا ہوا کبھی قیام ... بر
بندگی میں لگا رہتا ہے جو آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے ...
بندہ کے برابر ہو سکتا ہے، اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ کہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے
بھی برابر ہوتے ہیں۔ مگر نصیحت وہی پکڑتے ہیں۔ جو عقل رکھتے ہیں۔

آیت میں حذف ہے جو قرینہ سے معلوم ہوجاتا ہے اور تفسیر اس معنی کی ...
بیان ہو چکی ہے۔

قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ
حِسَابٍ (۱۱) قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ (۱۲) وَأُمِرْتُ
لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ (۱۳) قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيمٍ (۱۴) قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي (۱۵) فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ
مِنْ دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ
أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ (۱۶) لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ
تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ (۱۷) وَالَّذِينَ
اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ
عِبَادِ (۱۸) الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ
اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ (۱۹)

حالانکہ یہ دیکھو [illegible]
ہے [illegible]
تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے حکم لگاتے ہو [illegible]

تفسیر عرب کے بعض قبائل کا اعتقاد تھا کہ فرشتے [illegible]

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے [illegible]
صاحب ولد بتاتے ہو۔ یہ تم نے کہاں سے [illegible]
وہ اولاد اوسکی قرار دیتے ہو۔ جس سے خود نفرت [illegible]
برا سمجھو۔ اور اللہ کے حصہ میں بیٹیاں رکھو۔ تم نے [illegible]
ہیں سکیا ہمنے تمہارے سامنے انکو عورت ذات بنایا ہے [illegible]
یہ باتیں بناتے ہو۔ یہ سب تمہاری فضول بکواس اور افترا [illegible]
اور کہاں اوسکا صاحب اولاد ہونا کہاں فرشتے اور کہاں عورت ذات [illegible]
افترا ہے۔ اگر عقل سے کام لو۔ تو ہرگز ایسا نہ کہو

أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُّبِينٌ ۝ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِن كُنتُمْ [illegible]
وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ
إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ إِلَّا عِبَادَ
اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ۝ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ۝
إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ (۱۶۳)

ترجمہ یا تمہارے پاس کوئی کھلی سند ہے۔ اگر تم سچے ہو تو [illegible]
کرو۔ اور انہوں نے اللہ اور جنوں میں رشتہ ٹھہرایا ہے حالانکہ جنات [illegible]
قیامت کے دن [illegible] حاضر کئے جاوینگے [illegible]
بناتے ہیں اللہ ان سے پاک ہے۔ مگر ہاں خدا کے خالص بندے [illegible]
سوائے کفار کہ تم اور جنکی تم پرستش کرتے ہو [illegible]
سکتے۔ مگر اسی کو جو جہنم میں جانے والا ہے [illegible]

تفسیر [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کہو کہ اے میرے بندو جو ایمان لا چکے ہو رب سے ڈرو۔
[illegible] نیکی کرتے ہیں بھلائی ہے۔ اور اللہ کی زمین وسیع ہے بالیقین
[illegible] انکا اجر بے حساب دیا جائیگا۔
[illegible] لوگوں سے کہدو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ دین صرف اللہ ہی کا سمجھکر
[illegible] عبادت کیا کروں۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا مسلم بنوں۔
[illegible] کہو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے یوم عظیم یعنی قیامت کے
[illegible] کا خوف لگتا ہے۔
[illegible] ان لوگوں سے کہو میں تو اپنا دین صرف اللہ ہی کے لئے سمجھکر اسی کی عبادت کرتا ہوں
[illegible] اس کے سوا جسکی چاہو عبادت کرو۔
[illegible] ان لوگوں سے کہدو کہ فی الحقیقت گھاٹے میں وہ ہیں جو قیامت کے دن اپنے نفس اور اپنے
[illegible] عیال کا نقصان کرینگے۔ خبردار یہی تو صریح گھاٹا ہے۔
انہی کے لئے اوپر سے بھی اوڑھنا آگ کا ہوگا۔ اور نیچے سے بچھونا بھی۔ یہی تو وہ
[illegible] ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو مجھ سے ڈرو۔
اور جو لوگ بت پرستی سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ اُن کیلئے
خوشخبری ہے۔ لہذا اے پیغمبر تم میرے ان بندوں کو بشارت پہنچا دو جو کلام کو سنتے
[illegible] ہیں کی اچھی اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ
[illegible] ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔
[illegible] قل یٰعبادی الذین اٰمنوا: کہتے ہیں کہ یہ آیت مہاجرین حبشہ کے حق میں
[illegible] ہوئی جنہوں نے تکلیفیں اٹھائیں مصیبتیں سہیں لیکن ایمان و اتقا کو نہ چھوڑا۔ نیز آیت
[illegible] ہے کہ اللہ کی زمین وسیع تھی۔ یہاں گذارا نہیں ہوتا اور ایمان و اتقا
[illegible] کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو یہاں سے نکل کھڑے ہو۔ ملکِ خدا تنگ نہیں ہے
[illegible] جہاں نیکی و اتقا کا کوئی مزاحم نہ ہو۔ تم اگر نیکی پر کاربند ہوگے۔ تو اللہ بھی
[illegible]

[illegible] فی ھذہ الدنیا حسنۃ کے دو معنی ہیں اول یہ کہ جو اس دنیا میں
[illegible] کرینگے۔ [illegible] ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کریگا۔ دوسرا

Marfat.com

یہ کہ جو نیکی کرنے والا ہے وہ نیکی کریگا ۔ ...
کرتا ہے یعنی وہ دونوں درست ہیں ...
کی تائید و تقویت ہوتی ہے ۔ واللہ اعلم ...

وامرت ان اکون اول المسلمین یعنی مجھے ...
بنانا مقصود نہیں ہے ۔ بلکہ مجھے بھی ان پر کاربند ہونے کا حکم ہے
تمسے کرنے اور نہ کرنے کو کہتا ہوں ۔ خود اپنے کو ان سے مستثنیٰ ...
عامل ان باتوں پر ہیں ۔ آؤ اور ان ہدایتوں پر کاربند ہو ...
بالاتر نہ پاؤ گے ۔ میں تمہیں کو معصیت نافرمانی سے نہیں ڈراتا بلکہ خود ...
ڈر لگا رہتا ہے ۔ کہ اگر میں نے خدا کی نافرمانی کی تو عذاب قیامت ...
اسی لئے میں اپنے ایک خدا کی عبادت کرتا ہوں ۔ اور اسکی خدائی و عبادت ...
نہیں ٹھیراتا ۔ تمہارا تمکو اختیار ہے جسے چاہو پوجو ۔ مگر یہ یاد ہے ...
پوجنے والے ہیں ۔ ان کے لئے خسران آخرت تیار ہے ۔ اور یہی خسران عظیم ...

ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ یہی وہ خسران ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ...
کی ہدایت کرتا ہے ۔ اور اسکی سبیل بتاتا ہے ۔ مبارک ہیں وہ بندے جو ...
ڈر کر ایمان و اتقا اختیار کرتے ہیں ۔ بات کو سنتے اور سمجھتے ہیں ...
پاتے ہیں ۔ اس پر کاربند ہو جاتے ہیں ۔ یہی مستحق بشارت ہیں ۔ ...

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ ...
اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ...
وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيعَادَ (۲۰)

ترجمہ بھلا وہ شخص جس پر حکم عذاب کا ثابت ہو چکا کیا آپ ...
لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ان کے لئے بالاخانے ...
بنے ہوئے ہیں نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ یہ اللہ کا وعدہ ...

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ...
ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا ...
حُطَامًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى ...

Marfat.com

... نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر زمین میں اس کے چشمے
... سے رنگ برنگ کی کھیتی اگاتا ہے پھر وہ زوروں پر آتی ہے پھر تو
... جاتا ہے پھر خدا اسکو چورا چورا کر ڈالتا ہے۔ لاریب کہ ان حالات میں عقل والوں
... نصیحت ہے۔

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (۲۲)

... کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے اور وہ اپنے رب کی طرف سے ... پر ہے۔ برابر ہو سکتا ہے اسکے جو تنگدل اور کفر کی تاریکی میں پڑا ہوا ہے پس ... ہے ان لوگوں پر جنکے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہوگئے ہیں یہی لوگ تو کھلی گمراہی میں ہیں۔

تفسیر — فویل للقسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ اسکے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ جب اللہ کا ... ہوتا ہے اسکا کلام اور احکام سنائے جاتے ہیں۔ تو جو لوگ اسکو جھٹلاتے ہیں بخلاف ماننے ... انکے دل سخت ہیں۔ کہ ذکر الٰہی ان میں اترا ہی نہیں کرتا۔ جو لوگ اس قسم کے ہیں قابل ... ہیں وہی کھلے گمراہ ہیں دوسرے یہ کہ جو لوگ سنگدل اور خبیث الطبع ہیں یاد ... ذکر الٰہی سے وہ نرم نہیں ہوتے بلکہ انکی قساوت و سنگدلی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (۲۳)

... نے بہترین کلام یہ کتاب اُتاری جسکی باتیں باہم ملتی جلتی اور بار بار دوہرائی ... جن سے ان لوگوں کے بدن کانپنے لگ جاتے ہیں۔ جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ... الٰہی کیلئے نرم ہوجاتے ہیں۔ یہ قرآن اللہ کی ہدایت ہے جسکو چاہتا ہے ... سیدھا رستہ دکھا دیتا ہے اور جسکو خدا گمراہ کرے پھر اس کا کوئی ہدایت کرنیوالا ...

... معنی بھی۔ اسکی فصاحت لفظی طاقت بشری سے ...

بالاتر ہے۔ اسی لئے فصحائے عرب جنکو زعم قرآن [illegible]
گھمنڈ تھا سب ملکر قرآن جیسی ایک آیت بھی معارضہ میں [illegible]
جنکو توفیق وسعادت ملی انہوں نے اعجاز کا اعتراف کیا جو بدبخت [illegible]
اس کلام کو جادو کہکر اپنے عجز کا اقرار کر گئے معنی کے لحاظ سے قرآن [illegible]
اور سارے زمانہ کی حکمت کو قرآن کے مقابلہ میں پہاڑ کے سامنے پر کا بھی [illegible]
احسن الحدیث کیا ہو گی۔ پھر وہ متشابہ بھی ہے بات بات سے ملتی ہے [illegible]
تعارض نہ پاؤ گے۔ مثانی بھی ہے کہ اکثر ایک ایک حکم ایک ایک بات کو کئی [illegible]
تاکہ سننے پڑھنے والے ایکدفعہ نہیں تو دوسری دفعہ غور کریں۔ اور سمجھیں اور عبرت حاصل [illegible]
ہیبت و جبروت ہے جب پڑھی جاتی ہے تو اللہ والونکے بدن کانپ اٹھتے ہیں دل [illegible]
کھڑے ہو جاتے ہیں اور جب اس حالت کو سکون ہوتا ہے۔ تو پھر جان و تن [illegible]
راغب ہو جاتے ہیں۔ اور جو لوگ قابل ہدایت ہیں۔ اللہ تعالی انکو اسی احسن الحدیث [illegible]
یعنی یہی ذریعہ ہدایت ہے۔

أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ [illegible]
ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ [illegible]
مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ [illegible]
لَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾

ترجمہ آیا وہ شخص جو قیامت کے دن سخت ترین عذاب کو اپنی منہ پر جھیلے گا [illegible]
ہو سکتا ہے جو جنت میں آرام سے بیٹھا ہوگا، اور ظالموں سے اس دن کہا جائے گا [illegible]
رہے تھے اس کا مزا چکھو۔

جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں۔ انہوں نے بھی (قیامت کو) جھٹلایا [illegible]
اس طرح آلیا۔ کہ انہیں خبر بھی نہ ہو سکی۔

پھر اللہ نے انکو دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا [illegible]
کاش یہ لوگ اس بات کو جانتے۔

تفسیر یتقی بوجہہ سوء العذاب [illegible]
لیکن عذاب دوزخ سے کسی نہیں [illegible]

... دوزخ میں منہ کے بل گرا کر گھسیٹے جائینگے - یا اوندھے لٹکائے جائینگے
... یا وہ بھی طرف انتہاء عذاب ہوں گے ۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۲۸﴾
قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۲۹﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا
فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ
مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾

اور ہم نے لوگوں کے سمجھانے کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کردی ہیں تاکہ یہ
لوگ نصیحت پکڑیں - یہ قرآن عربی ہے جس میں کسی طرح پیچیدگی (کجی) نہیں اسلئے
کہ لوگ اسے سمجھ کر خدا سے ڈریں ۔
اللہ نے ایک مثال بیان کی کہ ایک شخص (غلام) ہیں کئی جھگڑنے والے شریک (ملکیت) ہیں
اور ایک غلام ہے پورا ایک آدمی کا ہے - کیا یہ دونوں (غلام) برابر ہوسکتے ہیں (ازنہایت
... تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں - لیکن اکثر آدمی اتنا بھی نہیں سمجھتے ۔
اس حقیقت کی تفسیر سابقاً بیان ہوچکی ہے ۔

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ
رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿۳۲﴾

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

إِذْ جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ
وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿۳۴﴾ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ
ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۵﴾ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا
وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۶﴾

(اے نبی) یقیناً تم کو بھی مرنا ہے اور شک نہیں کہ یہ لوگ بھی مرنے والے ہیں ۔
پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے حضور میں جھگڑے کروگے - اسوقت حق
[illegible]
... اللہ پر جھوٹ بولے - اور صداقت کو جبکہ اسکے پاس آئے

Marfat.com

جھٹلائے- کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی نہیں اور جو سچی بات لیکر آیا
پرہیزگار ہیں- جو کچھ وہ چاہینگے انکے رب کے پاس انکے لئے موجود ہے یہی
تاکہ اللہ اُن سے وہ بُرے کام جو انہوں نے کئے تھے اُتار دے اور انکو ان
عوض جو وہ کرتے رہے تھے- انکا اجر عطا فرمائے-

تفسیر: لیکفر اللہ عنھم اسوأ الذی — اسوأ الذی سے مراد کفر
اور احسن الذی سے ایمان و اتقا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ پہلے مبتلاء کفر تھے لیکن جب ان کے
پاس صداقت و راستی آئی- اور انہوں نے کفر و انکار کو چھوڑ کر اس کی تصدیق کی اور اتقا
اختیار کیا- تو اللہ تعالیٰ بھی انکے اس سابق کفر کو معاف کر دیگا- اور ایمان اتقا کا اجر عطا کریگا۔

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ وَمَن
يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (۳۷) وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ
أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ (۳۸)

ترجمہ کیا اللہ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں- اور اے پیغمبر یہ لوگ تمکو اللہ کے سوا اوروں سے
ڈراتے ہیں- اور جسکو خدا گمراہ کر دے اُسکو کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں- اور جسکو خدا ہدایت دے اُسے
کوئی گمراہ نہیں کر سکتا- کیا خدا زبردست اور بدلا لینے والا نہیں ہے۔

تفسیر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت توحید کی اور بتوں معبودان باطل
کی مذمت شروع کی تو اہل مکہ نے آپکو ڈرانا دھمکانا شروع کیا کہنے لگے ہمارے معبود بدلہ
لینگے کسی نے کہا آئندہ یوں مذمت کی تو اچھا نہ ہوگا- اللہ تعالیٰ نے آپکی تسکین فرمائی اور
تم ہمارے حافظ و نگہبان ہیں تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا- تم استقلال سے اپنا کام
یہ گمراہ ہیں انکو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا- اور تمکو ہمنے ہدایت دی ہے تمہیں کوئی گمراہ
رہے وہ جو تمہارے خلاف جوڑ توڑ کرتے ہیں- اُن سے بدلہ لینے کیلئے ہم موجود ہیں

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ
قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ
هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ
رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ
اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَ

...عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ (۴۱)

اے پیغمبر اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کسنے پیدا کیا تو یہی کہیں گے کہ خدا نے پھر تم نے یہ بھی سوچا کہ تم خدا کے سوا کن کو پکارتے ہو۔ اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو معبود اس کی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں۔ یا خدا مجھپر اپنا رحم کرنا چاہے تو کیا معبود اسکے رحم کو روک سکتے ہیں۔ اے پیغمبر تم کہدو مجھے بس خدا کافی ہے بھروسہ رکھنے والے اسی پر بھروسہ کیا کرتے ہیں۔

اے پیغمبر کہدو کہ تم اپنی جگہ پر عمل کیئے جاؤ میں بھی عمل کر رہا ہوں۔ آگے تمکو معلوم ہو جائیگا کہ کون ہے وہ جسپر وہ عذاب آتا ہے جو اسکو دنیا میں بھی رسوا کریگا۔ اور آخرت میں دائمی عذاب اسپر اتریگا۔

اس حقیقت کی تفسیر سابقاً بیان ہو چکی ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
ع ۴ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (۴۲)

ترجمہ بالیقین یہ کتاب ساتھ حق کے لوگوں کے فائدہ کیلئے تمپر اے پیغمبر اتاری ہے۔ بس اب جسنے اس سے ہدایت اختیار کی۔ اسنے اپنے ہی نفس کی بھلائی کیلئے اختیار کی۔ اور جو گمراہ رہا تو اسکی گمراہی کا وبال اسی کی جان پر ہے۔ اور تم ان پر مختار نہیں ہو۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (۴۳)

ترجمہ اللہ نفسوں کو انکی موت کیوقت بلا لیتا ہے اور جو نہیں مرے ہیں انکی نیند کیوقت پھر اسے روک لیتا ہے جسپر موت کا حکم جاری ہو گیا۔ اور دوسرے نفسوں کو ایک وقت مقرر تک کیلئے دنیا میں بھیجدیتا ہے بالیقین اس بات میں ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ قدرت کی نشانیاں ہیں۔

تفسیر مطلب آیت کا یہ ہے کہ اللہ تعالی ارواح و نفوس کو عند الموت و عند النوم اپنے پاس بلا لیتا ہے جن نفسوں کو عند النوم اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ اگر اسی خواب کی ساعتوں میں کسی کا وقت پورا ہو چکا تو اس نفس و روح کو اپنے پاس ہی روک لیتا ہے۔ دنیا اور اسکے جسم میں نہیں بھیجتا اور اگر اس نفس کا جو جسم سے علیحدہ ہوتا ہے وقت ختم نہیں ہوا۔ تو اسکے جسم میں پھر لوٹا دیتا ہے اور جبتک کہ اجل مسمی آئے یونہی ہوتا رہتا ہے۔

Marfat.com

اس سے معلوم ہوا کہ موت اور خواب کے وقت روح یا النفس ... [illegible]
مگر موت اور خواب کی حالتیں یکساں نہیں ہوتیں ... [illegible]
وہ ہے جس کے ساتھ حیات ہے وہ موت کے وقت بدن سے بے تعلق ہو جاتا ہے ... [illegible]
بھی خاتمہ ہو جاتا ہے دوسرا نفس وہ جس سے فہم و تمیز متعلق ہے وہ عند النوم ... [illegible]
سے نفس کو زوال نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ تمام نفسوں کو ... [illegible]
اور جو مر نہیں ہیں جنکی موت کا وقت نہیں آیا ہے انکی ان نفوس کو جو مدار فہم و تمیز ہیں ... [illegible]
پھر اگر اسی خواب کے اثناء میں موت نفس کا وقت آگیا۔ تو ان نفسوں کو بھی ... [illegible]
نہیں آیا ہے۔ تو انکو واپس بھیجدیتا ہے اور اجل مسمی تک یہی ہوتا رہتا ہے ... [illegible]

بعض نے اس کو یوں سمجھا ہے کہ ہر ایک انسان میں ایک نفس اور ایک روح ہے خواب کے وقت ... [illegible]
اور روح باقی رہتی ہے بعض کہتے ہیں کہ نہیں آدمی میں ایک ہی نفس یا ایک ہی روح ہے ... [illegible]
وقت بدن سے نکل جاتی ہے۔ خواب کے وقت بھی نکل جاتی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ خواب کی حالت ... [illegible]
چونکہ ابھی اسکی موت کا وقت نہیں آیا ہے۔ فی الجملہ اس کا تعلق جسم سے باقی رہتا ہے ... [illegible]
پڑتی رہتی ہیں۔ جب آدمی جاگتا ہے نفس و روح پلک جھپکانے سے بھی جلد ... [illegible]
تحقیق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا روح خواب ... [illegible]
نکل جاتی ہے۔ اور اسکی شعاع جسم پر باقی رہتی ہے۔ اور اسی سے رویا نظر آتا ہے ... [illegible]
ہے۔ فوراً روح جسم کی طرف عود کر آتی ہے۔ بہر حال موت اور خواب کی حالت ... [illegible]
کیونکہ جب نفس و روح کی روشنی تمام ظاہری و باطنی اجزائے بدن پر پڑتی رہتی ... [illegible]
کی ہوتی ہے۔ اور یہی حیات کامل ہے۔ اور جب نفس کی ضوء میں بعض اجزاء ظاہر ... [illegible]
ہے۔ نہ باطن سے تو یہ حالت خواب ہے۔ اور جب ظاہر و باطن ہر طرف بالکلیہ ضوء نفس ... [illegible]
ہے پس موت و نوم ہر باب میں شریک ہیں۔ کہ ان میں ضوء نفس منقطع ... [illegible]
میں باہمدگر ممتاز ہیں۔ اور یہ عجیب و غریب تدبیر فاعل علیم حکیم ہی ... [illegible]
ہیں وہ انسان میں خدا کی قدرت دیکھتے ... [illegible]
نہیں کرتے جنکو شعور اور ادراک بھی نہیں ... [illegible]

اَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللّٰهِ شُفَعَاءَ ... [illegible]
وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿۴۳﴾ قُل لِّلّٰهِ ... [illegible]

[illegible] خدا کے سوا کوئی سفارشی ٹھیرا رکھا ہے اے پیغمبر ان سے کہو تو اگرچہ وہ کچھ [illegible] اور نہ سمجھتے ہی ہوں۔ ان لوگوں سے کہہ دو تمام شفاعت اللہ ہی کیلئے [illegible] زمین کا ملک اسی کا ہے پھر تم سب اُسی کیطرف لوٹائے جاؤ گے۔

[illegible] بہت سے کہا کرتے جیسے کہ اب بھی کہتے ہیں کہ ہم ان مورتوں کو اس خیال و اعتقاد [illegible] کہ یہ ہمارے معبود ہیں۔ ہمیں نفع و نقصان پہنچاتے اور پہنچا سکتے ہیں ہم تو [illegible] پوجتے ہیں۔ کہ یہ اُن خواص کی نقل ہیں۔ جو اللہ سے مقرب ہے۔ انکی پرستش سے [illegible] حاصل کرتے ہیں۔ اور اس بنا پر کرتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے یہاں ہمارے شفیع ہوں۔ اللہ تعالیٰ [illegible] یوں جواب دیا۔ کہ کیا یہ اُن سے شفاعت کی امید رکھیں گے۔ چاہے یہ کچھ بھی فہم و [illegible] اختیار و اقتدار نہ رکھتے ہوں۔ کیونکہ بت پرستوں کی بت پرستی دو حال سے خالی [illegible] سکتی۔ یا تو وہ بتوں ہی سے شفاعت کی توقع رکھتے ہونگے۔ سو جن میں شعور و ادراک [illegible] کی کیا سُنیں سمجھیں گے۔ اور کیا شفاعت کرینگے۔ یا یہ کہ جنکی وہ شبیہیں ہیں اُن سے [illegible] کی امید رکھتے ہیں۔ سو اس کا اللہ تعالیٰ نے یوں جواب دیا۔ کہ قیامت کے دن کسیکو [illegible] ہوگا۔ کوئی شفاعت بھی نہ کر سکیگا۔ مگر اللہ کی اجازت سے۔ اور جب اللہ کی اجازت [illegible] گی تو شفیع بھی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی ہوا۔ جو اسوقت شفاعت کی اجازت دیگا [illegible] تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیئے نہ کسی اور کی۔ کیونکہ زمین و آسمان کی سلطنت سب [illegible] کوئی اُسکا شریک و ہمسر نہیں۔ کہ کسی بات میں دخل دے سکے۔ اور پھر حاضر بھی اسی کے [illegible] اور جزا و سزا بھی وہی دیگا۔ پھر اسکو چھوڑ کر غیروں کی عبادت و پرستش کیوں

[illegible] سے بعض نے جو منکر شفاعت ہیں اس امر پر استدلال کیا ہے کہ قیامت کے [illegible] ہوگا اور کسیکو شفاعت کی اجازت ہوگی۔ لیکن یہ صحیح نہیں اذن [illegible] ہوگا۔ جیسا کہ ہم سابقاً بحث شفاعت میں مفصل بیان کر چکے ہیں

[illegible] اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
[illegible] إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ (۴۶) قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ
[illegible] تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۴۷

Marfat.com

ترجمہ۔ اور جب اکیلے خدا (خدائے واحد) کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل
جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور جب ان معبودوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو اسکے سوا ہیں
تو دفعتہً ان کے چہرے کھل جاتے ہیں۔ آپ پیغمبر تم کہو اے اللہ آسمان و زمین
غیب و شہود کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان بحثوں کا فیصلہ کریگا جن میں وہ اختلاف
مشرکین صرف توحید کے خلاف اور اسکے دشمن تھے۔ ورنہ اتنا مانتے تھے کہ اللہ بڑا
معبود اور ہمارا سب سے بڑا معبود ہے اسکے معبود ہونے سے ہمیں انکار نہیں لیکن یہ ذکر کہ اکیلا
معبود ہے۔ اور اسلام اور پیغمبر علیہ السلام یہی کہتے تھے۔ اسی لئے جب خدائے واحد کا ذکر کیا جاتا
ناک بھوں چڑھاتے۔ تنگدل ہوتے۔ اور جب کوئی ادھر ادھر کا آدمی اللہ کے ساتھ انکے معبودوں کا
چھوٹے معبود ہونیکی حیثیت سے ذکر کر دیتا۔ تو وہ خوش ہوتے اور کہتے ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اب
ٹھکانے کی بات کہتے ہو۔ انکی اسی حماقت کا ان آیات میں مذکور ہوا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ
سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ
وَبَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ

ترجمہ اور جن لوگوں نے ظلم و کفر کیا اگر انکے پاس تمام وہ بھی ہو جو زمین میں ہے اور اسکے ساتھ
اسی کے برابر اور بھی۔ اس سب کو قیامت کے دن سخت عذاب کے فدیہ میں دے ڈالیں
اور اللہ کی طرف سے انہیں وہ بات پیش آئیگی جسکا وہ گمان نہ کرتے تھے۔ اور ان کاموں کی برائیاں
انہوں نے کئے تھے۔ انپر ظاہر ہو جائیں گی اور وہی عذاب جسکی وہ ہنسی اڑاتے تھے
آگھیرے گا۔

تفسیر بدا لھم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون یعنی وہ خیال کرتے تھے
جینا اور پھر جزا و سزا کو پہنچنا نہیں ہے۔ مگر اللہ انکو مرنے کے بعد جلائیگا اور انکو
یا یہ کہ وہ خدا سے جزا کی امید رکھتے تھے۔ مگر وہاں خدا انکے لئے سزا
کو وہ اچھا سمجھتے تھے وہ برے نکلیں گے۔ اور وہ عذاب جسپر انہیں ہنسی آتی تھی
آن گھیرے گا۔

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ
عَلٰی عِلْمٍ ؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

Marfat.com

بھی جنّت ناطہ ان رکھا ہے۔ اور طرفہ یہ ہے کہ جنکو یہ اللہ کا سگا مانتے ہیں
وہ بھی جانتے ہیں کہ انہیں قیامت کے دن اللہ کے حضور میں حاضر ہونا اور اپنے
کئے کا بدلہ پانا ہے۔ اگر وہ اللہ کے بھائی بند بھی ہوتے تو انکی یہ حالت کیوں ہوتی ہوتی
بات یہ ہے کہ یہ گمراہ جو کچھ اللہ کی بابت کہتے ہیں سب بے سرو پا کہتے ہیں۔ اللہ کی ذات
ان باتوں سے بالکل پاک صاف ہے۔ ہاں اللہ کے مخلص بندے جو نا سوا سے واسطہ ہی
نہیں رکھتے جو کچھ کہتے ہیں ٹھیک کہتے ہیں اور اون کو وہ پکڑ دھکڑ بھی نہ ہوگی جو کافروں سے
ہونی ہے انہیں یہ کفار یا یہ اور انکے معبود سب ملکر بھی اگر کسی کو راہ خدا سے بھٹکانا چاہیں
چکے ہیں تو سوائے اون لوگوں کے اور کسی کو نہیں بہکا سکتے۔ جو پہلے سے دوزخ کا ایندھن ہو
وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۝ ۱۶۴ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ۝ ۱۶۵ وَإِنَّا
لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝ ۱۶۶

ترجمہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا ایک درجہ مقرر ہے اور
ہم صف بستہ حاضر ہیں اور ہم تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ یعنے جنات کا یہ
حال ہے کہ وہ اپنی بیچارگی اور باز پرس ہونیکو جانتے ہیں۔ اور فرشتوں کی یہ کیفیت ہے
کہ وہ بھی اس بات کو جانتے ہیں اور زبان سے مانتے ہیں کہ ہمارا سب کا ایک ایک درجہ
مقرر ہے جس سے سرمو تجاوز نہیں کرسکتے۔ ہمارا یہی کام ہے کہ صفیں باندھے اللہ کی
تسبیح و تقدیس کرتے رہیں۔ پس جن جنوں اور فرشتوں کا یہ حال ہو۔ وہ کیونکر اللہ کی
بیٹیاں بنیں گی اور اوسکی اولاد ہو سکتی ہیں۔ یہ گمراہوں کی کم سمجھی ہے کہ ایسا کہتے ہیں
وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ۝ ۱۶۷ لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ ۱۶۸
لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ ۱۶۹ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ ۱۷۰

ترجمہ اور یہ لوگ (کفار مکہ) اب سے پہلے کہا کرتے تھے۔ کہ اگر اگلے
لوگوں کی طرف کوئی کتاب ہمارے پاس ہوتی۔ تو ہم اللہ کے خالص بندے ہوتے
سو یہ کتاب جبکے ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ پس انہیں آگے چلکر اپنا انجام معلوم

یعنی مکہ کبھی کبھی کہا کرتے تھے کہ یہود کے پاس کتاب شریعت موجود ہے مگر یہ
من مانی کرتے ہیں اگر ہم صاحب کتاب ہوتے ہمیں خدا کیطرف سے کوئی
کتاب ملتی تو ہم اوسکے خالص اور نیک بندے ہوتے۔ لیکن جب قرآن نازل

Marfat.com

[illegible] كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا
[illegible] سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَ مَا هُمْ
بِمُعْجِزِيْنَ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ
[illegible] لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع ۵ / ۱۱

[illegible] کوئی تکلیف آکر چھوتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے [illegible] دیتے ہیں تو کہنے لگتا ہے یہ تو مجکو اپنی علم و قابلیت کیوجہ سے ملی ہے لیکن [illegible] ہوتی ہے مگر اکثر اتنی سی بات کو بھی نہیں جانتے - جو لوگ پہلے ہو گذرے ہیں۔ [illegible] ایسا ہی کہا تھا پس جو کچھ وہ کرتے تھے - وہ کچھ بھی انکے کام نہ آیا - اور جو کچھ وہ کرتے [illegible] تھے انکو پہنچے - اور ان (مکہ والوں) میں سے بھی جو ظلم (کفر) کر رہے ہیں [illegible] ان کاموں کی برائیاں پہنچکر رہیں گی - جو وہ کر رہے ہیں - اور وہ (ہمیں) عاجز نہ کرسکیں گے [illegible] نے اتنا ہی نہ جانا کہ اللہ ہی جسکی چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے [illegible] دیتا ہے - لاریب کہ ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں بہت [illegible] نشانیاں خدا کی ہیں۔

[illegible] کی آیات کی تفسیر سابقًا لکھی جا چکی ہے۔

[illegible] الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
[illegible] جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ
[illegible] مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا
[illegible] مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً
[illegible] ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ
[illegible] كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ
[illegible] الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ
[illegible] الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

[illegible] کہدو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی [illegible] لاریب کہ وہ بخشنے والا [illegible] اسکی فرمانبرداری کرو - اس سے پہلے کہ تم پر عذاب [illegible]

آجائے پھر تم کسی طرف سے بھی مدد نہ پا سکو گے۔ اور تمہارے پروردگار کی طرف سے تمکو پہنچائی گئی ہیں۔ اچھی پیروی کرو۔ اس سے پہلے کہ عذاب دفعۃً تم پر آ جائے ہو۔ (ایسا نہ ہو کہ) نفس کو کہنا پڑے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کے حق میں کی۔ اور ہنسی میں اڑاتا رہا۔ یا کہنے لگے اگر خدا مجھکو ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگار ہوتا۔ یا جب عذاب دیکھے کہے کاش مجھے ایکبار (دنیا کی طرف) لوٹنا مل جائے تو میں بھی دفعۃً نیکوکاروں میں ہو جاؤں ؛

تفسیر۔ واتبعوا ما انزل الیکم یعنی قرآن کی پیروی کرو۔ کیونکہ یہ کتاب ان بہترین احکام پر مشتمل ہے جو اللہ تعالیٰ نے ابتدائے عالم سے ابتک نازل فرمائے ہیں۔ پس اسکے احکام کا اتباع کرو۔ علی ما فرطت فی جنب اللہ یعنی طاعت خداوندی۔ اوامر الٰہی کی تعمیل یا حقوق اللہ کے ادا کرنے میں کوتاہی وکمی کی ہے۔ کاش میں نے وہ کیا ہوتا کہ آج خسران کے گروہ میں نہ ہوتا ؛

بَلٰی قَدْ جَآءَتْکَ اٰیٰتِیْ فَکَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَکْبَرْتَ وَکُنْتَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ

ترجمہ۔ ہاں تجھ کو ہمارے احکام پہنچے مگر تو نے انہیں جھٹلایا۔ اور تکبر کیا اور منکر بن بیٹھا

تفسیر۔ قیامت کے دن کفار و بدکار اپنا بدانجام آنکھوں کے سامنے دیکھکر طرح طرح کے عذر وحیلہ کرینگے۔ کہ اگر خدا ہمیں بھی ہدایت دیتا تو آج ہم بھی فائزین میں سے ہوتے یا اگر دنیا میں ہدایت نہ دی تھی تو اب ہی ایکبار ہمیں دنیا میں بھیجدے۔ اب ہم خوب نیکو کاری کرینگے۔ انہیں عذر وحیل کا خدا تعالیٰ جواب دیتا ہے۔ اور آگاہ کرتا ہے کہ یہ عذر تمہارے نہ سنے جائیں گے۔ کیونکہ تمہارے یہ عذر و حیلے تو اسوقت قابل پذیرائی ہوتے کہ ہماری ہدایت نہ آئی ہوتی۔ لیکن حال یہ ہے کہ ہمنے پیغمبر احکام الٰہی آیا جسے تمنے انہیں جھٹلایا۔ اکڑے اور منکر بن بیٹھے۔ پھر یہ کیسے کہتے ہو کہ ہمیں بھی آج متقی ہوتے۔ اور کس برتے پر کہتے ہو کہ ایکبار پھر دنیا میں مہلت مل جائے کریں۔ جب پہلے ہی نیک نہ بنے۔ تو اب کیا بنو گے

وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَی الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلَی اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ

بِمَفَازَتِهِمْ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ

اور قیامت کے دن تم اُن لوگوں کو جنہوں نے خدا پر جھوٹ بولا۔ دیکھو گے کہ اُنکے منہ سیاہی ہونگے کیا تکبر کرنیوالوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے۔ اور جو لوگ پرہیزگار ہیں اُنکو کامیابی کے ساتھ نجات دیگا۔ انہیں کسی قسم کی بُرائی چھونے بھی نہ پائیگی اور نہ وہ محزون ہونگے۔

ع

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٣﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٤﴾

ترجمہ۔ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے اور وہی ہر چیز کا مالک مختار ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ہیں۔ اور جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا وہی گھاٹے میں پڑنے والے ہیں۔

تفسیر۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ قادر توانا مالک مختار ہے۔ ذرہ ذرہ اُس کے دستِ قدرت میں ہے اس لئے جو اس کے احکام و آیات کو جھٹلائے اور پھر اس کی پکڑ سے بچ کر نکل جانا بھی چاہے یہ محال اور قطعاً محال ہے۔ وہ ضرور برا انجام دیکھے گا۔ اور خسارہ ہی اٹھائیگا۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾

ترجمہ۔ اے پیغمبر تم کہو کہ اے جاہلو کیا مجھے یہ صلاح دیتے ہو کہ میں اللہ کے سوا کی عبادت کرنے لگوں۔ اے پیغمبر تمہاری اور ان رسولوں کی طرف جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل ضائع ہو جائینگے۔ اور تم گھاٹے میں پڑ جاؤ گے۔ بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں سے رہو۔ اور انہوں نے اللہ کی جیسی قدر کرنی چاہیئے تھی نہیں کی۔ قیامت کے دن ساری زمین اسکی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان لپیٹے ہوئے اس کے داہنے ہاتھ میں ہونگے۔ وہ پاک اور برتر ہے ان تمام شریکوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

تفسیر۔ [illegible] جو بار بار تمکو ترغیب دیتے ہیں آبائی مذہب یعنی

بت پرستی کی دعوت دیتے ہیں ... انہیں یہ کہنا ہوگا کیا بجز اللہ ...
پوجنے لگوں جو لاشے محض ہیں اور کسی قسم کا اختیار نہیں رکھتے ...

لئن اشرکت لیحبطن عملک خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ ...
عام ہے۔ ورنہ رسول اللہ اس سے معصوم تھے کہ بت پرستی کرنے لگیں۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ
شَاءَ اللّٰهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ﴿٦٨﴾ وَأَشْرَقَتِ
الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِيءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاءِ
وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٩﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ
وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٧٠﴾ ع ٧

ترجمہ اور صور پھونکا جائیگا پس جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب مر جائیگا مگر وہ جس کو ...
پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا پس وہ سب دفعۃً اٹھ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے
اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔ اور کتاب رکھی جائیگی اور نبیوں اور گواہوں کو ...
اور لوگوں میں حق حق فیصلہ کر دیا جائیگا۔ اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا۔
اور ہر ایک کو جو جو کچھ اُنہوں نے کیا تھا اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور اللہ ...
جانتا ہے جو جو کچھ لوگ کرتے ہیں۔

تفسیر وضع الکتب۔ کتاب سے مراد بندوں کے نامۂ اعمال ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ...
جس میں از ابتدا تا انتہا تمام مخلوق کے اعمال مندرج ہونگے۔

وجی بالنبیین والشهداء۔ یہاں شہداء سے راہِ خدا میں قتل ہونے والے نہیں
ہیں۔ بلکہ وہ گواہ مراد ہیں۔ جو انبیا علیہم السلام کی تبلیغ رسالت پر گواہی دینگے ...
اتقیا و اشقیا کے حق میں فرمانِ خداوندی صادر ہو۔ اور جنت یا ...
اسی کا بیان اگلی آیات میں کرتا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ
أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيٰتِ
رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ
الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿٧١﴾ ...

[illegible] الکافرین ۝ وسیق الذین اتقوا ربهم الی الجنة
[illegible] جاءوها وفتحت ابوابها وقال لهم خزنتها سلم علیکم
[illegible] فادخلوها خلدین ۝۷۳ وقالوا الحمد لله الذی صدقنا
[illegible] واورثنا الارض نتبوا من الجنة حیث نشاء فنعم
[illegible] العملین ۝۷۴ وتری الملئکة حافین من حول العرش
الربع ع ۸ [illegible] بحمد ربهم وقضی بینهم بالحق وقیل الحمد لله رب
[illegible] العلمین ۝۷۵

[illegible] کرتے رہے تھے وہ گروہ گروہ دوزخ کی طرف ہانکے جائینگے۔ یہانتک کہ جب اُسکے
[illegible] پہنچیں گے اُسکے دروازے کھول دیئے جائینگے۔ اور دوزخ کے کوتوال اُن سے کہیں گے کیا تمہارے
[illegible] رسول نہیں آئے تھے۔ جو تمہیں تمہارے رب کی آیات پڑھکر سُناتے۔ اور تمہیں اُس روز کے
[illegible] سے ڈراتے۔ وہ کہیں گے ہاں وہ آئے تھے۔ اور انہوں نے ڈرایا تھا لیکن عذاب کا وعدہ
[illegible] پورا ہو

[illegible] سے کہا جائیگا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ اور ہمیشہ اُسمیں پڑے رہو تکبر کرنے
[illegible] ٹھکانا ہے اور جو اپنے رب سے ڈرتے رہے تھے۔ وہ گروہ گروہ جنّت کی طرف لیجائے
[illegible] یہانتک کہ جب وہ اُسکے پاس پہنچیں گے۔ بحالیکہ اُسکے دروازے کھلے ہوئے ہونگے۔
[illegible] کہینگے سلام علیکم۔ تم اچھے رہے ہمیشہ کیلئے اس میں آجاؤ۔
[illegible] کہیں گے۔ خدا کی حمد ہے جسنے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اور ہمکو زمین کا مالک بنا دیا
[illegible] بہشت میں جہاں چاہیں۔ پس عمل کرنیوالوں کا کیسا اجر ہے۔ اور اے پیغمبر تم فرشتوں
[illegible] گرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد کی تسبیح میں لگے ہوئے ہیں۔ اور
[illegible] حق حق فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ اور کہا جا رہا ہے کہ ساری تعریفیں خدا
[illegible] تمام جہانوں کا پروردگار ہے ✦
[illegible] میں مزید توضیح کی ضرورت نہیں ہے ✦

تفسیر سورہ مومن

مکہ میں نازل ہوئی۔ باستثنا اُن دو آیتوں کے جو الذین یجادلون سے شروع ہوتی ہیں۔ اسمیں بچاسی آیتیں۔ ایک ہزار ایک سو ننانوے کلمات۔ اور چار ہزار نو سو ساٹھ (۴۹۶۰) حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

حٰمٓ ① تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز العلیم ② غافر الذنب و قابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الٰہ الا ھو الیہ المصیر ③

ترجمہ حٰم۔ اس کتاب کا نزول اللہ کیطرف سے ہے جو زبردست علم والا ہے گناہ کا بخشنے والا۔ اور توبہ قبول کرنیوالا سخت سزا دینے والا بڑا فضل کرنیوالا اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ○

ما یجادل فی ایٰت اللہ الا الذین کفروا فلا یغررک تقلبہم فی البلاد ④ کذبت قبلہم قوم نوح والاحزاب من بعدہم وھمت کل امۃ برسولہم لیاخذوہ وجادلوا بالباطل لیدحضوا بہ الحق فاخذتہم فکیف کان عقاب ⑤

ترجمہ خدا کی آیات میں کوئی نہیں جھگڑتا مگر وہی جو منکر ہیں پس ان کا شہروں میں لوٹ پھیر دھوکہ میں نہ ڈالے ان سے پہلے نوح کی قوم نے [illegible] تکذیب کی۔ اور ہر امت نے اپنے رسول کو پکڑنے کا ارادہ کیا اور [illegible] تاکہ اس سے حق کو شکست دیں پس ان کو [illegible] کہ انکو کیسی سزا دی ○

Marfat.com

لا یغررک تقلبھم فی البلاد۔ خطاب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مگر تنبیہ عام
کرنا ہے کہ لوگو تم ان منکرین و کفار کو دیکھکر کہیں دھوکہ نہ کھا جانا جو زمین
میں پھرتے ہیں۔ کاروبار میں کامیاب ہوتے ہیں۔ فائدہ اٹھاتے ہیں املاک
کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ جہانبانی و ملک گیری کرتے ہیں۔ انکی حالات کو دیکھکر
یہ خیال نہ آنا چاہیئے کہ کفر و انکار سے انکا کچھ بھی نہ بگڑا۔ یہ تو اچھے خاصہ
آرام نظر آتے ہیں ابھی انکا وقت نہیں آیا ہے اور پیالہ لبریز نہیں ہوا ہے جب انکا
وقت پہنچ جائیگا۔ تو یہ اپنے کئے کی سزا کو پہنچے بغیر نہ رہیں گے۔ ان سے پہلے بھی تو
لوگ گذر چکے ہیں جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ ہمارے رسولوں کی جو ان میں بھیجے
گئے تکذیب کی۔ اور اسی پر بس نہ کی بلکہ پکڑ پکڑ قتل کرنا چاہا جھوٹی دلیلوں سے حق کو
پست کرنے پر آمادہ ہوئے ہم مدتوں انہیں ڈھیل اور مہلت دیتے رہے یہانتک کہ جب انکی
سرکشی حد کو پہنچ گئی اسوقت ہمنے انہیں پکڑا اور بری طرح پکڑا۔ پھر جو کچھ انکا انجام ہوا۔ اور
جیسے عذاب دیئے تمہیں معلوم ہے۔ یہ لوگ بھی جو قرآن کے مقابلہ میں طرح طرح کی باطل
باتیں نکالتے ہیں۔ اور اس تدبیر سے غالب آنا چاہتے ہیں گو تمہیں اسوقت بامراد و شاد
نظر آتے ہیں لیکن اگر یہ اپنی اسی وتیرہ پر جمے رہے تو انکا انجام بہت برا ہونا ہے ان آیتوں
میں دو باتیں خاصہ انسانی بیان کئے گئے ہیں اور تیسری سنت الٰہی۔ اول یہ کہ جو لوگ کفر و انکار
کرتے ہیں۔ وہ دیدہ دانستہ یہی حق کے مقابلہ میں کٹ حجتیاں کیا کرتے ہیں تاکہ حق کو
مغلوب کرلیں۔ اسلئے پھر آپکو باوجود ناحق کوش ہونے کے برسر حق ثابت کرتے ہیں دوسرے
یہ کہ حق لوگ بھی جو ابھی حق الیقین کے درجہ کو نہیں پہنچے ہوتے ان ناحق کوشوں کی
حالت کو اچھا دیکھکر انکی گمراہی اور گمراہی کے بد انجام کی بابت شک کرنے لگتے
ہیں کبھی خیال کرتے ہیں یہ ناحق پر نہیں۔ ورنہ کیوں یوں پھلتے پھولتے۔ کبھی کہتے ہیں اگر یہ
نہیں تو حق و ناحق صرف اخلاقی باتیں ہیں۔ ناحق سے کوئی نقصان پیش
نہیں آتا۔ تیسری سنت الٰہی یہ ہے ناحق فی نفسہ بری چیز ہے۔ اور اسکا انجام برا ہوتا ہے
اور یہ برا انجام جسکو زمانہ دیکھ لے اسی وقت پیش آتا ہے جبکہ وہ ناحق اور ناحق کوش
ہو جائیں۔ [illegible] غلط کار کو اپنی موجودہ حالت پر کبھی مطمئن نہ ہونا چاہیئے۔ اور نہ دیکھنے
والوں کو انکی کامرانی منتظر انجام پر رکھنی چاہیئے۔ برائی کا انجام برا ہی ہے۔

Marfat.com

ویر ہو یا سو یہ دوسری بات ہے

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

ترجمہ اسی طرح ان لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا تیرے پروردگار

یعنی جن کا کفر و انکار حد کو پہنچا جیسے ان پر دنیا میں عذاب

وغیرہ آچکا۔ اور ان جیسوں پر آ جائیگا ویسے ہی

وہ دوزخی ہونگے سمجھ لو کہ صادق آچکا ہے۔ انکے ہر گز عذاب

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَ

اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْ

قِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑨

ترجمہ: جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور وہ جو اسکے گرد اگرد ہیں

تعریف کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ اور اس (اللہ) پر ایمان رکھتے ہیں

مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ کہ اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم

پس تو انکو بخش دے جنہوں نے توبہ کی۔ اور تیرا رستہ اختیار کیا

اے ہمارے پروردگار اور انکو ہمیشہ کی جنتوں میں داخل کر

اور انکے باپ دادوں اور انکی بیبیوں اور انکی اولاد میں سے جو نیک

اور حکمت والا ہے۔

اور ان کو برائیوں سے بچا اور جسکو تو اس روز

اپنا رحم کیا اور یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ

اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ⑩

اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا

Marfat.com

...كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۚ فَالْحُكْمُ

...جنہوں نے کفر کیا پکار کر کہدیا جائیگا۔ کہ اللہ کی ناخوشی تمہارے ساتھ اس سے
...تمہاری ناخوشی اپنی جانوں کے ساتھ ہے تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے
...کہیں گے اے ہمارے پروردگار تو ہمکو دوبارہ مردہ اور دوبار زندہ کرچکا۔ اور
...اعتراف کرلیا کیا اب کوئی سبیل یہاں سے نکلنے کی بھی ہے (اللہ تعالیٰ فرمائیگا
...جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا۔ تو تم انکار کرتے تھے۔ اور اگر اسکے ساتھ شریک
...تو تم یقین کرلیتے تھے۔ آج تو اللہ ہی کی حکومت ہے جو عالیشان اور بڑا ہے ؎
...لمقت اللہ اکبر من مقتکم انفسکم قاعدہ ہے کہ جب آدمی کی برائیاں جنکو وہ بھلائی
...سمجھتا رہتا تھا۔ اسکے سامنے اس طرح پیش کردیجاتی ہیں کہ وہ انکار کی کوئی سبیل نہیں پاتا
...اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتا ہے تو وہ اپنے وجود سے ہی بیزار ہوجاتا ہے اور دل میں
...[illegible] ہوتا۔ یہی حالت بدکار کفار کی قیامت کے دن ہوگی جبکہ
...انکے سامنے ہوگی۔ اور عذاب سر پر منڈلا رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس دن
...جسقدر تم آج اپنی ہستی اور اپنی جانوں سے بیزار ہو ہم اس سے بھی زیادہ تم سے اسوقت
...تمکو ایمان و حق کی دعوت دیجاتی تھی۔ اور تم انکار کرجاتے تھے۔ لہذا آج اس بیزاری کا
...میں [illegible] یہ کہ جسقدر تم آج اپنے نفسوں سے بیزار ہو اللہ اس سے بھی زیادہ
...اپنے حضور میں دیکھنا نہیں چاہتا جاؤ کندہ و مضغ بنو کہ یہی تمہاری سزا ہے
...دعوت دیجاتی تھی تم اکڑتے اور انکار کرتے تھے۔

...امتنا اثنتین ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ دو موتوں
...حالت عدم ہے جو وجود سے پہلی تھی۔ یعنی پہلے پشت پدر میں تھے۔ پھر
...اس زندگی کے بعد مارا یہ دوسری موت ہوئی۔ اسکے بعد تونے قبروں سے
...زندگی ہوئی۔ ایک یہ مسلک ہے کہ دنیا کی زندگی پہلی زندگی تھی۔ اور
...اسکے بعد تونے قبر میں زندہ کیا پھر مار ڈالا۔ اب پھر زندہ کیا ہے۔ مگر
...[illegible] گیا ہے کہ پہلا انہوں نے موت و حیات
...بلائی تھی۔ اس کو گناہی نہیں ہے دنیا کی موت

Marfat.com

قبر میں زندہ ہونا پھر مرنا۔ اور اب پھر زندہ ہونا ہے پھر [illegible]
اور پچھتایا ہے کہ بار خدایا۔ اب تک بھی ہیں سخت عذاب [illegible]
کوئی سبیل ایسی بھی ہے کہ ہم ان شدائد سے چھٹکارا پا جائیں [illegible]
ابکی دفعہ نیک بنیں اور نیکوکار بنیں۔ اگرچہ بظاہر [illegible]
معلوم ہوتے ہیں لیکن میرے نزدیک مسلک اول ہی [illegible]
ابھی پر دلالت کرتے ہیں۔ حیث قال اللہ تعالیٰ وکنتم امواتا فاحیاکم [illegible]
اللہ تعالیٰ نے حالت قبل از ولادت پر موت کا اطلاق کیا ہے [illegible]
نہیں سکے کما قال اللہ تعالیٰ افما نحن بمیتین الا موتتنا الاولیٰ [illegible]
میں ہوتی تو وہ کیوں ایسا کہتے۔ واللہ اعلم بالصواب

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾

ترجمہ: وہی ہے جو تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے تمہارے [illegible]
نہیں سوچتا مگر وہی۔ جو اس کی طرف رجوع لاتا ہے۔ پس تم اسے [illegible]
کرتے ہوئے پکارو۔ اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے (۱۴) [illegible]
اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل کرتا ہے تاکہ [illegible]
جس دن کہ وہ لوگ خدا کے سامنے موجود ہوں گے۔ ان کی کوئی بات [illegible]
کہے گا کہ آج کس کی حکومت ہے [illegible]
اس کا بدلہ دیا جائیگا جو اس نے کیا تھا۔ آج کسی پر ظلم نہ ہوگا [illegible]

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿١٨﴾ [illegible]
وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ [illegible]

Marfat.com

ہوا تو انہوں نے اس انکا کرنا شروع کیا۔ ...
کیا کہا کرتے تھے۔ اور اب کیا کر رہے ہوا یہ انکو ذرا ...

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ (۱۷۱) إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ (۱۷۲)
وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ (۱۷۳) فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ (۱۷۴) وَأَبْصِرْهُمْ
فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ (۱۷۵) أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ (۱۷۶) فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ
فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ (۱۷۷) وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ (۱۷۸) وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ
يُبْصِرُونَ (۱۷۹) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ (۱۸۰) وَسَلَامٌ
عَلَى الْمُرْسَلِينَ (۱۸۱) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱۸۲)

ترجمہ: اور ہمارے رسول بندوں کے حق میں پہلے ہی ہمارا ارشاد ہو چکا ہے کہ وہی منصور ہونگے ــــ اور کہ بالیقین ہمارا لشکر آخر غالب آئے گا۔

پس اے پیغمبر ایک وقت خاص تک تم ان لوگوں سے اعراض کرو اور دیکھتے رہو۔ آگے چلکر یہ خود اپنا انجام دیکھ لیں گے۔

کیا یہ ہمارے عذاب آنیکی جلدی مچا رہے ہیں۔

جب وہ انکے آنگنوں میں آ پہنچے گا۔ تو ان لوگوں کی صبح بہت ہی بری ہو گی جنہیں پہلے ڈرایا جا چکا ہے۔ اے پیغمبر ایک وقت تک تم ان سے اعراض کرو اور دیکھتے رہو۔ یہ بھی اپنا نتیجہ دیکھ لینگے۔ تمہارا رب جو رب العزت ہے ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ پاک ہے۔

اور پیغمبروں پر سلام ہے اور تمام تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں ...

تفسیر۔ انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون ...
اپنی حجتوں میں منکرین پہ غالب رہیں گے۔ اور غلبہ کا ...
آئیں گے۔ یہ الہی حکم ہے۔ چنانچہ یہ ہوا کہ ...
ہوا اسلام غالب آئے تو منکرین اور کفار مغلوب ہو گئے ...
چونکہ پوری ہوئی۔ اسلئے ... پیغمبر اسلام کا ...
موت ہے بعض کہتے ہیں کہ ...
کرو۔ کہ حکم قتال نازل ...

۳ ع۱۱

انکو اس آنیوالے دن قیامت کے دن سے ڈراؤ۔ جبکہ گھٹ گھٹ کر کلیجے منہ کو
آجائینگے کوئی دوست نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی سفارشی جسکی بات مانی جائے اللہ
جانتا ہے۔ اور دلوں کی باتوں کو بھی جنہیں دل چھپاتے ہیں۔ اور اللہ حق کے
ساتھ۔ اور وہ جنہیں اسکے سوا پکارتے ہیں وہ کسی طرح کا بھی حکم نہیں کر سکتے
سننے والا ہے ۔

مشرک ایسا خیال کرتے ہیں۔ کہ فلان ہمارا دوست ہوگا۔ فلان ہمارا سفارشی ہوگا۔ انکی
بات پا سکیں گے۔ اسی خیال سے وہ انکی تعظیم و عبادت کرتے ہیں لیکن قیامت
کا دن سخت مصیبت اور نفسی نفسی کا دن ہوگا۔ کوئی کسی کا مخلص دوست نہ ہوگا۔ اور نہ وہاں
کوئی ایسا ہی سفارش کرنے والا ہی ہوگا جسکی بات سنی اور مانی جاسکے۔ ماسوا اللہ کسی کے
نہ وہ کسی بات کے مختار ہونگے۔ اللہ ہی مالک مختار ہوگا۔ وہی حق حق فیصلہ کریگا۔ جیسا
کوئی ہوگا اس کو ویسی ہی جزا دیگا۔ وہی مالک شفاعت ہوگا جسکو چاہے گا اور جسکے
لئے شفاعت کا اختیار دیگا ۔

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ کَانُوْا
مِنْ قَبْلِهِمْ کَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ
وَمَا کَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ (۲۱) ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ کَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ
فَکَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (۲۲)

کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے۔ کہ ان لوگوں کا کیسا انجام ہوا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔
وہ ان سے قوت میں بھی اور آثار و نشان والے تھے۔ اللہ نے انکو انکے گناہوں کی پاداش میں …
اور انکو اللہ سے بچانے والا نہ ہوا۔
یہ اسلئے کہ انکے پاس رسول نشانیاں لائے انہوں نے انکو جھٹلایا پس اللہ نے بھی انکو دھر پکڑا۔
بیشک اللہ سخت عذاب والا ہے ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ (۲۳) اِلٰی فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ
وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ کَذَّابٌ (۲۴) فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا
قَالُوا اقْتُلُوْا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْیُوْا نِسَآءَهُمْ وَمَا کَیْدُ الْکٰفِرِیْنَ

مَا الَّا فِی ضَلٰلٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ
اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ
ترجمہ: پھر جب موسیٰ کوہ ہماری نشانیاں لے کر ظاہر ہوا...
انھوں نے کہا یہ جادو گر جھوٹا ہے۔ پس جب وہ ہماری طرف سے
کہ جو اسکے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ انکے بیٹوں کو قتل کرو اور
کافروں کی کوئی چال نہیں ہوتی مگر رائگاں جاتی ہے اور فرعون نے کہا
اور وہ اپنے رب کو (مدد کے لئے) پکارے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے دین کو
میں فساد پھیلائے۔

وَقَالَ مُوْسٰٓی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ
الْحِسَابِ ۝ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗٓ
اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ
رَّبِّكُمْ ۚ وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ
بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝
یٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ظٰهِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ یَّنْصُرُنَا مِنْۢ
بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِیْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰی وَمَآ
اَهْدِیْكُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۝

ترجمہ: اور موسیٰ نے کہا میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے
جو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا۔ اور فرعون کے آدمیوں میں سے ایک ایماندار شخص نے
کہا کیا تم اس بات پر ایک آدمی کو قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے
پاس دلائل بھی لایا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے اور اگر سچا ہے
تو جس کوئی نہ کوئی بات (عذاب) تمکو پہنچے گی جس کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے
جو حد سے بڑھا ہوا جھوٹا ہو۔ لوگو! آج تمہاری حکومت ہے...
عذاب کے مقابلہ میں کون ہماری مدد کو کھڑا ہوگا...
ہوں۔ اور وہی راہ دکھاتا ہوں جو سیدھی ہے۔

تفسیر رجل مومن من آل فرعون

ہیں کہ کوئی دوست بھی نہیں ہے۔ اس لیے میں نام کر دینے ہی ہونا چاہیے
اللہ تو یہ ہے اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں درست بھی ہے کہ
چاہیے ورنہ ملک دین میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ظہور میں آکر رہے گی۔

يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝۳۰ مِثْلَ
دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝۳۱ وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝۳۲ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ
مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۳۳
وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَاۗءَكُمْ
بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ
يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۝۳۴ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ
بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ
يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝۳۵

ایمان لا چکا تھا اس نے کہا لوگو مجھے تمہاری نسبت امتوں کے سے روز بد کا ڈر لگتا ہے قوم نوح
عاد و ثمود اور ان کے بعد کے لوگوں کے سے حال کا جو ان کے بعد ہوئے اور اللہ بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا
اور مجھے تمہاری نسبت قیامت کے دن کا بھی خوف ہے جس دن کہ تم (خدا کے حضور سے) منہ پھیر کر
چل دو گے تم کو اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں ہے۔ اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی
ہادی نہیں۔ اور اس سے پہلے یوسف واضح دلیلیں لیکر تمہارے پاس آیا۔ تم برابر ان باتوں
میں شک کرتے رہے جو وہ لیکر آیا تھا یہانتک کہ جب اس کا انتقال ہو گیا تو تم نے کہا کہ اللہ
اس کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ اللہ اسی طرح گمراہ کرتا ہے۔ انکو جو حد سے بڑھ گئے۔ شک میں پڑے ہوں
جو اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی سند کے جو اس نے انہیں دی ہو جھگڑے کیا کرتے ہیں۔ اللہ اور ایمان
والوں کے نزدیک سخت بیزاری کی بات ہے اسی طرح اللہ ہر مغرور و سرکش کے دل پر مہر لگا دیا کرتا ہے
بعض مفسرین لکھتے ہیں ہو سکتا کہ یوسف علیہ السلام عرصہ دراز تک مصر میں
ان لوگوں کو ہدایت کرتے رہے لیکن وہ راہ راست پر نہ آئے بلکہ ہمیشہ
شک کرتے رہے ... جب انکا انتقال ہوا تو کہنے لگے
... کیا نبی نہیں آئے گا۔ غرض کہ انکا کہنا کہ اب ...

بعد اللہ کسی کو رسول بنا کر نہ بھیجے گا یوسف علیہ السلام [illegible]
ہی کی بنا پر تھا۔ اور وہ نبوت کیا خبر نے خدا ہی کے [illegible]
کہ اب اللہ کسی کو رسول نہ بنائے گا۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ [illegible]
السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ وَكَذَٰلِكَ [illegible]
سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي [illegible]

ترجمہ اور فرعون نے کہا اے ہامان میرے لئے ایک محل بنوا کہ میں آسمان [illegible]
جاؤں پھر میں موسیٰ کے خدا کی طرف جا نکلوں۔ اور میں تو اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں [illegible]
فرعون کو اس کی بدکاری اچھی کر کے دکھائی گئی اور اُسے راہ راست سے روک دیا گیا [illegible]
تدبیریں تھیں مگر ہلاکت کی۔

تفسیر لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات۔ دوسرا اسباب بدل اول ہے [illegible]
ہم نے ترجمہ میں ایک اسباب کے معنی پر اکتفا کیا اگر عموماً مفسرین نے اسباب کے معنی [illegible]
دروازہ لکھے ہیں لیکن حقیقت میں یہ لفظ عام ہے اور تمام ان سائل [illegible]
الی السماء کا ذریعہ ہو سکیں موسیٰ علیہ السلام سے جب کہا جاتا کہ آخر وہ خدا [illegible]
دعوت دیتے پھرتے ہو ہے کہاں۔ تو آپ نے فرمایا آسمانوں کے اوپر عرش [illegible]
فرعونی دہریے تھے۔ اور بیش از محسوس کے قائل نہ تھے دلائل نظری کو [illegible]
نے گویا استہزاءً یہ کہا تھا۔ کہ ہمارے واسطے اے ہامان ایک [illegible]
تک پہنچ جاویں اور وہاں سے قطع راہ کرتے ہوئے موسیٰ کے خدا کو [illegible]
ورنہ یوں تو کہیں موسیٰ کے خدا کا پتہ لگتا نہیں کہ ہم مان لیں۔ [illegible]
کہ اسکے معنی صرف یہی تھے۔ کہ ہم موسیٰ کے خدا کو نہ مانیں گے۔ [illegible]
ایک اونچا سا محل بنوایا۔ اور اسکو ذریعہ آسمانوں پر پہنچ کر موسیٰ کے خدا [illegible]
تھا غرضیکہ فرعون اس قسم کی باتیں کرتا تھا [illegible]
جو کچھ کرتا تھا [illegible]
چاہتا تھا فی الواقع وہ تمام چالیں [illegible]
ذریعہ بنی ہوئی تھیں [illegible]

وقال الذي آمن يٰقوم اتبعون اهدكم سبيل الرشاد ۝٣٨ يٰقوم
انما هذه الحيوة الدنيا متاع وان الاخرة هي دار القرار ۝
من عمل سيئة فلا يجزى الا مثلها ومن عمل صالحا من ذكر
او انثى وهو مؤمن فاولٰئك يدخلون الجنة يرزقون فيها بغير
حساب ۝ ويٰقوم مالي ادعوكم الى النجوة وتدعونني الى النار ۝٤١
تدعونني لاكفر بالله واشرك به ما ليس لي به علم وانا ادعوكم الى
العزيز الغفار ۝ لا جرم انما تدعونني اليه ليس له دعوة في الدنيا
ولا في الاخرة وان مردنا الى الله وان المسرفين هم اصحٰب النار ۝٤٣
فستذكرون ما اقول لكم وافوض امري الى الله ان الله بصير
بالعباد ۝

نصف

اور جو ایمان لا چکا تھا اُسنے کہا لوگو! میری پیروی کرو میں تمکو سیدھا رستہ دکھاؤنگا۔ اے لوگو یہ دنیا کی چندروزہ زندگی کا فائدہ ہے اور ہمیشہ کا گھر آخرت ہے۔ جسنے برائی کی اسکو ویسی برائی کا بدلہ ملیگا اور جسنے نیک کام کئے مرد ہو یا عورت اور ہو وہ ایماندار تو یہ لوگ جنت میں داخل ہونگے وہاں انکو بیحساب روزی دیئے جائیں گے۔ اور اے لوگو میرے لئے عجیب حالت ہے کہ میں تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف پکارتے ہو۔ تم مجھے پکارتے ہو اس لئے کہ میں خدا سے کفر کروں اور اس کے ساتھ ایسی کو شریک بناؤں جسکے شریک ہونیکی مجھ پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور میں تمکو غالب اور بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ کچھ شک نہیں کہ جسکی طرف تم مجھے بلاتے ہو وہ نہ دنیا میں پکارے جانے کے لائق ہے اور نہ آخرت میں اور بالیقین ہمکو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور شک نہیں کہ جو حد سے بڑھے ہوئے ہیں وہی دوزخی ہیں۔ جو بات میں تمکو کہتا ہوں یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ خدا کو سپرد کرتا ہوں۔ کچھ شک نہیں کہ خدا بندوں کا دیکھنے والا ہے۔

[illegible] فرعون کو سخت سے سخت بات کہہ گذرا تھا اور سب [illegible] مر جاتا اسے بغیر چھوڑینگے۔ اس لئے اسنے خاتمہ پر کہدیا کہ [illegible] خیر خواہی تھا۔ وہ ادا کردیا تمہیں [illegible] یہ باتیں [illegible] کہ مجھ پر اسکا کچھ اندیشہ نہیں میرا اپنا معاملہ خدا

پر ذکر کر چکا ہوں۔ اور مومن کے حال کو بیان [illegible]
مجھے حق گوئی کیوجہ سے ستائیں یا قتل ہی کر ڈالیں [illegible]
بے باک ہو کر حق گوئی کی تھی اور اپنا معاملہ خدا کے حوالے کر [illegible]
وہ اس کے درپے ہوئے مگر وہ ان کے قابو نہ چڑھا [illegible]

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ [illegible]
اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ [illegible]
اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَاِذْ يَتَحَاجُّوْنَ فِي النَّارِ [illegible]
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ [illegible]
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ [illegible]
الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا [illegible]
قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا [illegible]
وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا [illegible]
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ [illegible] ع ٥ / ١٢
مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾

ترجمہ پس اللہ نے اسکو فرعونیوں کی مکاریوں کے شر سے بچا لیا [illegible]
عذاب نے آلیا صبح اور شام آگ کے سامنے [illegible] کیا جاتا ہے [illegible]
حکم ہو گا، فرعونیوں کو سخت تر عذاب میں ڈالدو [illegible]
میں لوگ ایک دوسرے سے جھگڑینگے تو کمزور ان سے جو [illegible]
تابع رہے تھے۔ کیا اب تم ہمکو تھوڑی سی آگ سے بچا [illegible]
ہم سب اسی میں پڑے ہیں بالیقین اللہ بندوں کے درمیان [illegible]
وہ جہنم کے موکلوں سے کہیں گے کہ تم اپنے پروردگار [illegible]
عذاب ہلکا کر دیا کرے۔ وہ کہیں گے کیا [illegible]
وہ کہینگے پھر تم ہی عرض کرلو اور [illegible]
امان لوگوں کی جو ایمان لائے [illegible]
[illegible]

[illegible] کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے رسولوں اور ایمان والوں
[illegible] ہی ہوا آخرت میں انبیا علیہم السلام کی اکثر دنیا
[illegible] اور انکی دعوت کو پامال اور ملیامیٹ کرنے کا تہیہ کئے ہوا زور
[illegible] یہاں تک کہ انکو ہوئے بعض کو قتل کرنے میں کامیاب بھی ہوئے
[illegible] انبیا علیہم السلام اور انکی دعوت غالب آئی۔ ایمان کا نور چمکا اور ایمان والے
[illegible] اقتدار کو پہنچے۔ تاریخ کو پڑھو معلوم ہوگا کہ جس دعوت اور جن مومنوں
[illegible] نقصان اٹھایا۔ اور انکی ترقی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آخر دشمنان اسلام تباہ
[illegible] ایمان والے برے کار آئے۔ یہ ایک کلمہ ہے جو ہر رسول اور اسکے متبعین کو ساتھ
[illegible] متبعین کو اسی وقت تک غلبہ رہا۔ اور خدا کی نصرت اسی وقت تک انکی شریک حال رہی
[illegible] شعار رہا اور جو اعمال و اخلاق ایمان صحیح کا مقتضا ہیں۔ ان سے منہ نہ موڑا۔
[illegible] ایمان کمزور اور انکی اخلاق و اعمال پست ہوتے گئے۔ خدا کا ہاتھ بھی انکی نصرت سے
[illegible] نصرت ذلت سے بدلتی گئی۔ اور آخر ذلیل و خوار درماندہ و لاچار ہو کر رہ گئے۔
[illegible] اسلام عہد اول کے مسلمانوں کے حالات پر نظر ڈالو۔ دشمنوں نے اسلام اور
[illegible] اسلام کے مٹانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا۔ اسلام اور مسلمان ابتداءً کتنے کمزور
[illegible] زبردست و طاقتور۔ مگر آخر انجام کیا ہوا خود بدخواہوں کی بنیادیں اکھڑ
[illegible] مسلمان غالب آئے۔ اور ایمان والوں کا بول بالا ہوا۔ اور نہ صرف کفار عرب و
[illegible] دنیا میں بلکہ دنیا پر انکا پلہ بھاری ہو گیا۔ پھر جوں جوں مسلمانوں کے ایمان
[illegible] فرق آنا شروع ہوا۔ انکی شان بھی بلند سے پست اور پست سے پست
[illegible] کی نوبت یہاں تک پہنچی۔ جو آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور اپنے اور بیگانہ سب دیکھ
[illegible] اللہ وعدہ کرتا ہے کہ ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کو دنیا کی
[illegible] دینگے۔ اور ہم مدعیان اسلام و ایمان دنیا کے ہر مقام میں ذلیل و رسوا اتنے ذلیل
[illegible] کیا ہے اب خدا کا وعدہ جھوٹا ہے یا ہمارا ادعائے ایمان و
[illegible] وعدہ کبھی غلط ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ ہم ہی ایمان کھو چکے اور
[illegible] کہ مسلمانوں کو اسلام سے واسطہ نہیں رہا۔
[illegible] اور جب تک اسی راہ و روش پر قائم رہینگے یاد رہے

چلے جائینگے ۔ مگر ہماری یہ حالت ہے کہ یہاں بھی [illegible]
اور خدا کے وعدہ کے خلاف ذلت و پستی ہی کو اپنا حصہ [illegible]
خدا ہی کا ٹھہرایا ہوا اور نبی کریم کا بخشا ہوا حصہ و کمال [illegible]
الآخرین ہم میں بڑے بڑے ہوشمند مسلمانوں کا ورد زبان ہے اور [illegible]
دنیا میں تو تکلیف و ذلت ہی مقدر ہے انکے حصہ کا آرام اور عزت [illegible]
کچھ ہو مگر وہاں کچھ نہ ہوگا ۔ وہاں یہاں کی سب کسر نکل جائیگی ۔ کیا اچھی ہے [illegible]
ہیں ہم مسلمان ۔ اور کیسا عجیب ہے ہمارا اسلام ۔ اللہ تو فرماتا ہے و العزۃ [illegible]
کہ ہم دنیا میں اپنے رسولوں اور مومنوں کو نصرت و غلبہ دینگے ۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ [illegible]
اور یہی ان کی مرضی ہے کہ مومن و مسلمان دنیا میں ذلیل و خوار رہیں پھر ہم ذلیل ہوں [illegible]
اب اگر کہا جائے جب وعدہ الٰہی یہ ہے کہ وہ دنیا کی زندگی میں بھی مومنوں کو نصرت [illegible]
کہ مسلمان ایمان صحیح نہیں رکھتے لیکن جنکو غلبہ حاصل ہے وہ بھی تو ایمان نہیں رکھتے [illegible]
کب مومن و متقی مانتا ہے میں کہونگا کہ قرآن تو صرف یہ کہتا ہے کہ اللہ مومنوں [illegible]
مقابلہ میں نصرت و غلبہ عطا فرماتا ہے اسوقت چونکہ مومنین کامل نہیں [illegible] نصرت
ہیں انکی نصرت بھی انکے شامل حال ہے دیکھ لو جو اخلاق و اعمال مقتضیات [illegible]
ہماری نسبت غیروں میں بدرجہ کمال موجود ہیں اسی لئے وہ ہماری نسبت [illegible]
زیادہ مستحق ہیں ۔ اور اس سے بڑھ کر بھی ۔ یہ بھی سوچا کہ ایمان کو مدار نصرت [illegible]
اس لئے کہ ایمان اصل ہے ہر گونہ کمال کی جسقدر آدمی کا ایمان کامل ہوتا [illegible]
و اطوار ۔ اخلاق و اعمال بھی جو کم و بیش دنیا کی ترقی و عزت کا موقوف علیہ [illegible]
اسی سنت غیر متبدل کی بنا پر اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو نصرت و غلبہ [illegible]
لیکن ہم میں یہ عجب و خود پسندی ہے کہ باوجود سراپا نقص ہونے کے اپنی [illegible] کامل
فضائل و حسنات حقارت و اکراہ کی نگاہوں سے دیکھتے اور [illegible]
ہوتے چلے آتے ہیں برباد و تباہ ہوتے چلے جائینگے اور نہ صرف [illegible]
رہینگے ۔ اگر ہم واقعی مومن ہوتے اور وہ مومن جو [illegible]
بالا وعدہ الٰہی کے موافق دنیا کی زندگی میں ہی [illegible]
نشان ہوتے ہماری دنیا کی ذلت اور [illegible]

Marfat.com

[illegible] بیں جنسے اللہ تعالیٰ عدہ فرماتا ہے کہ اِنَّا
[illegible] اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ
[illegible] مُوْسَی الْهُدٰی وَ اَوْرَثْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ (۵۳)
[illegible] لِاُولِی الْاَلْبَابِ (۵۴) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
[illegible] وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ (۵۵) اِنَّ الَّذِیْنَ
[illegible] اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا
[illegible] بِبَالِغِیْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (۵۶)

[illegible] ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا جسمیں عقلمندوں کے لئے ہدایت اور [illegible] تم بھی صبر کرو۔ بالیقین اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور [illegible] رب کی تعریف کی تسبیح کرتے رہو۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں [illegible] جو انکے پاس آئی ہو انکے دل میں صرف بڑائی سمائی ہوئی ہے جسکو وہ نہ پا سکیں گے [illegible] رہو بالیقین وہ سنتا اور دیکھتا ہے۔

[illegible] ہے کہ فرعون اور فرعونیوں نے باوجودیکہ موسیٰ کی اس قدر مخالفت کی اُسے جھٹلایا کاذب [illegible] ساحر و چالاک کہا اسکو مفسد پرواز ٹھہرا کر قتل کرنا چاہا۔ مگر انکی ایک مخالفت پیش [illegible] ہدایت و نبوت۔ کتاب و حکمت عطا کی بنی اسرائیل کو اس کا وارث بنا کر چھوڑا [illegible] ہمارے رسول اور ایماندار بندوں ہی کو ہوا۔ تم بھی دشمنانِ دین حق کی ایذا و [illegible] ہم نے جو وعدہ تم سے کیا ہے وہ پورا ہو گا یعنی آخر غلبہ و نصرت تمکو ہو گی۔ اور [illegible] متبع ہو نگے اور اس صبر کے ساتھ ہی توبہ و استغفار۔ حمد و تسبیح میں بھی برابر لگے [illegible] جائیں جو اسوقت ہماری آیات میں بغیر کسی صحت و سند کے طرح طرح کے جھگڑے [illegible] کسی طرح سے انکا ہاتھ اوپر رہے۔ لیکن زینہار وہ اپنے اس ارادہ میں [illegible] ہے اور غلبہ و نصرت تمہارا حصہ ہے۔

[illegible] اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
[illegible] وَ مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَ الْبَصِیْرُ ۙ۬ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ
[illegible] وَ لَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ (۵۹)

[illegible] پیدا کرنے سے بڑا کام ہے لیکن اکثر آدمی اس بات کو بھی نہیں سمجھتے

Marfat.com

اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں۔ اور نہ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بدکار [illegible]
کرتے ہو۔

تفسیر۔ آیت میں خلق الناس سے آدمیوں کا دوبارہ پیدا کرنا مراد ہے یعنی جس نے زمین و آسمان [illegible]
مر جانے کے بعد آدمی کا دوبارہ پیدا کرنا کونسی بڑی بات ہے جو پیدا [illegible]
جائینگے۔ اور اپنے کئے کو پہنچیں گے۔ لیکن آدمی غور و فکر نہیں کرتا تاکہ [illegible]
معلوم ہو جائے۔ کہ اللہ کے نزدیک احیاء بعد الموت ایک معمولی سی بات ہے۔

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ۔ قیامت ضرور آنی ہے اس میں کسی طرح کا شک نہیں لیکن اکثر آدمی اس کا یقین نہیں کرتے

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ
عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ ع ٦
لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾

ترجمہ۔ اور تمہارے رب نے فرمایا تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنوں گا جو لوگ میری عبادت سے تکبر
کرتے ہیں۔ وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہونگے۔ اللہ نے لوگو تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم آرام کرو
اور دن بنایا جو تمہیں سجھاتا ہے۔ لاریب کہ اللہ لوگوں پر بڑا مہربان ہے لیکن اکثر آدمی
شکر نہیں کرتے۔ لوگو یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے ہر چیز کا پیدا کرنیوالا۔ اس کے سوا کوئی معبود
نہیں ہے۔ پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو۔

تفسیر۔ جب اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کا سلسلہ بعثت قصہ اور رسول کریم [illegible]
نصرت و غلبہ کا وعدہ بیان کر چکا تو منکرین رسالت کے برے انجام کو [illegible]
ساتھ ہی بعض آیات قدرت کو اظہار کے ساتھ ایمان و اسلام کی [illegible]
کر دی۔ جو ہر حال میں اصل مقصود ہے۔ تاکہ جو لوگ ایمان کی صلاحیت [illegible]
حالات سے متاثر ہوتے ہیں وہ کفر و شرک چھوڑ کر ایمان [illegible]

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ [illegible]

ترجمہ۔ یونہی بہکا کرتے ہیں وہ لوگ جو آیات الٰہی [illegible]

Marfat.com

تفسیر سورۂ صٓ

جسے سورہ داؤد بھی کہتے ہیں۔ مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۸۶ یا ۸۸ آیتیں ہیں، ۲۳ رکوع، ۷۳۲ کلمات اور ۳۱۰۷ حروف۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿٢﴾
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿٣﴾

ترجمہ: ص نصیحت والے قرآن کی قسم (کہ محمد سچا ہے) لیکن وہی لوگ جو منکر ہیں غرور اور مخالفت میں پڑے ہیں۔ ہم ان سے پہلے کتنی ہی نسلیں ہلاک کر چکے ہیں۔ عذاب آنے پر وہ پکارے۔ مگر اسوقت مخلصی کی مہلت ہی نہ تھی۔

تفسیر:۔ والقرآن الحکیم قسم ہے اور جواب اس کا مقدر ہے جس پر بل کا جواب واقع ہوا ہے۔ تقدیر یوں سمجھنی چاہیئے۔ کہ والقرآن ذی الذکر لیس الامر کما تقول الکفار یعنی قرآن کی قسم بات ایسی نہیں جیسی کہ کافر کہتے ہیں۔ یعنی محمد جھوٹا اور قرآن اس کا گھڑا ہوا نہیں بلکہ یہ لوگ جو رسول و قرآن کے انکار پر ہوئے ہیں محض غرور و خلاف میں پڑے ہیں۔ مگر ہم ان جیسے بہت سے مغرور لوگوں کو ہلاک و فنا کر چکے ہیں۔ جو کسی امر حق کو نہیں مانتے تھے۔ لیکن جب ان پر عذاب آیا وہ چیخ اٹھے اور ماننے کے لئے تیار ہو گئے۔ لیکن پھر کیا ہوتا تھا۔ وقت گذر چکا تھا۔ یہی حال ان کفر منکروں کا ہوتا ہے۔ کہ اب تو بڑے شدومد سے ہیں۔ لیکن جب وقت عذاب آئیگا۔ یہ سب اکڑ نکل جائیگی۔ چلائیں گے لیکن پھر کچھ نہ ہوگا۔ سنت الٰہی جاری ہو کر رہے گی۔

وَعَجِبُوْا اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٤﴾

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ
فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (۶۴) هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ الْحَمْدُ
(۶۵) لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو رہنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا۔ اور تمہیں صورتیں دیں اور صورتیں بھی بہت اچھی اچھی چیزیں تمہیں عطا کیں یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے پس بابرکت ہے اللہ سارے جہانوں کا پروردگار۔ وہی زندہ (دوام) ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم بھی خالص اسیکی فرمانبرداری کرتے ہوئے اسی کو پکارو۔ سب تعریفیں خدا ہی کو سزاوار ہیں جو سارے عالموں کا پروردگار
تفسیر۔ مقصود آیات دعوت الی التوحید ہے بایں طور کہ دیکھو جسنے یہ زمین آسمان بنائے تمہیں پیدا کیا اچھی صورت عطا کی گوناگوں نعمتوں سے بہرہ ور کیا وہی تمہارا پروردگار اور معبود ہے اور ہونا چاہئے۔ نہ وہ کہ جنہیں تمنے معبود ٹھیرا رکھا ہے اور جنہیں خدا کی ساتھ پکارتے ہو۔ مگر انہوں نے ایک چیونٹی تک نہیں بنائی اور نہ تمہارے ساتھ کسی قسم کا احسان و سلوک کیا ہے اور نہ کرنیکی طاقت و قدرت رکھتے ہیں پھر وہ کسطرح تمہارے معبود ہو سکتے ہیں۔ اور تم کیسے انکی پرستش کرتے ہو۔ اس کجروی کو چھوڑو۔ اور خالق و منعم کی طرف رجوع لاؤ۔ کہ صرف یہی اکیلا معبود ہے۔ نہ کوئی اس کا شریک ہے اور نہ کوئی دوسرا معبود۔

قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ
الْبَيِّنَاتُ مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (۶۶) هُوَ الَّذِي
خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ
مِن قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (۶۷) هُوَ الَّذِي يُحْيِي
ع وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ (۶۸)

ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدو کہ میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے دلیلیں آچکی ہیں تو مجھے منع کیا گیا ہے کہ انکی پرستش کروں جن کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سارے عالموں کے پروردگار کا فرمانبردار ہوں وہ جسنے تمکو پہلے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر وہ تمکو بچہ بنا کر نکالتا ہے پھر تمہیں باقی رکھتا ہے تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر زندہ رکھتا ہے تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ۔ اور تم میں سے کوئی کوئی اس سے پہلے ہی مرجاتا ہے

اور تاکہ تم وقت مقررہ تک پہنچ جاؤ۔ اور تاکہ تم عقل کرلو ... فیصلہ کرتا ہے تو بس اتنا کہدیتا ہے کہ ہو بس وہ ہو جاتا ہے ...

تفسیر ثم لتبلغوا اشدکم میں لام متعلق ہے محذوف سے ... ثم یبقیکم لتبلغوا۔ اور لتبلغوا اجلاً مسمی کی تقدیر ... مطلب یہ ہے کہ تمکو جوان۔ اور جوان سے بڑھاپے تک کی مہلت اسلئے ... اور اس مہلت عظیم میں سوچ سمجھکر اللہ کیطرف رجوع لاؤ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ (٦٩) الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ڕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (٧٠) اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ (٧١) فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ (٧٢) ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ (٧٣) مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـــــًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ (٧٤) ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ (٧٥) اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ (٧٦)

ترجمہ کیا تمنے اے پیغمبر ان لوگوں کی طرف نظر نہیں کی۔ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں کدھر بہکے جارہے ہیں۔ وہ جنہوں نے کتاب کو جھٹلایا اور اسے جو ہمنے اپنے رسولوں کی ... اسکا انجام آگے بڑھکر معلوم ہو جائیگا جبکہ طوق اور زنجیر در گردن کھولتے ہوئے پانی میں ... پھر آگ میں جھونک دیے جائینگے۔ پھر ان سے کہا جائیگا۔ کہ کہاں ہیں ماسوا اللہ جنکو ... ٹھہراتے رہے تھے۔ وہ کہینگے وہ تو کھوئے گئے۔ بلکہ ہم تو پہلی کسی چیز کی پرستش ہی نہ ... کافروں کو گم کردیگا۔ اور کہا جائیگا، یہ سزا ہے اسکی کہ تم دنیا میں ناحق ... جیسے تم اترایا کرتے تھے۔ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اسی میں ... بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

تفسیر انّی یصرفون۔ کلام بطریق تعجب ہے ... ان جھگڑا نکالنے والوں کو دیکھا ہی ہے کہ کون ہیں ... کو جھٹلاتے ہیں اور نہ صرف قرآن کو بلکہ ان تمام کتب ... معرفت بھیجے تھے گویا یہ اپنے ...

… ہیں ملے چہرہ انکا بھی بگڑ جائے گا۔ مگر اس انکار اور جدل شعاری کا مزہ انہیں آئیں گے

… کہیں نظر ہی نہیں آتے بل لم نکن ندعوا من قبل شیئًا اس کا
… مشرکین کو قیامت کے دن اپنے فرضی معبودوں کی حقیقت معلوم ہو جائیگی کہ وہ
… اس لئے وہ اس راز کے کھل جانے اور یہ کہی جانے پر کہ بلاؤ اپنے معبودوں کو کہ آج وہ تمہیں عذاب سے
… بچا لیں گے تو کہیں گے۔ انکا کہیں پتہ نہیں اور پتہ ہو تو کہاں سے ہو ہمنے دنیا میں کسی چیز
… والی ہوتی جس کی پرستش کرتے رہے تھے وہ تو لا شئے محض تھے اس لئے یہ سمجھو کہ ہمنے دنیا میں
… پرستش ہی نہ کی تھی۔ دوسرے یہ کہ جب عذاب سامنے ہوگا اور مشرکین سے کہا جائیگا۔
… معبودوں کو تو وہ اپنے بچاؤ کے لئے عرض کرینگے۔ بار خدایا ہمنے تو کسی کی عبادت و پرستش نہ کی تھی
… رحم فرما اور عذاب سے بچالے۔

… اللہ الکافرین اس کی بھی مفسرین نے دو معنی کئے ہیں اول یہ کہ جیسے اسدن مشرکین کے معبود مزعوم
… گم ہونگے ان معبودوں سے انکے یہ بندے گم کر دیئے جائینگے کہ اگر وہ انکو تلاش کریں تو نہ پاسکیں
… دنیا میں یہ نا چیزوں کی پرستش کرتے۔ اور گمراہ ہے تھے ویسے ہی آج اللہ تعالیٰ ان کو
… گمراہ کریگا یعنی وہ جنت میں نہ پہنچ سکیں گے۔ بلکہ دوزخ میں جا پڑیں گے۔ (۷۷)

… وعد اللہ … فاما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک فالینا یرجعون
… بالیقین اللہ کا وعدہ سچا ہے جو وعدے ہم ان (کفار و مشرکین) کی نسبت کہہ رہے ہیں ان
… میں یا تمہیں (انکو دکھا دیں) یا تمہیں پہلے اٹھا لیں انکو لوٹنا آخر ہماری ہی طرف ہے۔
… مشرکین کی نسبت جو پیش آئیندہ کی خبر دے رہے ہیں یہ بالیقین سچی خبر ہے اور وہ
… میں پیش آکر رہینگی۔ مگر تم بے صبر نہ ہو لو اسی خیال میں نہ رہو کہ کب پیش آئینگی
… پیش آئے گی اسمیں سے کچھ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہو جائے یا تمہیں اس سے
… وعدہ الہی پورا ضرور ہوگا۔ جو دنیا میں بچ جائینگے آخرت میں بھگتیں گے۔
… بچکر کہاں جا سکتے ہیں۔

… قبلک منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم
… ان یاتی بایۃ الا باذن اللہ
… وخسر ھنالک المبطلون (۷۸)

ترجمہ: اور ہمنے تمسے پہلے بھی رسول بھیجے۔ انمیں سے بعض حالات ہمنے
اور کسی رسول کی اختیار کی بات نہ تھی - کہ کوئی معجزہ دکھائے - مگر اللہ کی اجازت سے
انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا گیا - اور اسوقت جو برسر باطل تھے خسارے میں رہ گئے

تفسیر: یہ بھی تاکید ہے اسی وعدہ کی وفا کی کہ ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کو نصرت و غلبہ
اے پیغمبر ہمنے تمسے پہلے بہت سے نبی بھیجے جنمیں سے بعض کا حال تمسے بیان کیا گیا ہے
گیا - ان رسولوں اور انپر ایمان لانیوالوں کو بھی ہمنے غلبہ دیا - لیکن کسی کے اختیار
کہ جب چاہے باختیار خود اپنے مخالفین کے سامنے کوئی معجزہ پیش کردے - یا جب چاہے اسوقت
مخالف مغلوب و مقہور ہو جائیں - یہ باتیں خود ہمارے اختیار اور ہمارے ارادے پر منحصر ہیں
اور ہمنے فیصلہ کیا - اسوقت ان رسولوں اور انکی اتباع کو غلبہ نصیب ہوا - اور باطل پرست
پڑکر مغلوب و مقہور ہو گئے - ہماری نصرت تمہارے اور تمہارے اتباع کے بھی شامل حال
وقت سے جیسا کہ اجتک ہوتا رہا ہے - لہذا تم اسکے منتظر رہو - اور یقین رکھو کہ تمہیں اور تمہارے
غلبہ اور حق کا بول بالا ہو کر رہیگا - اور تمہارے دشمن جو اکڑ کر اور اتراتے پھرتے ہیں پست و ذلیل
غور کرو اللہ تعالی اپنے رسول اور اسکے اتباع کی نصرت کا - کے بارے کسقدر تاکید و توثیق
وعدہ کرتا ہے چنانچہ وہ پورا ہوا - اور قرآن اور پیغمبر اسلام کا معجزہ ٹھیرا لیکن ہم اسکی نصرت کے
صرف اسلئے ہیں اس صفت کے مومن و مسلم ہی نہیں - کہ خدا کی مدد ہمارے شامل حال ہو
لا حاصل ہے اسلئے ہم نہ مومن ہی بن سکتے ہیں - اور نہ نصرت و غلبہ پا سکتے ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾
مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى
وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَاَیَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْـ
فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْا
قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ
مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا
وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ
سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ

بنائے تاکہ انہیں سے بعض پر سوار ہو اور بعض ان میں سے کھاؤ اور
فائدے ہیں۔ اور تاکہ ان پر سوار ہو کر اپنی ان حاجتوں کو پوری کرو جو تمہارے
اور تم ان پر اور کشتیوں پر لدے پھرتے ہو۔ اور وہ تمکو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پس تم
کس کس نشانی سے انکار کرو گے۔ کیا وہ زمین میں نہیں چلے پھرے کہ دیکھیں سوچیں کہ
ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے۔ ان سے زیادہ تھے اور قوت و آثار فی الارض کے لحاظ سے
بھی بڑھ کر تھے تو انہیں کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ ان چیزوں نے جو کمایا کرتے تھے پس جب انکے رسول انکے
پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تو وہ اس علم پر جو انکے پاس تھا نازاں ہونے لگے۔ اور جس عذاب کی ہنسی اڑایا کرتے
تھے وہی ان پر الٹ پڑا پس جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔ کہنے لگے ہم خدائے واحد پر ایمان لائے
اور جن کو ہم شریک ٹھیراتے تھے انکو نہیں مانتے۔ مگر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا۔ تو پھر
ان کا ایمان لانا انکے لئے کچھ بھی سود مند نہیں ہوا۔ یہ سنت الٰہی ہے جو بندوں میں ہمیشہ سے جاری
چلی آئی ہے۔ اسوقت وہی گھاٹے میں رہے ۔

یہ آیات صاف بھی ہیں۔ اور ان کی تقریبی تفسیر سابقاً بیان بھی ہو چکی ہے۔
فلا نطیل فیہا الکلام

سورۂ حٰمٓ سجدہ

جسے فصلت بھی کہتے ہیں۔ اور سورۂ مصابیح بھی۔ مکہ میں نازل
ہوئی۔ اسمیں (۵۴) چوّن آیات۔ نو سو چھیانوے (۹۹۶) کلمات
اور تین ہزار تین سو پچاس (۳۳۵۰) حروف ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حٰمٓ ۝ تنزیل من الرحمٰن الرحیم ۝ کتٰب فصلت اٰیٰتہ قراٰنا عربیا
لقوم یعلمون ۝ بشیرا ونذیرا فاعرض اکثرھم فھم لا یسمعون ۝
وقالوا قلوبنا فی اکنۃ مما تدعونا الیہ وفی اٰذاننا وقر ومن بیننا

وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَامِلُونَ
إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ
الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ

ترجمہ حٰم۔ یہ رحمٰن و رحیم کا فرستادہ کلام ہے۔ ایک کتاب جس کی آیتیں
تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں یہ بشارت دینے والی اور ڈرانے والی ہے
اس سے روگردانی کی اور وہ سنتے ہی نہیں اور کہتے ہیں جس بات کی طرف
پردوں میں ہیں اور ہمارے کان اسکے لئے بہرے ہیں۔ اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ
کام کرو۔ ہم اپنا کام کر رہے ہیں اے پیغمبر تم ان سے کہدو کہ میں بھی تمہی جیسا انسان
وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی ہے پس اسکی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اسی سے معافی
مانگو اور افسوس ہے ان مشرکوں پر جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور آخرت کے بھی منکر ہیں
اور انہوں نے نیک عمل کئے انکے لئے اجر بے منت دیا ختم نہ ہونیوالا ہے

تفسیر قاعدہ ہے کہ جب آدمی حجت میں عہدہ برآ نہیں ہوتا۔ اور ضد کی وجہ سے اپنی راہ
چھوڑنا اور معقول و حقیقت کا پابند ہونا نہیں چاہتا تو صاحب حجت سے کہتا ہے
میں تمہاری بات مانتا ہی نہیں میں تمہارا قول سنتا ہی نہیں میں تم سے بات
بس تم اپنی راہ لو میں اپنی راہ۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح ہار نہ
اور حق کا اعتراف نہ کرنا پڑے۔ یہی حال کفار و مشرکین مکہ کا تھا
کی بحثیں اور جھگڑے نکالتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہمارے دل تو تمہاری باتوں کی طرف سے پردے میں ہیں
بات سننا ہی نہیں چاہتے۔ ہم میں تم میں کوئی علاقہ
بس جاؤ تم اپنی راہ لو۔ یہی ممکن ہے کہ
اور آپکی بحثیں سننا ہی پسند کرتے ہیں
کہنے کا موقعہ نہیں
نہیں چاہتے تو
طرح دیکھ نہ سکتے

...میں نہیں کہتا ہوں لیکن مجھ پر حق تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے
...اور آگاہ کرتی
...تم لوگوں کے پیچھے پڑ گئے ہو خراب و تباہ کر رہے ہو
...میں کہتا ہوں سنو اور غور کرو۔ اور تمہارا جو ایک معبود ہے کبھی
...ہو گا۔ ہو سکے اس کی اس سے معافی مانگو کہ اسی میں تمہاری فلاح
...کا غیر خدا کو شریک بناتے ہیں۔ بندہ وامر ورم ہو کر زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور
...جو ایمان لاؤ۔ نیک کام کرو۔ کا جو بے منت پاؤ۔ اور اس کا انعام
...منقطع ہی نہ ہوگا۔

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا
ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ۝ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ
فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۝۱۰ ثُمَّ اسْتَوٰى
إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا
قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ۝۱۱ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ
وَأَوْحٰى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ
وَحِفْظًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝۱۲

...ان لوگوں سے کہو کیا تم اس ذات سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں بنایا
...ٹھیراتے ہو وہی تو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور اسی نے اس میں پہاڑ اس کے
...رکھ دی ہے اور اس میں چلنے والوں کیلئے پورے چار دنوں کے اندر اندر اسکی
...پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔ اور وہ دھواں جیسا تھا پھر آسمان اور زمین سے
...کہا آؤ خوشی سے یا اکراہ۔ ان دونوں نے کہا ہم خوشی سے حاضر ہوئے۔ پھر اس نے
...سات آسمان بنائے۔ اور ہر آسمان کو اپنے حکم الہام کئے۔ اور دنیا کے آسمان کو ہمیں قندیلوں
...سے زینت بخشی یہ سب ایسی زبردست جاننے والے کا اندازہ ہوئے اندازے میں
...متضمن ہے معنی توبیخ کو۔ اور توبیخ ہے دو باتوں پر اول
...بیان کیا گیا ہے آ تکفرون بالذی خلق
...نہیں فرمایا انکفرون باللہ بلکہ فرمایا انکفرون
...انکار کرتے اور اس کو شریک ٹھیراتے ہو

[illegible] فرمایا [illegible]

وبارک فیہا یعنی کثرت خیر [illegible]

بہت سے نباتات و حیوانات [illegible]

وقدّر فیہا اقواتہا یعنی زمین میں [illegible] اور حیوانات کی غذا [illegible]

زمین کو خاص خاص قسم کی پیداوار کی قابلیت عطا فرمائی [illegible]

سواءً للسائلین سواء صفت ہے ایام کی اور للسائلین [illegible]

میں معلوم ہوتا ہے۔

ثم استوىٰ الى السماء وهى دخان یعنی اگرچہ آسمان اس سے پہلے بنایا [illegible]

ایجاد و تخلیق کامل نہیں ہوئی تھی دخان کی سی صورت پر تھی جب اللہ [illegible]

متوجہ ہوا۔ اور اسکی ایجاد کو مکمل فرمایا۔

کہا گیا ہے کہ زمین اور آسمان کی پیدائش سے پہلے عرش پانی پر تھا [illegible]

جب اللہ تعالے نے زمین و آسمان کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا۔ ہوا کو حکم دیا [illegible] پانی [illegible]

اور دھواں سا چھا گیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے آسمان بنائے [illegible]

بنائی۔ اسکے بعد اس دخان صفت آسمان کو پھاڑ کر اور اسکے [illegible] آسمان بنائے [illegible]

آسمان و زمین کی تخلیق پوری ہو چکی تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے فرمایا [illegible]

وہ کرو خوشی سے کرو یا بکراہ یعنی خوشی سے کرو گے [illegible]

جواب میں عرض کیا کہ جو کچھ ہمیں [illegible] ہم اس [illegible]

تعالے نے فرمایا۔ اے زمین و آسمان جو مصالح و منافع [illegible]

معرض ظہور میں لاؤ۔ آسمان! تو سورج اور ستارے نکال۔ اور اے زمین [illegible]

اگا۔ اور پھل پیدا کر۔ جونہی یہ حکم ہوا یہ سب کچھ ہو گیا۔

واوحیٰ فی کل سماء امرها [illegible]

[illegible] اور ایسی ہی چیزیں [illegible]

[illegible] آسمانوں کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] ذکر و اور شکر کرو۔ کیا تم اس ذات سے انکار کرتے ہو جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا
[illegible] جس میں عقل و فہم رکھنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں
[illegible] سے ہوتے رہتے ہیں۔ اور کیا اس ذات کا تم انکار کرتے ہو
[illegible] کہ انکار کرتے ہو اور پھر اڑتے اور اپنے تئیں
[illegible] کی جاتی ہے کے سننے اور ماننے سے انکار کرتے ہو
[illegible] صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ (۱۳) اِذْ
[illegible] مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ
[illegible] لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ (۱۴) فَاَمَّا
[illegible] فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً اَوَلَمْ
[illegible] الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا
[illegible] فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ
[illegible] فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ
[illegible] (۱۶) وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى
[illegible] صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (۱۷) وَ
[illegible] الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ (۱۸)

[illegible] اعراض ہی کریں تو اے پیغمبر ان سے کہدو کہ میں تمکو عاد و ثمود کی سی کڑک کے عذاب سے ڈراتا ہوں
[illegible] ان کے پیچھے سے آئے (اور کہا) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو انہوں
[illegible] تا تو ہماری ہدایت کیلئے فرشتہ نازل کرتا پس تم جو (دین) دیکر
[illegible] سے انکاری ہیں۔ سو عاد نے تو ناحق طور پر زمین میں سر اٹھایا اور کہنے
[illegible] ہو سکتا ہے۔ کیا انہوں نے اتنا بھی نہ سوچا کہ وہ خدا جس نے انہیں پیدا
[illegible] ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے تو ہم نے بھی ان پر نحس دنوں میں
[illegible] تا کہ ان کو دنیا کی زندگی میں ذلت کے عذاب کا مزہ چکھا دیں اور
[illegible] اور وہ کسی طرف سے مدد بھی نہ پا سکیں گے۔ اور ثمود
[illegible] انہوں نے سیدھے رستے پر گمراہی کو پسند کیا۔
[illegible] عذاب کی کڑک نے آلیا۔ اور ان کو ہم نے بچا لیا

جو ایمان لائے تھے اور ڈرتے رہتے تھے [illegible]

تفسیر - قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ [illegible]

قریش نے جس میں ابوجہل بھی شامل تھا کہا کہ محمد [illegible]

سمجھ میں نہیں آتا - کہ واقعی حقیقت حال کیا ہے - کوئی ایسا [illegible]

جانتا ہوتا کہ اس سے گفتگو کرے اور پھر ہمیں بتلائے کہ بات کیا ہے [illegible]

میں دخل ہے - اگر وہ شاعر و ساحر یا کاہن و عراف ہے تو مجھ سے چھپا نہ رہے گا [illegible]

اور گفتگو کروں - سب نے کہا اس سے کیا بہتر - عتبہ گیا اور آنحضرت کی خدمت [illegible]

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اچھے یا تمہارے باپ دادا - تم انہیں گمراہ بتلا کر [illegible]

برا کہتے ہو - اگر مال و ریاست کی آرزو ہے تو بسم اللہ سب کچھ تمہارے لئے [illegible]

اور جنسے چاہو تمہارے ویں نکاح کر دیئے جائیں - جب وہ سب کچھ کہہ چکا [illegible]

کہ حٰمٓ فصلت کی تلاوت شروع کی جب آپ نے فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ پر پہنچے عتبہ [illegible]

ہاتھ رکھ دیا - اور کہنے لگا بس رحم کرو - اور اٹھ کر گھر چلا آیا - قریش کے پاس نہ گیا [illegible]

کہ بس معلوم ہوا عتبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا شیفتہ ہو گیا - لوگ خود اس کے پاس [illegible]

نے کہا کیوں عتبہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا گرویدہ ہو گیا - کہا نا پسند کیا [illegible]

آ کر کہنے لگا کیا تم نہیں جانتے کہ میں قریش میں سب سے زیادہ مالدار ہوں - پھر یہ کیا [illegible]

محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے سب کچھ کہا - مجھ اسنے جواب میں جو کچھ سنایا [illegible]

اور نہ کہانت - میں سننے کی تاب نہ لا سکا - اور آخر انذار پر [illegible]

تم جانتے ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا [illegible]

محمد ابن کعب سے بھی تقریباً اسی کی ہم معنی روایت مروی ہے اس میں [illegible]

کہ اے معشر قریش میرا کہا مانو - مجھے یقین ہوتا ہے کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ [illegible]

رہیگا تم اسکے درپے نہ ہو - اسے اسکے حال پر چھوڑ دو - اگر عرب نے [illegible]

تمہیں چھٹکارا ہو گیا - اور اگر وہ غالب آیا تو اس کی عزت تمہاری [illegible]

ہو گی - اور تم اسعد الناس ہو جاؤ گے - یہ سنکر [illegible]

تجھے جادو کر دیا - کیسی باتیں کرنے لگا - اسنے کہا [illegible]

مطلب اس آیت کی بیان کرنے سے [illegible]

Marfat.com

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ [illegible]
مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ إِنَّ هَٰذَا [illegible]
مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَٰذَا إِلَّا [illegible]
عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّن ذِكْرِي بَل [illegible]
عَذَابِ ۝ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ
أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوا [illegible]
جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝١١

ترجمہ اور یہ تعجب کرتے ہیں کہ انکے پاس انہیں میں سے ایک ڈرانیوالا آیا۔ اور [illegible]
نے کہا یہ جادوگر اور بڑا جھوٹا ہے۔ کیا اسنے اتنے سارے معبودوں کا ایک ہی معبود کر [illegible]
یہ تو بڑے ہی تعجب کی بات ہے۔ اور ان میں سے کچھ بڑے بڑے آدمی [illegible]
لوگو چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو۔ بالیقین یہ کوئی ایسی بات ہی ہے جس [illegible]
ہمنے تو یہ بات پچھلے مذہب میں نہیں سنی تھی۔ یہ اسی کی گھڑت ہے۔
کیا ہم میں سے اسی پر کلام الٰہی نازل ہوا۔ بس بات یہ ہے کہ [illegible]
شک ہے بلکہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ نہیں چکھا ہے۔
کیا انہیں کے پاس اے پیغمبر تیرے زبردست بخشنے والے رب کی رحمت کے
خزانے ہیں۔ یا آسمان و زمین اور وہ چیزیں جو آسمان و زمین کے [illegible]
اختیار میں ہیں۔ [illegible] تو انکو چاہیئے کہ سیڑھیاں لگا کر آسمان پر چڑھ [illegible]
اے پیغمبر جو یہاں کا لشکر ہے بہت سے بھاگے ہوئے [illegible]
بھاگا ہوا لشکر ہے

تفسیر اے پیغمبر کفار تعجب کرتے ہیں [illegible]
[illegible]

[illegible] کر لیا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، نہ جادوگر ہے نہ شاعر ہے
[illegible] ان لوگوں کے کلام سے کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ اگرچہ بعض منکر
[illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم جادوگر ہے یا دیوانہ ہے جیسے کہ بعض اہل الذکر
[illegible] بھی بیان غلط ہے یہ سب کچھ ضد اور قدامت پرستی کا نتیجہ تھا۔ ورنہ
[illegible] کی نبوت کا دعویٰ خالی از حقیقت نہیں اور جو کلام وہ پیش کر رہا ہے
[illegible] بالاتر ہے

[illegible] مذکورہ بالا آیات تو صاف ہیں قابل تنبیہ صرف یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
[illegible] ایمان نہ لانے اور دنیا میں سر اٹھانے کی یہ سزا دی۔ کہ انہیں ہلاک کر دیا پھر کوئی
[illegible] ایمان رکھتے ہوئے آبادی عالم کی فکر کرتے ہوں عدالت و نصفت سے کار فرما ہوں۔
[illegible] ایمان صحیح کے مقتضیات سے بہرہ ور ہوں۔ انکو اللہ تعالیٰ دنیا میں انکی اس نیکی کا اجر نہ
[illegible] یہیں نہ کرے۔ دنیا کو انکے لئے دوزخ و حرام رکھے۔ واللہ جو کہتے ہیں کہ دنیا
[illegible] اور دنیا داری کے لئے نہیں ہے۔ وہ گمراہ ہیں۔ اور اگر اس کی تعلیم دیتے ہیں تو راہزن ہیں
[illegible] ایمان سے معذور اجنبی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے ایمان کو درست کریں۔ مقتضیات
[illegible] کے تئیں متصف بنائیں اور غلبہ و نصرت الٰہی کے دنیا میں بھی منتظر رہیں۔ کہ وہ انکے
[illegible] اور ضرور ہوگی بشرطیکہ وہ مومن کامل ہوں۔ افراد کو انکے حسب حال نصرت
[illegible] من حیث المجموع ان کے مناسب حال یہ نہیں ہو سکتا کہ قوم میں چند
[illegible] نصرت و غلبہ نصیب ہو جائے۔ من حیث المجموع قوم کو ہاں وہ افراد نصرت
[illegible] سے بالکل محروم نہیں ہونگے۔ اور نہیں ہو سکتے۔

[illegible] أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ (19) حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا
[illegible] سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (20) وَ
[illegible] شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ
[illegible] أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (21) وَمَا كُنْتُمْ
[illegible] أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ
[illegible] يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ (22) وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي
[illegible] فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ (23) فَإِنْ يَصْبِرُوا

فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ

ترجمہ: جس دن دشمنان خدا دوزخ کی طرف ہانکے جائینگے [illegible] یہانتک کہ جب وہ
اسکے پاس آجائینگے تو انکے کان۔ اور انکی آنکھیں اور انکی کھالیں انکے خلاف گواہی دینگی انکاموں کی جو وہ
کرتے رہے تھے۔ اور وہ اپنی کھالوں سے پوچھیں گے تمنے ہمارے خلاف کیوں گواہی
دینگے۔ ہمیں اس اللہ نے گویا کیا جسنے ہر چیز کو گویا کیا۔ اور اسنے تمکو پہلی بار پیدا کیا۔ اور اسی کی
طرف تم لوٹائے جا رہے ہو۔ اور تم اس لئے پردہ داری نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور
آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دینگی۔ بلکہ تم تو گمان کرتے تھے کہ تمہارے
بہت سے کاموں کو اللہ جانتا ہی نہیں۔ اور تمہارے اسی گمان نے جو تمنے اپنے رب کی نسبت
کیا تھا۔ تمکو ہلاک کیا۔ اور تم گھاٹے میں آگئے۔ پس اگر یہ لوگ صبر کریں تو بھی انکا ٹھکانا
دوزخ ہے اور اگر معافی چاہیں تو انکو معافی نہیں دی جائے گی۔

تفسیر: يَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ ۔۔۔ إِلَى ۔۔۔ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۔ وزع کے معنی [illegible]
حضور [illegible] جانوروں کے گلوں کو تاکہ رہے سہے بھی آلیں۔ دوزخی جب دوزخ میں لیجائے جائینگے
تو چونکہ انکا جم غفیر ہوگا۔ کچھ پیچھے رہتے جائینگے اس لئے اگلوں کو روکا جائیگا کہ پچھلے بھی آ
ملیں۔ اور پھر یہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دوزخ میں داخل ہوں۔

وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اسکی تفسیر میں دو قول ہیں اول یہ کہ یہ کلام کھالوں کے کلام میں
داخل نہیں ہے۔ بلکہ براسہ جداگانہ کلام ہے جو بیان قدرت کے خاتمہ پر بطور تنبیہ کے
آگیا ہے۔ دوسرے یہ کہ جلود ہی کے قول میں داخل ہے۔ اور مطلب انکا جواب یہ ہے کہ جس
نے گویا کر دیا جسنے ہر چیز کو گویا کیا۔ اور جو اس بات پر قادر ہے کہ تمہیں پہلی بار پیدا کرے
تم لوٹ کر اسی کی طرف آؤ۔ یعنی جواب الزامی ہے۔ کہ تم تو کہتے تھے کہ [illegible]
زندہ ہونا اور حساب کتاب کیلئے حضور خدا میں حاضر ہونا ممکن نہیں ہے لیکن اب تم
زعم کے علی الرغم پیدا کر دئے۔ اور [illegible] اور جسکو [illegible]
دیکھ چکے ہو۔ اسی نے ہمکو گویا کر دیا۔ اور جو کچھ [illegible] اسنے ہمکو گویا [illegible]
سچی گواہی دیدی۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم [illegible]

Marfat.com

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ

وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ

تفسیر القرآن

بزبان اردو مع ترجمہ فرقان حمید

جلد ہشتم

چھبیسویں پارہ حم کی سورت ق سے لیکر جو قرآن کریم کی پچاسویں سورت ہے سورت الناس تک جو قرآن شریف کی آخری اور ۱۱۴ ویں سورت ہے ۔ مفصل تفسیر بیان کیگئی ہے

مؤلفہ و مرتبہ

منشی محمد انشاء اللہ مالک و ایڈیٹر اخبار وطن لاہور

جون ۱۹۱۹ء مطابق رمضان المبارک ۱۳۳۷ھ میں

[illegible] صاحب کے [illegible] آرٹ پریس لاہور میں چھپکر شائع ہوئی

عہ

[illegible] جلد

عرض حال

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ سالہاسال کی محنت بفضلہ تعالیٰ وکرمہ آج ختم ہو گئی۔ یہ تفسیر کتابی شکل میں شایع ہونے سے پہلے کچھ عرصہ ماہوار رسالہ کی صورت میں چھپتی جاتی رہی۔ اور اس کا پہلا نمبر جولائی ۱۹۰۸ء میں شایع ہوا تھا۔ اب یہ آخری جلد جون ۱۹۱۹ء میں ختم ہوتی ہے۔ یعنی پورے بارہ سال کے عرصہ میں یہ کار اہم منزل تکمیل کو پہنچا۔

تفسیر القرآن کو مرتب ومدون کرنے کی ضرورت اور اس تفسیر کی خصوصیات پہلی جلدوں کی عرض حال میں مشرح بیان ہو چکی ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔ مختصر یہ اسے زمانہ حال کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر اس طرح سے ترتیب دیا گیا ہے۔ کہ کسی اسلامی فرقہ کی دلآزاری نہ ہونے پائے۔ مگر ساتھ ہی صراط مستقیم کو کہیں ایک لحظہ کے لئے نظر انداز نہیں ہونے دیا گیا۔ اپنی جملہ خوبیوں کے لحاظ سے یہ بلاشبہ بے عدیل تفسیر ہے۔ اور خداوند کریم کا مزید شکر ہے۔ کہ قوم اور علمائے ملت نے بھی اس کی قدردانی فرمائی ہے۔

اس آخری جلد کے بڑے حصہ کی تیاری میں مجھے اپنے محب قدیم جناب مولوی عبدالرحمن پروفیسر عربی دہلی کالج سے قابل قدر مدد ملی ہے۔ جس کے لئے میں ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ الٰہ العالمین ہم مسلمانوں کو اپنے حبیب پاک کے طفیل اسم باسمیٰ مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

الملتمس

بندہ محمد انشاء اللہ عفی عنہ مالک وایڈیٹر اخبار وطن لاہور۔
۱۳۳۷ھ مطابق ۳ جون ۱۹۱۹ء

[illegible]

... گذشتہ تاریخ ... [illegible]

... بند ہے ... [illegible]

... اسالہ المالعین ہے ... [illegible]

... بنالیا ... [illegible]

... [illegible]

... بند ... خواہ ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

Marfat.com

ساتویں منزل

تفسیر سورہ ق

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں پینتالیس ۴۵ آیتیں تین سو ستاون ۳۵۷ کلمات اور ایکہزار چار سو چورانوے ۱۴۹۴ حروف ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قٓ ۚ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ ۚ ــــــــ × ــــــــ × ــــــــ × ــــــــ کِتٰبٌ حَفِیۡظٌ

ترجمہ۔ ق۔ قرآن مجید کی قسم (کہ ہم نے تمکو اپنا رسول بنا کر بھیجا) لیکن ان (کافروں) کو تعجب ہے کہ ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آیا۔ پس وہ کہنے لگے کہ یہ تو عجیب بات ہے + کیا جب ہم مر جائیں۔ اور ریت کھیت ہو جائیں (تو پھر زندہ کئے جائیں گے؟) پھر سے زندہ ہونا تو بعید ہے + ہم جانتے ہیں کہ زمین انہیں کیسا کیا کم کر دیتی ہے۔ اور ہمارے پاس کتاب حفیظ ہے +

تفسیر ق بقول ابن عباس قسم ہے۔ بعض سورہ کا نام کہتے ہیں۔ اور بعض اسماء الٰہی میں سے ایک اسم۔ نیز کہتے ہیں کہ ق سے قدیر و قادر۔ قاہر و قریب۔ قابض و قدوس وغیرہ اسمائے صفات الٰہی کی طرف اشارہ ہے وَالۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ قسم ہے اور جواب قسم قد بعثناك رسولا بالقرینہ مقدر ہے۔ مطلب پہلی تین آیات کا یہ ہے کہ اے پیغمبر! ہمیں قرآن مجید کی قسم ہے۔ اور وہ اسکا گواہ و شاہد ہے کہ ہم نے تمہیں اپنی طرف سے رسول بنا کر لوگوں کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے۔ تاکہ تم انہیں ہدایت کرو۔ اور بری بازگشت سے ڈراؤ لیکن جن کے دل کفر و انکار پر اڑے ہوئے ہیں اور آیات الٰہی پر غور و خوض نہیں کرتے۔ انہیں یہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ انہیں میں سے تم رسول ہونیکے بعد انہیں ہدایت کرتے ہو۔ یعنی انہیں رشک و حسد ہے کہ تم کیوں ہمارے رسول ہوئے۔ اسی لئے وہ تمہیں جھٹلاتے ہیں۔ اور اپنے زعم میں تمہیں جھٹلانے کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ کیا جب ہم مرکھپ کر ریت کھیت ہو جائیں گے۔ ہمارے جسم و ہستی کا کہیں نام و نشان بھی باقی نہ رہیگا۔ اور سکے مدتوں بعد پھر زندہ کئے جائیں گے؟ یہ تو بالکل دور از عقل بات ہے۔ نہ ہوئی ہے نہ ہو سکتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہم تر اولین تعلیم یہی تھی کہ خدائے واحد پر ایمان لاؤ۔ اسی اکیلے کی عبادت کرو۔ اور حیات بعد الموت کا یقین کر کے عذاب و عقاب کیلئے تیار رہو۔ کفار خصوصاً مکہ کو اللہ اور اللہ کی وحدانیت سے انکار نہ تھا۔ لیکن غیر اللہ کی عبادت کو وہ بوجوہ مظنون ناروا

سمجھنے کے قائل نہ ہوتے تھے ۔ آخرت کی جزا و سزا کو بھی نہ مانتے تھے ۔ اسی لئے انہیں دونوں باتوں پر بات اڑتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان دونوں باتوں کی حقانیت اور ان کے زعم باطل کا بار بار اور طرح طرح سے جواب دیا ۔ مثلاً حشر و نشر کیلئے فرمایا کہ جو پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد بھی جلانے کی بھی قدرت رکھتا ہے ۔ کبھی فرمایا ۔ کہ وہ آدم زاد کو مرنے کے بعد اسی طرح زندہ کریگا جیسے کہ زمین کو مردگی کے بعد پانی برسا کر زندہ کر دیتا ہے ۔ مگر یہاں ایک اور طریقہ سے جواب دیا ۔ اور فرمایا ۔ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ یعنی منکر بھی کہتے ہیں نا کہ جب ہم مر جائیں گے تو ریت کھیت ہو جائیں گے ۔ نہ کہیں دست و پا کا نشان ہوگا ۔ نہ چشم و گوش تمام اجزائے عنصری سب متفرق ہو جائیں گے ۔ بچارے وجود کا ایک ذرہ کہیں ہوگا اور ایک کہیں ۔ پھر ہم قبروں سے کیونکر اٹھائے جا سکتے ہیں ؟ ۔ مگر ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ اونکے جسم کے کون کونسے اجزا زمین کھا گئی ہوگی ۔ ہمارے پاس کتاب محفوظ جسمیں ذرہ ذرہ کا حساب لکھا ہوا ہے ۔ یا کتاب محافظ جسمیں سب کچھ لکھا جاتا ہے ، موجود ہے ۔ پھر ہمیں اون ذرات و اجزاء کے فراہم کرنے میں کیا دشواری ہو سکتی ہے ۔ زمین کے کھلئے اور گھٹائے ہوئے اجزائے جسم کو ہم پھر زمین سے نکلوا اور اگلوا دیں گے ۔ اور مُردوں کو جِلا دینگے ۔

بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ ــــ ○ ــــ ○ ــــ ○ ــــ فِيْ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝

ترجمہ ۔ بلکہ ان لوگوں کو امر حق پہنچا ۔ یہ اسے پہنچنے کے بعد جھٹلاتے ہیں ۔ اسی لئے باتیں کرتے ہیں جنکو قرار نہیں ۔

تفسیر ۔ بل كذبوا بالحق لما جاءهم ۔ فهم في امر مريج ۔ انکو حیرت و تعجب تو اس بات کا ہے کہ انہیں میں سے ایک انہیں پیش آئندہ سے ڈرا رہا ہے ۔ اور جو کچھ انجام و بازگشت کے بارہ میں کہتا ہے ۔ اونکے زعم میں بعید از قیاس کہتا ہے ۔ لیکن واقعی یہ بات ہے کہ اپنے پاس حق پہنچنے کے بعد جان بوجھ کر اوسے جھٹلاتے ہیں ۔ اسی لئے بے سر و پا باتیں کرتے ہیں جنہیں نہ ثبات ہے نہ قرار ۔ کبھی رسول کو ساحر و شاعر کہتے ہیں ۔ اور کبھی کسی کا سکھایا پڑھایا ہوا ۔ یا دیوانہ ۔ اسی طرح قرآن کو کبھی سحر و رجز کہنے لگتے ہیں اور کبھی جنون و افترا ۔ اگر اونکے اپنے مزعومات یقینی ہوتے تو یوں بے جوڑ اور بے تکی باتیں کیوں کرتے ۔ اگر انہوں نے کائنات کو چشم بصیرت سے دیکھا ہوتا تو حیات بعد الموت پر انہیں ذرا بھی تذبذب نہ ہوتا ۔ کیونکہ ہمارا رسول اور ہمارا کلام قرآن مجید تو ذہی حق ان کے سامنے پیش کر رہا جو ہر وقت اونکی آنکھوں کے سامنے ہے ۔ اوسے دیکھتے ہیں اور عبرت نہیں پکڑتے ۔ ان

Marfat.com

کی حاجت تھی - اوسیکو ہمارا رسول ہمارا کلام پہنچا کر پورا کر رہا ہے - اچھا - اب تک کائنات پر غور نہیں کیا تھا - تو اب ہی کریں - اور غفلت کے بعد ہی ہوشیار ہو جائیں ؛

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ ـــــ ٥ ـــــ ٥ ـــــ ٥ ـــــ ٥ ـــــ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ٥

ترجمہ - کیا ان لوگوں نے آسمان پر بھی غور نہیں کیا - جو انکے سروں پر ہے - کہ ہم نے اوسے کیسے بنایا - اور کیسے زینت دی - کہ اسمیں کوئی رخنہ نہیں ؟ ؛ اور کہ ہم نے زمین کو کیسے پھیلایا - اور اسمیں کھڑے رہنے والے پہاڑ جمائے - اور اسمیں ہر قسم کے خوبصورت جوڑا اگائے ٥ تاکہ حق کی طرف رجوع لانیوالے بندوں کیلئے یہ باتیں ذریعہ بصیرت و نصیحت ہوں ٥ اور آسمان سے برکت والا پانی برسایا - پھر بندوں کی روزی کیلئے اوس پانی سے باغات - غلہ اور لمبی لمبی کھجوریں اگائیں جنمیں تہ بہ تہ گچھیں آتی ہیں - اور ہم نے اوسی سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا - اور اسی طرح (بعد موت) زمین سے نکلنا ہوگا ؛

چونکہ آیات حشر و نشر کے باب میں سابقاً مفصل لکھا جا چکا ہے - لہذا یہاں تکرار و اعادہ کی ضرورت نہیں

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ ـــــ ٥ ـــــ ٥ ـــــ فَحَقَّ وَعِيْدِ

ترجمہ - ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی (نوح کو) جھٹلایا تھا - اور خندق والوں اور قوم ثمود و عاد فرعون اور قوم لوط - بن کے رہنے والوں اور قوم تبع - ان سب نے (اپنے اپنے) پیغمبروں کو جھٹلایا تھا - ہماری دھمکی بھی پوری ہو کر رہی ؛

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ

ترجمہ - کیا ہم پہلی بار پیدا کرنے سے عاجز رہے تھے ؟ (نہیں) بلکہ یہی لوگ از سر نو پیدا کرنے کے باب میں شک میں پڑے ہوئے ہیں ؛

مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ہماری اول بار کی تخلیق کو مانتے ہوئے خلق مکرر اور اعادہ کے باب میں شک و شبہ کرتے ہیں - غلطی پر ہیں نہ یہ کہ اعادہ فی نفسہ محال ہے - کیونکہ اگر یہ محال ہوتا تو تخلیق اول بدرجہ اولے محال ہونی چاہیئے تھی - جب ہم اوس سے عاجز نہیں ہوئے تو اس سے کیوں عاجز ہونے لگے ہیں -

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ ـــــ ٥ ـــــ ٥ ـــــ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ٥

ترجمہ - اور بالیقین ہمیں نے انسان کو پیدا کیا - اور ہم جانتے ہیں کہ اسکے دل میں کیا کیا وسوسے گزرتے رہتے ہیں - اور اسکی شہ رگ کی نسبت بھی - زیادہ قریب ہیں ٥ کیونکہ دو معلوم کرنیوالے

Marfat.com

(فرشتے) اوس کے دائیں اور بائیں بیٹھے (اوسکا حال) معلوم کرتے رہتے ہیں ۝ [illegible]
بات منہ سے نہیں نکالتا لیکن ایک نگران اوسکے پاس تیار رہتا ہے

وَجَاۗءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ——o——o——o—— [illegible]

ترجمہ:- اور موت کی سختی واقعی آگئی۔ یہی تو ہے جس سے تو کتراتا تھا۔ اور صور پھونکا گیا یہی دھمکی کا دن ہے۔ اور ہر نفس آ حاضر ہوا جسکے ساتھ ایک ہانکنے والا ہے۔ اور ایک اوسکا گواہ ہوگا۔ تو اسے غفلت میں تھا۔ پس ہم نے تیری آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے پس آج تیری نگاہ تیز ہے

تفسیر:- موت اسقدر یقینی ہے کہ اوسے آیا ہوا سمجھنا چاہیئے۔ پس آدمی سوچے کہ وہ کس سے کتراتا ہے۔ اور اس کترانے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ موت کے بعد نفخ صور بھی اتنا قریب اور یقینی ہے کہ گویا پھونکا جا چکا۔ اور ہماری طرف سے منکروں سے کہا جا رہا ہے کہ یہی وہ دن ہے جس سے ڈرایا جاتا تھا۔ نفخ صور کے بعد حساب کتاب بھی اتنا نزدیک اور یقینی ہے کہ گویا ہر نفس ہمارے سامنے حاضر کیا گیا ہے۔ کوئی فرشتہ اوسے ہانکتا ہوا زبردستی ہمارے حضور میں لاتا ہے۔ اور کوئی اوسکے اعمال کی گواہی کیلئے اوسکے ساتھ ساتھ ہے۔ اور ہماری طرف سے اوسکو خطاب ہے کہ تو دنیا میں غفلت میں پڑا رہا۔ اور اس دن کا نہ تجھے خیال آیا نہ یقین ہوا۔ سو آج ہم نے تیری آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے۔ تیری نگاہ بھی اتنی تیز ہوگئی ہے کہ جو تجھے دنیا میں نظر نہ آیا تھا وہ آج یہاں اپنی آنکھوں سے دیکھ لے ۔

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ ——o—— فِيْ عَذَابِ الشَّدِيْدِ ۭ

ترجمہ:- اور اس کے ساتھ رہنے والا (فرشتہ) کہے گا۔ یہ (نامہ اعمال) جو میرے پاس ہے تیار ہے (ہمارا حکم ہوگا) ڈالدو جہنم میں ہر سرکش کافر، نیکی سے روکنے والے، حد سے بڑھ جانے والے۔ شک کرنیوالے کو جو اللہ کے ساتھ دوسرونکو شریک کرتے رہے ہاں اسکو سخت عذاب میں ڈالدو۔

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ ——o——o——o—— لِّلْعَبِيْدِ ۭ

ترجمہ:- اوسکا ساتھی کہے گا "اے میرے رب! اسے میں نے سرکش نہیں بنایا۔ یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا تھا" ۝ اللہ فرمائیگا۔ تم میرے سامنے جھگڑے کو رہنے دو۔ ہم تو پہلے ہی تم کو اپنی دھمکی پہنچا چکے تھے ۝ ہمارے یہاں بات بدلی نہیں جاتی۔ اور ہم بندوں پر ظلم کرنیوالے بھی نہیں ۝

تفسیر:- موت اسقدر یقینی اور ہر وقت کا مشاہدہ ہے کہ کسی کو اس کے بارے میں انکار کی بھی گنجائش نہیں۔ لیکن با ایں ہمہ آدمی موت کی طرف سے غفلت میں گذارتا ہے

جس سے بچا رہے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موت کی مدہوشی کو آیا ہوا سمجھو جس سے تم کنارہ کرتے رہتے ہو۔ اور قیامت کو بھی موت ہی پر قیاس کرو۔ اور اوس سے پیوستہ سمجھو۔ تم جانتے ہو کہ موت آئیگی۔ مگر کام وہ کرتے ہو جن سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں موت کا یقین ہی نہیں۔ مگر وہ آتی ہے اور آئیگی۔ اسیطرح تم قیامت کا انکار کرتے ہو۔ اور تمہیں کسی طرح اوسکا یقین نہیں آتا لیکن وہ تمہارے سر پر کھڑی ہے۔ آئیگی اور ضرور آئیگی۔ اوسدن تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی۔ کہ ہائے یہ کیا ہو گیا۔ فرشتے تمہارے اعمال نامے پیش کرینگے۔ اور تم اپنے کئے کی سزا کو پہونچائے جاؤ گے۔ اور ساتھ ہی تمہارے ساتھی بھی۔ کہ باعث گمراہی ہوئے تھے۔ اوسوقت تم میں جھگڑا ہوگا۔ ہر ایک کہیگا خداوندا۔ میں نے اسے گمراہ نہیں کیا۔ یہ تو خود گمراہوں کا گمراہ تھا۔" اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ جاؤ نکل جاؤ۔ اس جھگڑے سے کیا حاصل۔ ہماری دھمکی تم سب کے پاس پہنچ چکی تھی۔ آج وہ پوری ہوتی ہے ہمارا وعدہ بدلا نہیں جاسکتا۔ جسنے جیسا کیا تھا۔ آج اُسے ویسا ہی پاتا ہے۔ کہ یہی عدل و انصاف ہے ہماری سرکار میں کسی پر کسی طرح کا ظلم نہیں ہوسکتا ؛

وَقَالَ قَرِیۡنُہٗ رَبَّنَا۔ اس قرین کی تفسیر میں دو قول ہیں۔ اوّل یہ کہ قرین سے شیطان مراد ہے کہ قیامت کے دن وہ خود بھی اپنی برات کا اظہار کریگا۔ دوسرے قرین سے عام قرین و جلیس مراد ہیں۔ جو ایک دوسرے کو گمراہی پر اکساتے رہتے ہیں۔ یہی زیادہ مربوط ہے۔ کہ اکثر دیگر آیات میں بھی ایسے لوگوں کی نفسا نفسی اور اپنی بے گناہی کے اظہار کا ذکر آیا ہے ؛

یَوۡمَ نَقُوۡلُ لِجَہَنَّمَ —————— ہَلۡ مِنۡ مَّزِیۡدٍ

ترجمہ:۔ اوسدن ہم دوزخ سے کہیں گے کہ کیا تو بھر چکا؟ اور وہ کہے گا کیا کچھ اور بھی ہے:

مطلب آیت کا یہ ہے کہ دوزخ نہایت وسیع ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اوسے کافروں اور عاصیوں کے عذاب کیلئے بنایا ہے۔ اور جن والنس سے بھرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اسلیئے اللہ تعالیٰ بدوں کو دوزخ میں بھیجکر اوس سے پوچھے گا۔" دوزخ تیرا پیٹ بھر گیا؟" وہ عرض کریگا کہ بار خدایا۔ کیا کوئی اور ایسا ہے جس نے تیری معصیت کی ہو؟ تاکہ میں اوسے جلاؤں۔ اور جو خدمت میرے سپرد ہے اوسے باتم وجوہ انجام دوں۔

انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ دوزخ برابر ہَلۡ مِنۡ مَّزِیۡدٍ۔ ہَلۡ مِنۡ مَّزِیۡدٍ۔ پکارتا رہیگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسمیں اپنا ایک قدم رکھدیگا۔ اسپر اوسکی سیری ہوجائیگی اور پکار اٹھیگا کہ بس بس قسم ہے تیری عظمت و جلال کی کہ میں سیر ہو گیا ؛

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ــــ ○ ــــ ○ ــــ وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ

ترجمہ۔ اور پرہیزگاروں سے بہشت نزدیک کیجائے جو پہلے بھی کچھ فاصلہ پر نہ ہوگی (اللہ تعالیٰ فرمائیگا) یہی تو ہے جسکا ہر ایک اللہ کی طرف رجوع لانے اور حدود کی حفاظت کرنے سے وعدہ کیا جارہا تھا۔ جو بے دیکھے خدا سے ڈرتا رہا۔ اور اخلاص والا دل لیکر حاضر ہوا ہے۔ سلامتی کے ساتھ اوسمیں جا داخل ہو۔ یہی ہمیشہ کی زندگی پانیکا دن ہے۔ اون لوگوں کیلئے ہوگا جو کچھ اوسمیں وہ چاہیں گے۔ اور ہماری پاس اوس سے بھی زیادہ موجود ہے ؛

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ــــ ○ ــــ وَهُوَ شَهِيْدٌ

ترجمہ۔ اور ہم ان (مکہ والوں) سے پہلے بہت سی امتیں ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے بہت زیادہ طاقت والی تھیں۔ پھر وہ لوگ ڈھونڈتے ہی پھرے کہ ملک میں کہیں پناہ کی جگہ بھی ہے۔ اگر کہیں نہ ملی بالیقیں ان باتوں میں نصیحت ہے ان لوگوں کیلئے جو دل (عقل) رکھتے ہیں۔ ہوش ٹھکانہ لاکر کان لگائیں ؛

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ــــ ــــ مِنْ لُّغُوْبٍ

ترجمہ۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ کہ ان کے درمیان ہے اچھہ دن میں پیدا کیا اور ہمیں ذرا بھی تکان نہ ہوئی ؛

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ ــــ ــــ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ○

ترجمہ۔ (اے پیغمبر) یہ لوگ (مکہ والے) جو کچھ کہتے ہیں اوس پر صبر کرو۔ اور آفتاب کے نکلنے اوسکے ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کیساتھ اوسکی تسبیح کرتے رہو۔ اور رات میں بھی اوسکی تسبیح کرو اور بعد نماز

تفسیر۔ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ یعنی نماز پڑھو۔ "قبل طلوع الشمس" سے نماز فجر مراد ہے اور قبل الغروب سے ظہر و عصر کیطرف اشارہ ہے اور "من اللیل فسبحہ" سے مغرب و عشا مراد ہے وادبار السجود کے باب میں عمرؓ بن الخطاب اور علیؓ ابن ابیطالب وغیرہ سے روایت ہے۔ کہ اس سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔ جیساکہ "ادبار النجوم" سے دو رکعت فجر سنت مراد ہیں مگر ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد تسبیح کرو۔ اس سے اسی ادبار کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اسی تسبیح کے باب میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہا۔ اور ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۳ دفعہ [illegible] پھر کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى [illegible]

کے تمام گناہ (یعنی صغائر) معاف ہو گئے۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ تھے۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ ۔۔۔ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ ۝

ترجمہ۔ اور (اے پیغمبر) تم سن رکھو۔ جسدن کہ پکارنیوالا قریب سے پکاریگا۔ جسدن کہ چیخ کو تحقیق سب سن لیں گے۔ وہی دن نکلنے کا ہوگا ۝ بالیقیں ہم ہی جلاتے اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف سبکو لوٹ کر آنا ہے ۝ جس دن کہ زمین اون پر سے پھٹ جائیگی۔ اور وہ جلدی سے چل کھڑے ہونگے۔ یہ حشر ہمارے نزدیک ایک سہل سی بات ہے ۝ جو کچھ یہ کہتے ہیں ہم اوسے جانتے ہیں۔ اور (اے پیغمبر) تم اون پر زبردستی کرنے والے نہیں۔ پس تم تو انہیں قرآن سناتے رہو۔ جو (ہماری) دھمکی سے ڈرتے ہیں ؂

تفسیر۔ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ کے دو معنی ہیں۔ اول یہ کہ اے پیغمبر تم اوسدن یعنی قیامت کے حالات وکیفیت سنو۔ دوسرے یہ کہ صیحۂ قیامت ونشور کا انتظار کرو۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ منادی سے مراد اسرافیلؑ ہیں۔ جو صخرہ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر پکارینگے کہ اے گلی ہوئی ہڈیو۔ اور بکھرے ہوئے جوڑو۔ اور پھٹے ہوئے گوشت اور پراگندہ بالو۔ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ فیصلہ مقدمات کیلئے سب باہم جمع ہو جاؤ۔ مَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ۔ یعنی تم زبردستی اہل مکہ کو مسلمان بنانے پر قادر نہیں ہو۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ تم بھی سنو اور صبر کرو۔ تمہارا کام صرف یہ ہے کہ جو ہماری وعید سے ڈرتے ہیں انہیں تم قرآن پڑھکر سناتے اور سمجھاتے رہو ؂

تفسیر سورۃ الذاریات

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ساٹھ آئتیں تین سو ساٹھ کلمے اور دو سو ترانوے حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۔۔۔ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

ترجمہ۔ اون ہواؤں کی قسم ہے جو گرد اڑاتی ہیں۔ پھر بادلوں کو اٹھاتی ہیں۔ اسکے بعد آہستہ آہستہ چلتی ہیں۔ اور پھر امر (بارش) کو تقسیم کرتی ہیں۔ کہ جو کچھ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے بالکل سچ ہے۔ اور جزا ضرور پیش آنی ہے ۝ اور لہروں والے آسمان کی قسم کہ تم اختلاف کی باتوں میں پڑے ہو۔ اوس سے وہی پھرتا ہے جو حق سے پھیر دیا گیا ہے ۝ اٹکل کے تیر چلانیوالے مارے جائیں۔ جو غفلت میں بھولے ہوئے ۝ سوال کرتے ہیں کہ جزا کا دن کب

Marfat.com

ہوگا ٥ اُسدن کہ آگ پر جلائے جائیں گے (اور کہا جائیگا) لو اب اپنی عذاب کا [illegible]
جس کے لئے تم جلدی مچایا کرتے تھے ٭

تفسیر۔ لکھا ہے کہ الذاریات وہ ہوائیں جو غبار اڑاتی ہیں۔ فالحاملات وہ بادل جو [illegible] کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ فالجاریات وہ کشتیاں جو پانی میں بسہولت وروانی چلتی ہیں۔ فالمقسمات امرًا وہ ملائکہ جو حکم خدا کے موافق بندوں میں ارزاق وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ مگر ذکو [illegible] اوصاف کو اوصاف ہوا ہی لکھا ہے۔ ترجمہ میں ہم نے یہی صورت اختیار کی ہے۔ کہ اول سے پہلے زور کی ہوائیں چلتی ہیں۔ گرد وغبار اٹھاتی ہیں۔ اسی میں وہ بادل اٹھاتی ہیں۔ اور پھر انہیں لیکر تیزی وسبکی کے ساتھ ہر طرف روانہ ہو جاتی ہیں۔ اور پھر حکم خدا کے موافق جہاں جہاں جتنا جتنا حکم ہوتا ہے وہاں وہاں اتنا ہی برساتی ہیں۔ اور تقسیم کرتی ہیں۔ اور آخر کو پھر وہی احیاء ارض کا باعث ہوتی ہیں۔ جنکو اللہ تعالیٰ نے بار بار حیات بعد الموت سے تشبیہ دی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان اوصاف وحالات کے مذکور کے بعد فرمایا کہ یوم جزا کا جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ لاریب سچ ہے۔ دیکھتے نہیں کہ ہوا کہاں کہاں کے ذرات کہاں کہاں پہنچاتی ہے۔ اور پھر وہی عالم پیش نظر ہو جاتا ہے جو کبھی پہلے تھا۔ اسی طرح قیامت کے دن بھی یہی ہوا۔ یا ہماری قدرت کی کوئی اور قوت اجزائے متفرقہ اجسام کو جگہ کی جگہ پہنچا دیگی اور پھر مردوں کو زندہ کر دیں گے۔ اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ پھر تاکیدًا تقسیم فرمایا۔ والسماء ذات الحبک حُبک کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ ابن عباس نے کامل الخلقت اس کے معنی بیان کئے ہیں اور بعض نے حبک کے زینت معنی سمجھے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ حبک وہ حلقے یا لہریں ہوتی ہیں جو پانی یا ریت پر ہوا کے چلنے سے نمودار ہوتی ہیں۔ معنی تمام مربوط ہیں۔ ہم نے ترجمہ میں آخری معنے اختیار کئے ہیں۔ کہ زینت وحسن کو جامع ہونیکے علاوہ [illegible] رکھتا ہیں۔ قول مختلف وہ قول ہے جسکو ثبات وقرار نہ ہو۔ کبھی کچھ ہو اور کبھی کچھ۔ کفار ومنکرین کا یہی حال [illegible] ہر ایک حق سے انکار کرنیوالے کا ہوا کرتا ہے کہ کبھی ایک بات پر نہیں جمتا۔ مطلب [illegible] زیب وزینت والے آسمان کی قسم۔ جسکا نقطہ نقطہ ہماری قدرت کا اظہار کر رہا ہے [illegible] اور بے تکی باتوں میں پڑے ہوئے ہو۔ اسی لئے کبھی بات پر نہیں جمتے۔ [illegible] تو یہ الٹ پلٹ باتوں میں نہ ہوتی۔ تمہاری باتوں کا اختلاف [illegible] پر ہو۔ جو کچھ کہتے ہو تمہیں خود اسکا یقین نہیں۔

یُؤْفَکُ عَنْهُ میں عنہ کی ضمیر مفسرین نے لکھا ہے کہ قرآن مجید کی طرف راجع ہے۔ لیکن سیاق و سابق ولاحق چاہتا ہے کہ اس سے یوم جزا مراد ہو۔ جسکو بالیقین وقوع کی سابقاً خبر دی۔ اور پھر اوسی سے غفلت میں بھی بتایا گیا۔ افک کے معنی ہیں کسی چیز سے اعراض کرنا۔ مطلب یہ کہ قرآن یا روز جزا سے وہی گریز کرتا ہے جو راہ حق سے پھر گیا۔ یا اپنی ضد اور اصرار کیوجہ سے پھیر دیا گیا ہو۔ رجوع الی الحق کی اسمیں صلاحیت نہ ہو۔ اور ڈانواڈول باتوں کا فریفتہ ہو رہا ہو۔ جنکا بطلان خود انکے باہمی اختلاف سے عیاں ہے۔ اسلئے آگے فرمایا قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ۔ یہ کذاب اٹکل سے باتیں بنانیوالے ہلاک وتباہ ہوں کہ غفلت وفراموشی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور سوال کرتے ہیں کہ آخر وہ جزا کا دن کب آئیگا یہ کس قدر گمراہ ہیں کہ یہ سوال کرتے ہیں۔ اور اسپر اصرار کرنیسے باز نہیں آتے۔ انہیں اس سے کیا غرض کہ کب آئیگا۔ انہیں اگر سوچنا چاہیئے تو یہ بات کہ آ بھی سکتا ہے یا نہیں۔ جب وہ آسکتا ہے جیسا کہ اور ہزاروں عظیم الشان حوادث اپنے وقت پر آتے ہیں حالانکہ پہلے سے کسی کو اونکے نہ آنیکا وقت معلوم ہوتا ہے اور نہ بتایا گیا ہوتا ہے۔ ایسے ہی قیامت بھی جو آسکتی ہے اور جسکی خبر دیجا رہی ہے اپنے وقت پر آئیگی۔ انہیں اوسکا تہیہ کرنا چاہیئے۔ نہ یہ سوال۔ اور سوال پر اصرار کہ کب آئے گی۔ اے پیغمبر یہ نہیں مانتے تو تم بھی ان سے ان کی استہزاء کے جواب میں کہدو کہ یہ جزا کا دن اوس دن آئیگا جبکہ تم آگ کے انگاروں پر لوٹ رہے ہونگے۔ اور تم سے کہا جا رہا ہوگا کہ لو اب تم اوس عذاب کا مزا چکھ لو جسکے لئے جلدی مچایا کرتے تھے۔ اور اس حقیقت کو ہنسی میں اڑایا کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ——×——×—— مِثْلَ مَآ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ

ترجمہ۔ اور بالیقین پرہیزگار باغوں اور چشموں کے درمیان ہونگے۔ لیتے ہونگے وہ چیزیں جو انہیں اون کا رب دے رہا ہوگا۔ (اسلئے) کہ یہ لوگ اس سے پہلے بھلے کام کرنیوالے تھے۔ رات میں کم حصہ سوتے تھے۔ اور صبح ہوتے معافی مانگا کرتے تھے۔ اور اون کے مالوں میں سوال کرنیوالے اور محروم کا حصہ تھا۔ اور یقین لانیوالوں کیلئے زمین میں آیات قدرت ہیں۔ (بلکہ لوگو) خود تمہارے نفسوں میں بھی۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔ اور تمہاری روزی اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے۔ آسمان اور زمین کے رب کی قسم۔ تحقیق وہ (قرآن) حق ہے۔ ایسی ہی جیسی تم بولتے ہو۔

تفسیر۔ کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ۔ ما زائدہ ہے اور یھجعون۔ کانوا کی خبر ہے۔ مطلب ہے کہ رات کا بیشتر حصہ بیداری اور یاد الٰہی میں گزارتے تھے۔ اور کم سوتے تھے پھر صبح ہوتے اٹھکر توبہ و استغفار میں مشغول ہو جاتے تھے۔ ابن عباسؓ نے معنی آیت

Marfat.com

کے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ رات کا کچھ حصہ وہ سوتے تھے۔ اور [illegible]
ذرا سوتے تھے اور پھر اٹھ بیٹھتے تھے۔ بعض نے قلیلا پر وقف کر کے من اللیل کو [illegible]
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ [illegible]
آسمان سے دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جب ایک تہائی رات باقی رہتی ہے [illegible]
جو مجھ سے دعا مانگے میں اوسکی دعا قبول کروں۔ جو مجھ سے سوال کرے میں [illegible]
کروں۔ جو مجھ سے معافی کا خواستگار ہو اوسے معاف کروں۔ اور کہتا ہے کہ میں [illegible]
بادشاہ ہوں یہانتک کہ فجر ہو جائے۔ نزول الٰہی سے مراد حدیث میں رحمت الٰہی ہے [illegible]
اجابت دعا کیلئے آخری تہائی شب اسلئے مخصوص ہے کہ یہ وقت بالخصوص [illegible] ہوتا
ہے۔ اس وقت اٹھکر وہی اللہ کیطرف رجوع لائیگا اور دعا مانگے گا جسکو دل کی لگی ہو [illegible]
جب بندہ دل سے اپنے مالک و معبود کی طرف رجوع لائے پھر [illegible] آرزو ہوگی [illegible]
خداوندی سے عطا نہ ہو۔ اسی لئے نماز تہجد کی بہت بڑی فضیلت ہے [illegible]
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
میں کھڑے ہوتے آپ دعا میں فرماتے۔ اللھم لك الحمد انت قیوم السموٰت والارض
ومن فیھن ولك الحمد انت ملك السموٰت والارض ومن فیھن ولك الحمد انت
نور السموٰت والارض ومن فیھن ولك الحمد انت الحق ووعدك الحق ولقاءك حق
وقولك الحق والجنة حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعة حق
اللھم لك اسلمت وبك امنت وعلیك توکلت والیك انبت وبك خاصمت
والیك حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت
انت المقدم وانت المؤخر لا الٰہ الا انت ٭

وَفِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ ۔ پرہیزگاروں اور نیکوں کی [illegible]
صفت ہے۔ پہلی صفت حقوق اللہ کے متعلق تھی۔ دوسری حقوق العباد [illegible]
اخلاق سے وابستہ تھی۔ دوسری مادی ہے مطلب یہ ہے کہ [illegible]
کو جاگتے ہیں صبح کو استغفار کرتے ہوئے اٹھتے [illegible]
مال و دولت پاتے ہیں اسمیں سے سائل و محروم کو بھی دیتے ہیں [illegible]
اونکا حق جانکر۔ سائل وہ ہے جو سوال کرے [illegible]

سُوْرَةُ الصّٰفّٰت

یہ سورۃ مکی ہے اس میں ایک سو بیاسی آیتیں ہیں۔ اور نو سو ساٹھ کلمات۔
اور تین ہزار ۔۔۔ سو حروف ہیں (۳۸۲۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝١ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝٢ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝٣ اِنَّ
اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝٤ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ۝٥ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ ۝٦ وَحِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝٨ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝٩ اِلَّا مَنْ
خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ
اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝١١
بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝١٢ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝١٣ وَاِذَا
رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝١٤

قسم ہے صف باندھنے والوں کی جو صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر ڈانٹنے والوں کی جو جھڑکیاں لگاتے ہیں۔ پھر ان کی جو ذکر و نصیحت کے پیچھے پیچھے پڑھتے ہیں بے شک تمہارا معبود ایک ہے ۔ آسمانوں اور زمین کا اور جو زمین اور آسمان میں ہے ان سب کا پروردگار ہے اور تمام مشرقوں کا پروردگار۔ ہمیں نے آسمان قریب کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا۔ اور ہر سرکش شیطان سے محفوظ رکھا سو وہ شیطان عالم بالا کی باتیں نہیں سن سکتے۔ اور ہر طرف سے نیچے کو پھینکے جاتے ہیں۔ اور ان کو عذاب ہے۔ ہاں اگر کوئی بات اچک کر لیتا ہے۔ تو دہکتا ہوا انگارا اس کے پیچھے لگتا ہے۔ تو ان منکروں سے دریافت کرو کیا ان کا بنانا مشکل ہے یا جتنی چیزیں ہم نے بنائی ہیں آسمان (آدمیوں) کو تو ہم نے

Marfat.com

... گر سوال نہ کرتا ہو۔

وَفِي الْأَرْضِ — الخ اسکی تفسیر سابقاً لکھی جا چکی ہے۔

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ - آدمی سے رزق کا وعدہ کیا گیا ہے اور مدت العمر رزق پاتا ہے - لیکن کیا وہ رزق ہر وقت اس کے پاس یا عمر بھر کا رزق اسکی آنکھوں کے سامنے ہے؟ نہیں وہ سب آسمان پر ہے - یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے - وہی دیتا اور وقت پر پہنچاتا ہے - جب آدمی کو اسکا یقین ہے - تو جو کچھ عذاب و ثواب کے باب میں اوس سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ بھی سب آسمان پر اللہ کے یہاں موجود ہے - وعدۂ رزق کا یقین کرنا اور باقی وعدوں کو باور نہ کرنا یہ کونسی عقل کی بات نہیں ہے
فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ۝ مثل ما انکم تنطقون کے کئی معنی بیان کئے گئے ہیں - اوّل یہ کہ اللہ جل شانہ ایسا ہی واحد مطلق ہے جیسا کہ تم زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہتے ہو - دوسرے یہ کہ رزق اور جن جن چیزوں کا خدا نے وعدہ کیا ہے وہ آسمان پر اسی طرح علیٰ وجہ الیقین موجود ہیں جیسے کہ تم بولتے ہو - اور تمہارے بولنے میں شک نہیں - تیسرے یہ کہ جیسے آدمی اپنی زبان سے بولتا ہے دوسرے کی زبان سے بولنا چاہے تو نہیں بول سکتا اسی طرح ہر ایک کا رزق - اور اسکا حق موعود ہے - ہر شخص اپنا رزق اور اپنا وعدہ پائیگا - غیر کا رزق و حق نہ کھا سکتا ہے نہ پا سکتا ہے - مگر میرے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ انہ لحق میں انہ کی ضمیر یوم الدین کی طرف ہے کہ اسی کی آیات و دلیل زمین اور نفس میں موجود ہونیکا سابقاً اظہار کیا گیا ہے - اگر یہ مراد لینا صحیح ہو تو اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ جزا و سزا کا جو تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ آسمان پر اللہ کے یہاں ایسے ہی یقینی طور پر موجود ہے جیسے کہ تمہارا زبان سے بولنا یقینی ہے - یا یہ کہ جزا سزا ایسے ہی ہوگی جیسے کہ تم زبان سے کہتے ہو - تم یہاں اوسکا ٹھٹھا اڑاتے ہو تو وہاں تمہارا بھی عذاب میں ٹھٹھا اڑایا جائے گا - یہاں تم کو اوسکا یقین ہے اور خوف و رجا میں رہ کر بدی سے بچتے اور نیکیاں کرتے رہے ہو تو وہاں بھی اس ایمان و یقین کا اچھا بدلا ملتا ہے -

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ — ۝ — ۝ — ۝ — ۝ — هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ

ترجمہ - (اے پیغمبر) کیا تمکو ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کا قصہ نہیں پہنچا؟ ۝ جب وہ اس کے پاس داخل ہوئے تو انہوں نے سلام کیا - اوس نے سلام کا جواب دیا - (اور دل میں کہا) یہ تو کچھ اجنبی سے لوگ ہیں - پھر وہ گھر کی طرف متوجہ ہوئے پس ایک موٹا سا بچھڑا (پکوا) لائے - اور ان کے پاس لا رکھا - (وہ رکے رہے تو) اس نے کہا آپ کھانا نہیں کھاتے (اس کہنے پر بھی جب انہوں نے

کھانا نہ کھایا تو) اب اوس کے دل میں اونکی طرف سے خوف پیدا ہوا۔ اونھوں نے کہا
اوسے ایک صاحب علم بیٹے کی بشارت دی۔ پس اتنے میں اوسکی بیوی (بولتی) چلاتی ہوئی آگئی اور
پیٹا۔ اور کہنے لگی۔ میں تو بڑھیا بانجھ ہوں۔ اونھوں نے کہا۔ تیرے رب نے ایسا ہی کہا ہے
البتہ وہ حکمت وعلم والا ہے۔

تفسیر۔ قوم منکرون۔ یعنی جواب سلام کے بعد دل میں کہا۔ یہ لوگ تو کچھ اجنبی سے معلوم ہوتے ہیں کبھی دیکھا نہیں کہ پہچانے جاسکیں۔ یا یہ کہ عجب رسم ودستور کے لوگ ہیں۔ کہ بے اجازت دوڑتے ہوئے چلے آئے۔ غلام علیم یعنی ایسا بچہ جو صاحب علم وتمیز ہوگا۔ یا یہ کہ علیم بمعنی نبی ہوگا۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ـــ ٥ ـــ ٥ ـــ ٥ ـــ ٥ ـــ ٥ ـــ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ

ترجمہ:۔ اب ابراہیم نے کہا کہ اے خدا کے بھیجے ہوئے فرشتو تمہیں کیا مہم درپیش ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایک گنہ گار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ کہ ان پر کنکروں کے پتھر برسائیں جو تیرے رب کے یہاں سے ان لوگوں کیلئے متعین ہو چکے ہیں۔ جو حد (فطرت) سے بڑھ گئے ہیں ٥ پھر ہم نے اس سے پیغمبر) جو لوگ وہاں ایماندار تھے انہیں وہاں سے نکال لیا ٥ اور ہم نے وہاں مسلمانوں کا ایک سے زیادہ گھر نہ پایا۔ اور (سنگباری کے بعد) ہم نے وہاں اپنی آیات قدرت ان لوگوں کے لئے چھوڑ دیں جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔

چونکہ قوم لوطؑ کی تباہی کے بعد وہاں ایسے آثار باقی تھے جنہیں دیکھ کر لوگ عبرت پذیر ہو سکتے تھے کہ سابقاً نافرمانوں کو کیا کچھ پیش آیا۔ اور کس طرح سے مٹ گئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے فرمایا کہ زمین میں ہماری قدرت کے بہت سے آثار اور آیات عبرت موجود ہیں۔ مگر لوگ چشم بصیرت سے کام نہیں لیتے۔ اور پھر چند آیات کی طرف اشارہ کردیا۔ جو اہل مکہ کے علم میں تھیں چنانچہ پہلے قوم لوط کا انجام دکھایا۔ اور پھر فرعون وعاد وغیرہ کا ذکر کیا جیسا کہ آیات ذیل میں مذکور ہے۔

وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ ـــ ٥ ـــ ٥ ـــ وَهُوَ مُلِيمٌ

ترجمہ:۔ اور موسیٰ کے حالات میں بھی ہماری قدرت کی آیتیں ہیں۔ جبکہ ہم نے اسے کھلی دلیل دیکر فرعون کی طرف بھیجا ٥ اوس نے اپنے زور کے بھروسہ پر منہ موڑا۔ اور (کہنے لگا کہ) یہ تو کوئی جادوگر یا دیوانہ ہے۔ پس ہم نے اسے اور اوسکے لشکر کو پکڑ لیا پھر انہیں دریا میں پھینک دیا۔ بحالیکہ وہ اپنی کرتوتوں کی وجہ سے قابل ملامت تھا۔

وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ ـــ ٥ ـــ

Marfat.com

ترجمہ:۔ اور عاد (کی ہلاکت) میں بھی ہماری آیتیں ہیں جبکہ ہم نے اون پر نحوست بھری ہوا بھیجی۔ وہ جس چیز کے پاس سے ہو کر گذر گئی اوسکو اوس نے نہ چھوڑا۔ مگر یہ کہ اوسے بوسیدہ ہڈی کیطرح ریت کھیت کر دیا

وَفِي ثَمُودَ ـــــ ۵ ـــــ ۵ ـــــ ۵ ـــــ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ

ترجمہ:۔ اور ثمود (کی ہلاکت) میں ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں۔ جب اون سے کہا گیا کہ ایک وقت خاص تک تم دنیا سے فائدہ اٹھالو۔ تو اونہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی۔ تو اچانک اونکو ایک کڑک نے آلیا۔ اور وہ دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے پھر وہ کھڑے ہی نہ ہو سکے۔ اور نہ اپنے آپ کو بچا سکے +

وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ ـــــ ـــــ ـــــ فَاسِقِينَ ۵

ترجمہ:۔ اور ان سے پہلے قوم نوحؑ (کی ہلاکت) میں بھی کہ وہ بھی بدکار قوم تھی۔

تفسیر۔ قَوْمِ کو بالکسر بھی پڑھا گیا ہے۔ اس صورت میں یہی ترجمہ ہوگا کہ جو لکھا گیا۔ اور بالفتح بھی پڑھا گیا ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ ہم نے قوم نوحؑ کو بھی غرق یا ہلاک کیا۔ کیونکہ وہ قوم بھی بڑی بدکار قوم تھی +

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ ـــــ ۵ ـــــ ۵ ـــــ ۵ ـــــ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۵

ترجمہ:۔ اور ہم نے آسمان کو اپنے دست قدرت سے بنایا۔ اور ہم بڑی وسیع قدرت رکھتے ہیں۔ اور ہم نے زمین کو بچھایا۔ ہم اچھے بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے تمام چیزیں جوڑا جوڑا بنائیں تاکہ تم لوگ غور کرو ۱۵ اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہو کہ اللہ ہی کیطرف دوڑو۔ میں اُسکی طرف سے تمکو صاف صاف ڈراتا

تفسیر۔ چونکہ آغاز سورہ میں آیات انفس و آفاق کا ذکر کیا تھا۔ اسلئے اخیر میں زمین و آسمان اور دیگر مخلوقات کی تخلیق سے اپنی عظمت کا اظہار فرمایا۔ کہ زمین و آسمان جو سرتاسر عجائبات سے بھرے ہوئے ہیں یہ سب ہمارے ہی بنائے ہوئے ہیں۔ اونکو دیکھو اور ہماری قدرت و عظمت کا اعتراف کرو۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے۔ کہ ہر چیز کی دو صنف یا دو نوع بنائیں۔ جیسے آسمان و زمین۔ آفتاب و ماہتاب۔ رات اور دن۔ بر و بحر۔ جن و انس۔ جاڑا گرمی میرے خیال میں یہ ایک چیز کی دو نوع نہیں۔ بلکہ ایسی چیزیں جداگانہ دو چیزیں ہیں۔ نہ کہ ایک چیز کی دو نوعیں یا دو قسمیں۔ صاف معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے۔ جیسے نر و مادہ کا۔ اس میں یہ مثالیں بھی صحیح ہو جائیں گی۔ اور یہ حقیقت بھی منکشف کہ اللہ تعالی نے نر و مادہ کا سا جوڑ ہر چیز میں رکھا ہے +

وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۵

ترجمہ:- اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ ٹھیراؤ میں اوس کی طرف سے تمہیں [illegible]

کذٰلک ما اتی الذین ——— ○ ———

ترجمہ:- اسی طرح جو لوگ پہلے گذرے ہیں انکے پاس کوئی رسول نہیں آیا لیکن [illegible]

یا دیوانہ ہے ○ کیا یہ لوگ ایک دوسرے کو اس بات کی وصیت کرتے چلے آتے ہیں؟ (نہیں) [illegible]

سرکش ہی ہیں +

فتول عنھم ——— ○ ——— تنفع المؤمنین

ترجمہ:- (اے پیغمبر) تم ان منکروں سے منہ موڑلو سان کے کفر و انکار سو تم پر کچھ الزام نہیں [illegible]

سمجھاتے رہو۔ کیونکہ سمجھانا ایمان والوں کو فائدہ دیتا ہے +

فتول عنھم۔ یعنی یہ لوگ جو ناروا باتیں کہتے ہیں اونکی تم پرواہ کرو [illegible]

کیونکہ جو تمہارا فرض تھا وہ تم نے ادا کر دیا۔ اور کر رہے ہو۔ کسی طور پر سزاوار ملامت نہیں [illegible]

مگر منہ موڑنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آئندہ پند و نصیحت کرنا ہی چھوڑ دو۔ نہیں بلکہ [illegible]

وعظ و نصیحت میں لگے رہو۔ اگر یہ منکر نہ مانیں نہ سہی۔ ایمان والے تو اس سے فائدہ اٹھائیں گے [illegible]

وما خلقت الجن والانس ——— ○ ——— ○ ——— [illegible]

ترجمہ:- اور ہم نے جنوں اور آدمیوں کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ ہماری عبادت کریں ○ [illegible]

روزی نہیں چاہتا۔ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں ○ بالیقین اللہ ہی رزق دینے والا [illegible]

تفسیر۔ ما ارید منھم من رزق کے صاف اور سیدھے معنی تو یہ ہیں کہ ہم نے [illegible]

کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے ہم ان سے طالب رزق و روزی نہیں۔ اگر وہ [illegible]

کرتے ہیں اور ہم نے حکم دیا ہے تو یہ خود انکی بھلائی کیلئے ہے ہم اوسکے حاجتمند [illegible]

ارید ان یطعمون کا ہے۔ لیکن مفسرین نے لکھا ہے کہ ما ارید [illegible]

کہ ہم نہیں چاہتے کہ آدمی اپنے نفس کو آپ رزق دے یا ہمارے بندوں میں سے کسی کی [illegible]

فکر کرے۔ اوس کے ہم خود کفیل ہیں۔ اسی طرح ارید ان یطعمون کے بھی [illegible]

ہم نہیں چاہتے کہ آدمی ہمیں یعنی ہمارے بندوں کو کھلائے پلائے [illegible]

اپنی ذات کی طرف کی ہے۔ وہ اسلئے کہ خلق اللہ کی عیال ہے [illegible]

اللہ ہی کو کھلانا پلانا ہے۔ لیکن یہ معنی سیاق ایسے مربوط نہیں معلوم ہوتے [illegible]

اپنے بیان کردہ معنی کی صحت و توثیق کیلئے بعض تفسیر [illegible]

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیگا "اے ابن آدم میں بیمار ہوا تونے میری عیادت نہ کی" وہ عرض کریگا "اے میرے پروردگار میں کیونکر تیری عیادت کرتا تو تو تمام عالموں کا پروردگار ہے" وہ فرمائیگا "کیا تجھے خبر نہ ہوئی کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا؟ تونے اسکی عیادت نہ کی۔ کیا تو نے نہ جانا کہ اگر تونے اوسکی عیادت کی ہوتی تو مجھے اوسکے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے طعام مانگا۔ تونے مجھے طعام نہ دیا" وہ عرض کریگا "اے میرے پروردگار میں تجھے کیونکر کھانا کھلاتا۔ تُو تو عالموں کا پروردگار ہے" فرمائیگا "کیا تجھے خبر نہیں کہ میرے بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا۔ تونے اوسے نہ کھلایا۔ کیا تجھے خبر نہ تھی کہ اگر تو اوسے کھانا کھلاتا تو تُو وہ کھانا میرے پاس پاتا۔ الخ

فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا ــــ ــــ ــــ ٥ ــــ ــــ ــــ یُوْعَدُوْنَ ٥

ترجمہ۔ بالیقین ان لوگوں کے لئے بھی جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ ایسے ہی گناہ ہیں جیسے کہ ان کے (گذشتہ) ساتھیوں کے گناہ تھے۔ پس یہ طلب عذاب میں مجھ سے جلد بازی نہ کریں ٥ جن لوگوں نے کفر کیا۔ اونکے لئے اون کے ایک دن جسکا اون سے وعدہ کیا جاتا ہے ہلاکت آنی ہے +

مطلب دونوں آیتوں کا یہ ہے کہ ان جفا شعار اہل مکہ کے گناہ بھی ایسے ہی گناہ ہیں جیسے کہ اون کے ساتھی منکرین سابق۔ قوم عاد و ثمود وغیرہ کے تھے۔ جیسے اونپر عذاب آیا۔ ویسے ہی ان پر بھی آئیگا لیکن نہ اونپر بھی انکار کرتے ہی فوراً نہیں آگیا تھا۔ بلکہ وقت خاص پر آیا تھا۔ انپر بھی ان کے وقت پر آئیگا جسکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ مہلت پاکر انہیں مغرور نہیں ہونا چاہیئے۔ گناہ اپنا نتیجہ دکھائے بغیر نہ کبھی رہے ہیں نہ رہیں گے +

تفسیر سورہ الطور

یہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۴۹ آئتیں تین سو بارہ کلمات اور ایک ہزار پانسو حروف ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالطُّوْرِ ٥ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ٥ ــــ ٥ ــــ ٥ ــــ ٥ ــــ ٥ ــــ ٥ ــــ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ٥

ترجمہ۔ ہمیں کوہ طور اور چوڑے چھلکے کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اور خانہ معمور۔ اور اونچی چھت اور جوش مارنے والے سمندر کی قسم۔ اے پیغمبر! تیرے پروردگار کا عذاب ضرور آنیوالا ہے۔ کوئی اوسکو روکنے والا نہیں۔ اوسدن کہ آسمان لہریں مارنے لگے گا۔ اور پہاڑ اڑتے اڑتے پھریں گے۔ پس اوسدن جھٹلانے والونکے لئے عذاب ہے جو بکواس میں پڑے ہوئے کھیل رہے ہیں +

مطلب یعنی کوہ طور جس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔ سماق اوس جھلی کو

کہتے ہیں جو گذشتہ زمانہ میں بجائے کاغذ کے استعمال ہوتی تھی۔ منشور [illegible]
فی رقٍ منشورٍ کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اس سے وہ کتاب مراد ہے جو اللہ تعالیٰ [illegible]
علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر عنایت کی تھی۔ بعض نے لوح محفوظ کی طرف اشارہ سمجھا ہے [illegible]
قرآن مراد لیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بیت المعمور کعبۃ الملائکہ۔ یعنی وہ مقام جو عرش کے نیچے کعبہ کے محاذ میں واقع ہے جس میں
روزانہ بکثرت ملائکہ داخل ہوتے اور عبادت کرتے رہتے ہیں۔ احادیث معراج میں اس کا مذکور آیا ہے۔ سقف
مرفوع۔ آسمان۔ البحر المسجور۔ گرم اور بھڑکتا ہوا سمندر۔ یا بھرا ہوا۔ یا وہ سمندر جو عرش کے گرد [illegible]
بہر حال، چونکہ یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عظیم مظہر ہیں۔ اون سب کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ نے
فرمایا۔ کہ وہ عذاب جسکی خبر دیجاتی ہے۔ اور منکرین جسکے آنے سے انکار کرتے ہیں۔ ضرور آنیوالا ہے۔ [illegible]
عجب ہے کہ آسمان اور سمندر کی اسلئے قسم کھائی ہو کہ اسی آسمان اور سمندر سے جنمیں بسا اوقات [illegible]
اور ہیجان کا نام و نشان تک نہیں ہوتا۔ دفعتاً ایک طوفان بلا آجاتا ہے۔ اور اللہ جنھیں چاہتا ہے [illegible]
طوفان عذاب میں ہلاک کر دیتا ہے۔ آدمی یہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ لیکن جب اوسے آخرت کے عذاب کی
کی خبر دیجاتی ہے اوس سے انکار کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ طور اور کتاب المسطور کا مذکور اسلئے ہو کہ [illegible]
کی خبر نہیں ہوتی۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اوسکی خبر دے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کو باوجود بے [illegible]
ہونے کے فرعون پر غالب آنیکی خبر دی تھی۔ اور یہ عذاب اوسی وقت آتا ہے جو اوسکے لئے کتاب [illegible]
الٰہی میں پہلے ہی مقرر ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصدق والصواب۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بتانا منظور نہ تھا کہ عذاب آخرت جسکی خبر دیجا رہی تھی۔ کب آنیوالا ہے۔ یعنی
کتنی لمبی مدت کے بعد۔ اسلئے اوسنے یہ تو نہ بتایا کہ کب آئیگا کہ یہ حکمت و مصلحت کے خلاف [illegible]
منکروں کی سوال کا جواب دوسرے موثر پیرایہ میں یوں دیدیا کہ جس عذاب کو تم پوچھتے ہو کہ کب آئیگا
اوسدن آئیگا کہ آسمان متحرک اور پہاڑ اوڑتے نظر آنے لگیں گے۔ وہی دن ان جھٹلانیوالوں کی [illegible]
و بربادی کا ہوگا۔ جو واقعات عالم کو دیکھکر مخبر صادق کی خبر پر ایمان نہیں لاتے بلکہ [illegible]
ہیں۔ اور بے سر و پا باتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ ــــــــ ٥

ترجمہ:۔ جسدن کہ یہ لوگ زبردستی دھکے دیدیکر آتش جہنم کی طرف [illegible]
تھی وہ آگ جسے تم جھٹلاتے رہتے تھے۔ کیا یہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] کا صف اٹھاؤ۔ پھر صبر کرو یا صبر نہ کرو۔ تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں۔ جو کچھ تم کرتے تھے تمہیں اسکا بدلہ دیا جائیگا +

[illegible] فِي جَنّٰتٍ ــــــــ بِحُوْرٍ عِيْنٍ

ترجمہ۔ البتہ پرہیزگار باغوں اور نعمتوں میں جو اون کے رب نے انہیں دی ہونگی خوش ہونگے۔ اور اون کے رب نے انہیں عذاب دوزخ سے بچا لیا ہوگا۔ (اور انکو ارشاد ہوگا) برابر برابر بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگا کر، اون کاموں کے بدلے میں جو تم کرتے رہے تھے (جو چاہو) رچتا پچتا کھاؤ پیؤ۔ اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کا انہیں زوج بھی بنائیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ــــــــ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ

ترجمہ۔ اور جو لوگ ایمان لائے۔ اور اونکی اولاد نے ایمان کے ساتھ اونکی پیروی کی ہم اون سے اونکی اولاد کو بھی ملا دیں گے۔ اور اونکے اعمال (کے ثواب) میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے۔ ہر شخص اپنے عمل کے بدلے گروی ہے +

تفسیر۔ ذُرِّيَّتَهُمْ سے کونسی ذریت مراد ہے۔ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ اہل جنت کی وہ اولاد مراد ہے جو ایمان تو لائی۔ یا ایمان کے باب میں والدین کا اتباع تو کیا۔ لیکن عمل کے لحاظ سے وہ اپنے باپوں کے درجہ کو نہ پہنچی تھی۔ کہ اونکا درجہ اور منزلت پاکر اون کے پاس رہنے کی مستحق ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ایسی اولاد کو اون کے باپوں کی پاس خاطر سے انہیں کے پاس پہنچا دیگا۔ اور اون کے باپوں کے اعمال اور ثواب میں تو کچھ کم بھی نہ کریگا۔ یہ اوسکا محض تفضل ہوگا۔ ورنہ از روئے وعدہ ہر شخص اپنے کئے کے بدلے کا مستحق ہے۔ اور بس +

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ ــــــــ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝

ترجمہ۔ اور جس جس میوے اور گوشت کو اون کا جی چاہیگا۔ اوسکی ریل پیل کر دینگے۔ وہ وہاں باہم ایکدوسرے کر چھینے جھپٹینگے (لیکن) اس جام میں لغویت و گناہ کی کوئی بات نہ ہوگی۔ اور ایسے لڑکے اونکی خدمت کیلئے اون کے گرد پھرتے رہیں گے جو گویا اچھوتے موتی ہیں +

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ــــــــ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝

ترجمہ۔ اور باہم ایکدوسرے کیطرف متوجہ ہوکر باتیں کرینگے۔ کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرا کرتے تھے۔ اللہ نے ہم پر کرم کیا۔ اور ہمیں دوزخ کی گرمی کے عذاب سے بچا لیا۔ (ہاں) ہم پہلے اوس سے دعا مانگا کرتے تھے۔ بے شک وہ احسان کرنیوالا مہربان ہے +

Marfat.com

فَذَكِّرْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ [illegible]

ترجمہ:- پس (اس حالت میں) اے پیغمبر تم ان لوگوں کو نصیحت کئے جاؤ کہ تم [illegible]
نہ کاہن ہو۔ اور نہ مجنون ہو۔ کیا یہ لوگ تمہاری نسبت کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے [illegible]
زمانہ کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں۔ اے پیغمبر تم کہدو۔ اچھا تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا [illegible]

تفسیر- جب دنیا کے گنہ گار آخرت کے سخت ترین عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں [illegible]
و مسرت کے ساتھ بڑے بڑے درجوں کو پہنچیں گے۔ تو اے پیغمبر تم اپنے خیال شان [illegible]
نصیحت کئے جاؤ۔ تمکو ناصح بنایا گیا ہے۔ ناصح کو یہی زیبا ہے کہ اگرچہ لوگ اوسکی نصیحت پر اعتراض کریں
وہ اونکی نصیحت و خیر اندیشی سے دست بردار نہ ہو۔ یہ لوگ تمہیں کاہن و مجنون کہتے ہیں تو کہتے رہیں خدا کے
فضل و کرم سے نہ تم کاہن ہو کہ محض وہم و گمان میں گرفتار ہو کر غیب کی خبریں دیتے ہو نہ [illegible]
تم پر اثر ہے کہ اونکے سکھانے پڑھانے سے یہ باتیں کرتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ تم [illegible]
سے دلگیر نہ ہو۔ اور اپنا کام کئے جاؤ۔ اگر منکر تمہاری نسبت شاعر ہونیکا دم بھرتے ہیں اور [illegible]
ہیں کہ اچھا دیکھو۔ کبھی تو زمانہ کی لپیٹ میں آئیگا جیسے کہ دنیا میں اس قسم کے لوگ آتے رہے ہیں
ان سے کہدو کہ تم میرے خلاف زمانہ کی گردش کا انتظار کرو میں بھی انتظار کر رہا ہوں کہ [illegible]
کیسا آتا ہے جسکی خدا خبر دے چکا ہے۔ اور تم پر ضرور آتا ہے۔

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُمْ [illegible]

ترجمہ:- کیا انہیں ان کی عقلیں یہ باتیں سکھاتی ہیں یا یہ لوگ سرکش ہی ہیں۔ یا کہتے ہیں کہ
(قرآن) اس نے خود کہہ لیا ہے؟ (یہ بات نہیں ہے) یہ لوگ ایمان ہی نہیں لانا چاہتے۔ پس اگر
سچے ہیں تو اس جیسا کوئی کلام لائیں۔

تفسیر- کیا یہ واقعی انکی عقل کا حکم ہے کہ اے پیغمبر تمہیں شاعر کہتے ہیں [illegible]
خیال کرتے ہیں۔ یا نرے سرکش ہیں اور ایمان نہیں لانا چاہتے [illegible]
لیکن اگر یہ حکم انکی عقل کا حکم ہوتا اور تم ان کے خیال کے موافق شاعر ہوتے تو [illegible]
تھا کہ ایک شاعر کے مقابلہ میں اسکا سا کلام پیش کر کے اسے ساکت [illegible]
ہو سکتا۔ تو ظاہر ہے کہ یہ لوگ نرے سرکش ہیں [illegible]
لئے تمہیں [illegible]
آئیں اس قرآن جیسا کوئی کلام پیش کر [illegible]

مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ ——o——o——o—— بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ

کیا وہ کسی کے پیدا کئے بغیر پیدا ہو گئے۔ یا وہ خود ہی خالق ہیں ۝ یا انہوں نے آسمانوں
اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ (نہیں) لیکن یہ خدا پر یقین ہی نہیں لانا چاہتے۔ کیا اون کے پاس تیرے
رب کے خزانے ہیں۔ یا وہ حاکم ہیں۔ یا اون کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اوسپر چڑھ کر سُن آیا کرتے
ہیں پس خدا وہیں سے کوئی سننے والا کوئی صریح سند تو پیش کرے ✦

تفسیر۔ ام خلقوا من غیر شئ۔ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ سے یہ مراد ہے کہ بے واسطہ خود بخود پیدا ہو گئے
اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ۔ یا انہوں نے اپنے آپ کو آپ ہی پیدا کر لیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی
چیز بغیر خالق کے نہیں ہو سکتی۔ اور مخلوق ہے وہ اپنی آپ خالق بھی نہیں ہو سکتی۔ اور جو چیز
خود پیدا ہو سکتی ہے اور نہ اپنی آپ خالق۔ وہ آسمانوں اور زمین کو کیا پیدا کر سکتی ہے۔ پھر اگر
عالم گوناگون کو دیکھنے کے بعد بھی کوئی خالق عالم اور اسکی قدرت و عظمت کا اعتراف نہ کرے
تو اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ حق و صداقت کو ماننا ہی نہیں چاہتا۔
اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ۔ اور جو مخلوق اسقدر عاجز ہو۔ ظاہر ہے کہ اللہ کے خزانے اوسکے ہاتھ میں
نہیں ہو سکتے۔ اور نہ وہ انکا مختار و داروغہ ہو سکتا ہے۔ پھر اوسے یہ کہنے کا کیا حق ہے کہ اللہ نے
فلاں ہی کو کسی اپنی نعمت یا اختصاص رسالت سے کیوں مخصوص کیا۔ نہ وہ یہی دعوٰی کر سکتا ہے
کہ رسالت کے باب میں وہ سچا ہے۔ اور جسکی رسالت سے وہ انکار کرتا ہے اوسے خدا نے رسول ہی
نہیں بنایا۔ کیا اسکے پاس کوئی سیڑھی ہے جسپر چڑھکر وہ خدا کے احکام سن آیا ہو؟ اگر کسی کو یہ
دعوےٰ ہو تو آئے۔ کوئی دلیل مستند پیش کرے ✦

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ——o——o——o——o——o——o—— عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

ترجمہ۔ کیا اللہ کیلئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے؟ ۝ یا اے پیغمبر تم اون سے رسالت کی
اُجرت طلب کرتے ہو کہ وہ تاوان کے مارے دبے جاتے ہیں ۝ یا انہیں غیب کا علم ہے کہ وہ حکم
لکھتے ہیں یا یہ دھوکہ ہی دینا چاہتے ہیں؟ لیکن جو کافر ہیں وہ خود دھوکہ کھائے ہوئے ہیں
یا اللہ کے سوا اونکا کوئی اور معبود ہے؟ یہ جو شرک کی باتیں کرتے ہیں اللہ اون سے پاک ہے ✦
اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ۔ یکتبون بمعنی یحکمون ہے۔ ابن عباس رضی
اسکے معنی یہ بیان کرتے ہیں کہ کیا ان لوگوں کے پاس لوح محفوظ ہے یعنی غیب کا علم رکھتے ہیں کہ
جو وہ اس سے آدمیوں کو خبر دیتے ہیں؟ آیات مذکورہ میں علی سبیل البدل متعدد استفہام

ہیں۔ جن سب کا جواب نہیں ہے باستثناے اَمۡ یُرِیۡدُوۡنَ کَیۡدًا کے کہ [illegible]
اور کوئی بات نہیں ہے دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اسکا جواب دیا کہ [illegible]
کیا دھوکہ دیں گے۔ وہ خود دھوکہ کھائے ہوئے ہیں کہ غیر اللہ کو اللہ کا شریک [illegible]
اللہ کی ذات شرک سے پاک اور منزہ ہے۔

وَاِنۡ یَّرَوۡا کِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ ـــ ○ ـــ ○ ـــ وَلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ

ترجمہ۔ اور اگر یہ کوئی آسمان کا ٹکڑا بھی گرتا ہوا دیکھیں تو (ڈر نے کے بجائے) کہنے لگیں یہ تو ایک تہ بہ تہ بادل ہے۔ پس اے پیغمبر تم بھی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ یہانتک کہ یہ اپنے اوس دن کو دیکھیں جسمیں کہ انہیں غش آجائیگا۔ وہ دن کہ انکا مکر انکے کچھ بھی کام نہ آئیگا۔ اور نہ کوئی انکی مدد کو پہنچیگا۔

وَاِنَّ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا عَذَابًا ـــ ○ ـــ ○ ـــ ○ ـــ ○ ـــ ○ ـــ وَاِدۡبَارَ النُّجُوۡمِ ۝ ع

ترجمہ۔ اور بالیقین جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اون کے لئے اوس (عذاب آخرت) سے پہلے بھی عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ اور اے پیغمبر تم اپنے رب کے حکم کے موافق صبر کرو کہ تم ہماری نگہداشت میں ہو۔ اور جسوقت کہ (سوکر) اٹھو اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرتے رہو اور رات کے ایک حصہ میں بھی اوسکی تسبیح کرو۔ اور ستاروں کے پیٹھ پھیرنے پر بھی۔

تفسیر۔ وان للذین ظلموا۔ یہ مکہ والے جو ظالم و جفا شعار ہیں اور کلام الٰہی کی کھلی [illegible] ہوئے بار بار کہتے ہیں کہ آخر وہ عذاب و ثواب اور جزا و سزا کا دن آئیگا کب؟ ان کیلئے [illegible] آخرت سے پہلے ایک عذاب دنیا بھی متعین ہے جسے یہ خود بھی دیکھ لینگے۔ اگرچہ انہیں [illegible] کو اس کا یقین نہیں ہے۔ یہ آیت گویا پیشین گوئی ہے۔ اور رسول کی صداقت کی ایک دلیل تھی جو پوری ہوئی۔ اور مکہ والوں نے بدر یا فتح مکہ کے دن وہ انتقام الٰہی دیکھ لیا [illegible] ربک فانک باعیننا۔ مشرکین و منکرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر کاہن کہکر [illegible] منتظر تھے۔ کہ کسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم پست و خوار ہوں۔ اور ضد کے مارے [illegible] تدبیریں بھی کرتے رہتے تھے کہ اعلائے کلمۃ اللہ نہ ہونے پائے۔ بلکہ کفر و شرک ہی [illegible] جس کے وہ گرویدہ تھے۔ اللہ تعالے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھارس بندھائی اور [illegible] رسول! ہمارے حکم کے انتظار میں صبر کئے بیٹھے رہو [illegible] بھی ہراساں نہ ہو تم ہماری نگہداشت میں ہو [illegible]
حتی برائی کا [illegible]

... بیان کر نصیحت ...

ہیں تو ہنسی میں اڑا دیتے ...

تفسیر الصافات - ال...

نزدیک ...

کرتے ہیں - زاجرات وہ کہ ...

الہام خداوندی زجر و توبیخ کر ...

[illegible]

... تو اس کا رب ایک ہی ہے ...

[illegible]

Marfat.com

یعنی عذاب میں آپکڑے گا۔ حِیْنَ تَقُوْمُ کی تفسیر میں دو قول ہیں۔ اول یہ کہ جہاں کہیں بیٹھو۔ وہاں سے اٹھتے ہوئے ہمارے ناموں کی تسبیح کرو۔ یعنی کہو سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ جیسا کہ احادیث میں آیا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب فرش خواب سے اٹھو تو ہمارے نام کی تسبیح کرو۔ بعض کا قول ہے قیام عن المنام سے مشغول نماز ہونے تک بیچ کے وقت میں تسبیح تقدیس کرتے رہو۔ وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ سے نماز مغرب و عشا کی طرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے کہ نماز تہجد کیطرف ایما ہو۔ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ سے نماز صبح یا دو رکعت قبل نماز صبح مراد ہیں جیسے کہ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ دو رکعت بعد نماز مغرب ہیں ؛

تفسیر سُوْرۃُ النَّجم

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں باسٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمات اور ایکہزار چار سو پانچ حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— ۝ ——— رَبِّہِ الْکُبْرٰی ۝

ترجمہ۔ قسم ہے تارے کی جبکہ وہ ٹوٹے کہ لوگو تمہارا رفیق گمراہ اور بہکا ہوا نہیں ہے۔ اور نہ ہوائے نفسانی سے باتیں بناتا ہے (جو کچھ وہ کہتا ہے) وہ نہیں ہے مگر وحی جو اوسکو بھیجی جاتی ہے۔ کہ اوس وحی کو ایک زبردست توتوں والے جسیم (فرشتہ) نے تعلیم کیا۔ پھر اوسنے اپنے آپکو پورے جسم میں ظاہر کیا۔ جبکہ وہ آسمان کے کنارے پر اونچی جگہ میں تھا۔ پھر وہ نزدیک ہوا۔ اور جھکا۔ اور وہ دو کمانوں کے فاصلہ پر رہگیا بلکہ اس سے بھی کم پر۔ پس اللہ نے اپنے بندہ کو وحی بھیجی جو کچھ کہ بھیجی۔ دل نے جھوٹ نہیں کہا۔ جو کچھ کہ اوسنے دیکھا۔ کیا جو کچھ اوس نے دیکھا تم اوسپر اوس سے جھگڑتے ہو۔ حالانکہ اوسنے اوسکو اترتے ہوئے سدرۃ المنتہٰی کے پاس دوبارہ بھی دیکھا۔ جسکے پاس ہی رہنے کی جگہ بہشت ہے۔ جبکہ سدرہ چھایا ہوا تھا۔ جو کچھ کہ چھایا ہوا تھا۔ نہ اوسکی نگاہ بہکی۔ نہ اچٹی۔ بالیقین اوسنے (پیغمبر نے) اپنے رب کی بڑی بڑی، قدرت کی نشانیاں دیکھیں ؛

تفسیر۔ والنجم اذا ھوٰی قسم ہے اور مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی جواب قسم ہے مطلب یہ کہ نجم کی قسم ہے لوگو تمہارا صاحب (پیغمبر) گمراہ اور بہکا ہوا نہیں ہے کہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہو۔ وہ صاحب ہدایت ہے۔ جو کچھ کہتا ہے حق و صواب کہتا ہے۔

والنجم اذا ھوٰی کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نجم سے ثریا مراد ہے عرب ثریا کو نجم کہتے ہیں۔ چنانچہ اونکا مقولہ ہے اذا طلع النجم عشاءً ابتغی الرّاعی کسا اور ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ما طلع النجم قط و فی الارض من العاھۃ

شئ الا رفع - یعنی جب نجم کا طلوع ہوتا ہے اگر اوس وقت زمین پر کوئی بیماری ہوتی ہے تو
اوسے اٹھا لیتا ہے - اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نجم سے مراد ثریا ہے اور ہوی سے
اوسکا سقوط و غروب ہے - اس حالت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ ڈوبتی ہوئی ثریا کی قسم -

ابن عباسؓ ہی سے یہ بھی روایت ہے کہ والنجم اذا ہوی کے معنی ہیں رجم نجوم یعنی ٹوٹتے ہوئے
تارے کی قسم - بعض کا منقول ہے والنجم اذا ہوی سے قیامت کے دن کے تارے مراد ہیں - جو ادھر ادھر
بکھر جائینگے - بعض نجم سے قرآن مراد لیتے ہیں کہ نجما نجما تیئیس سال میں نازل ہوا ہے تو ہوی بھی اوسی
ہی کی طرف منسوب ہے - مگر شاید صرف نجم کے یہ معنی منسوب ہونگے [illegible] آیت کا مفہوم - بعض نجم سے
وہ روئیدگی مراد لیتے ہیں جسمیں تنا نہیں ہوتا - اور ھوی سے اوسکا جھکنا اور گرنا - جبکہ وہ بالکل سیدھی
کھڑی نہ رہ سکے - بعض کا قول ہے کہ نجم سے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں - اور ھوی سے
مراد ہے معراج سے واپسی کا عالم -

ظاہر ہے کہ یہ اقوال باہم کسقدر مختلف ہیں نجم و ہوی کے جو جو معنی ہوسکتے تھے وہ سب ہی
ہی تفسیر میں کسی نہ کسی طرح سے بیان کردئے ہیں حقیقت اللہ جانتا ہے ہر مفسر نے اپنے
مذاق و فہم کے موافق ایک معنی متعین کرلئے ہیں - میرے نزدیک مربوط تر معنی یہاں ٹوٹتے ہوئے
تارے کے ہیں - کہ اوسوقت معمول سے زیادہ روشنی ہوتی ہے - جو دیکھتا ہے اوسے اوسکی روشنی میں
شک و شبہ نہیں ہوتا - جسنے نہ دیکھا ہو چاہے وہ اوسکی روشنی سے انکار ہی کیوں نہ کرے [illegible]
میں فر کر بھی افق وغیرہ کا ہے اسلئے بظاہر یہی معنی مراد معلوم ہوتے ہیں - چونکہ سورۃ میں آگے جا
کر ایسے حالات بیان ہوئے ہیں جنکو تارہ ٹوٹنے کی روشنی سے بہت کچھ مناسبت ہے [illegible]
اس جلوہ کو نہیں دیکھا اونکی طرف سے شک و شبہ کئے جانیکا اندیشہ تھا - اسلئے اللہ تعالی نے
ٹوٹتے تارے کی متشابہ الکیفیتہ حالت کی قسم کھائی ہے - اور پھر فرمایا کہ لوگو تمہارا ساتھی نہ بہکا
ہوا اور گمراہ نہیں - کہ بہکی بہکی باتیں کرے - وہ سچ سچ کہتا ہے اور کہیگا - اسکی سچائی ثابت
کرنیکی یہی دلیل نہیں کہ وہ خود بہکا ہوا نہیں ہے بلکہ ذی عقل و صاحب ہوش ہے [illegible]
ہے ہوائے نفس سے بالاتر ہونیکے علاوہ محض وحی کے موافق کہتا ہے وما ینطق عن الھوی [illegible]
عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَى - وہ وحی واسطے ایک [illegible]
الخلقتہ (جسیم) تعلیم دیتا ہے - ذومرۃ یعنی صاحب قوت [illegible]
وجہ صورت والا بیان کئے ہیں [illegible]

اسلئے ہم نے وہ اختیار نہیں کئے۔ تیسرے معنی اختیار کئے ہیں۔ جو شدید القوٰی سے مناسبت رکھتے ہیں۔ اگرچہ خوش منظر بھی مربوط ہوسکتے ہیں۔ فاستوٰی کے معنی جو مفسرین نے بیان کئے ہیں وہ میں آگے بیان کرونگا۔ مگر میرے نزدیک اگر یہاں سے کلام جدید نہ ہو بلکہ شدید القوٰی ذوی مرۃ پر تصریح ہو تو زیادہ مناسب ہے۔ یعنی چونکہ وہ شدید القوٰی اور جسیم ہے۔ اسلئے وہ مستوی الخلقۃ یعنی عظیم الوجود ہے۔ اور وھو بالافق الاعلیٰ بھی اوسی کی صفت یا حالت قرار دیجائے یعنی افق اعلیٰ اسکا مسکن ہے۔ اس حالت میں آیت کے صاف معنی جو بادنےٰ تامل ذہن میں آجاتے ہیں اور نقل و روایت کے محتاج نہیں رہتے۔ یہ ہوئے کہ یہ پیغمبر گمراہ و بہکا ہوا نہیں۔ نہ ہوائے نفس سے باتیں کرتا ہے۔ بلکہ جو کچھ کہتا ہے وہ ہماری وحی ہے۔ جو ہم اوسے بھیجتے ہیں اور ہمارا ایک رسول و فرشتہ جو زبردست قوتوں والا۔ بڑے جسم والا ہے۔ یعنی عظیم الوجود اور افق اعلیٰ اسکا مقر ہے۔ ہماری طرف سے جاکر ہماری وحی اوسے تعلیم کرتا ہے۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ○ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ یعنی اگرچہ اوسکا مسکن و مقر افق اعلیٰ ہے لیکن جب ہم اوسے وحی دیکر بھیجتے ہیں تو پھر وہ پیغمبر سے نزدیک ہوتا ہے۔ اور قریب تر جھکتا ہے۔ فکان قاب قوسین او ادنیٰ یہانتک کہ دو کمانوں یا اس سے بھی کم فاصلہ پر رہجاتا ہے فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى۔ اسوقت اللہ تعالیٰ اپنے اس بندہ کو جو حکم پہنچانا ہوتا ہے پہنچاتا ہے۔ اور [illegible] حالات کو دیکھتا رہتا ہے۔ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى۔ جو کچھ اوسکا دل دیکھتا ہے اوسمیں وہ کچھ غلطی پر نہیں۔ اور جب دل غلطی و خطا پر نہیں تو جو کچھ اب وہ کہتا ہے اوسمیں بھی کذب و دروغ نہیں ہوتا۔ کیا تم اوسکے اس مشاہدہ پر بھی جو اوس نے دیکھا جسمیں نہ اوسکے دل نے خطا کی۔ نہ اوسکے بیان میں زبان نے جھوٹ بولا جھگڑتے ہو۔ اور کہتے ہو جھوٹ بولتا ہے۔ حالانکہ اوس نے ہمارے اس شدید القوٰی جسیم عظیم الوجود ساکن افق اعلیٰ ملک کو اس شان کے ساتھ اسی دفعہ نہیں بلکہ ایک دفعہ پہلے بھی اترتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا ہے۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ○ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ○ وہ سدرۃ المنتہیٰ جسکی شان عظیم الشان ہے۔ جسکے پاس ہی جنت ہے۔ اوس نے گو یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ پھر نگاہ کی غلطی کیسی۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى اور نہ انہیں باتوں پر کیا منحصر ہے۔ اوس نے اپنے رب کی قدرت کی بڑی بڑی باتیں دیکھی ہیں۔ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ○

یہ ہے تکملۃ الآیات کا مربوط و مسلسل مطلب و بیان جو میں محض سیاق قرآن سے سمجھ سکا ہوں۔ اور ظاہر ہے کہ اگر ان آیات کے معنی کو روایات و تفاسیر پر موقوف و منحصر نہ رکھا جائے تو یہی ان کے

معنی ذہن میں آئیں گے۔ باایں ہمہ جو باتیں خاص روایت معراج کے متعلق تفسیر ... بیان کی ہیں یہ مفہوم ان سب کا منافی بھی نہیں۔ اہل بعض کے ... مفسرین میں مختلف فیہ ہیں جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔ میں نے یہ ... اسلئے ... تاکہ اختلاف مفسرین کے جھگڑوں میں پڑھنے والے کا ذہن پریشان نہ ہو۔ اور وہ ... پہنچ سکے۔ اب مفسرین کی مختصر تفسیر سنیئے۔ والنجم اذا ھوی کے متعلق اقوال بیان ... ان ھوالا وحی یوحی۔ علمہ شدید القوی۔ ذو مرۃ تک کی بھی ... تفسیر ... اس لیے فاستوی سے شروع کی جاتی ہے۔

فَاسْتَوٰی ۙ وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی۔ شدید القوی ذو مرۃ یعنی جبریل علیہ السلام جبکہ وہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات کو افق اعلیٰ یعنی مطلع شمس کے قریب تھے اپنی اصلی صورت میں متشکل ہوئے۔

اس قول میں ھُوَ سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس مراد لی ہے۔ ... یہاں معراج کا تصور باندھا ہے۔ مگر دوسرا قول یہ ہے کہ ھُوَ سے کنایہ ہے جبریل علیہ السلام کی طرف ... حالت میں معنی آیت کے یہ ہونگے کہ جبریل علیہ السلام جبکہ وہ افق اعلیٰ میں تھے اپنی عظیم الشان اصلی شکل میں متشکل ہوئے۔ کیوں اصلی شکل میں متشکل ہوئے۔ اسلئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی کی صورت میں آیا کرتے تھے۔ جیسے کہ اور انبیاء کے پاس آتے رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... سے اپنی اصلی صورت دکھانے کی درخواست کی۔ چنانچہ وہ دو دفعہ اپنی اصلی صورت میں ... مرتبہ زمین پر۔ اور ایک مرتبہ آسمان پر۔ جب زمین پر ظاہر ہوئے۔ اسی کی طرف یہاں افق اعلیٰ ... ہے۔ اور افق اعلیٰ سے مراد ہے جانب مشرق۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... جبریل علیہ السلام مشرق کی طرف سے نمودار ہوئے۔ اور افق کو تا بہ مغرب ... اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غش کھا کر گر پڑے۔ اب جبریل آدمی کی صورت بنکر ... آپ کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ اور چہرہ مبارک سے غبار پونچھتے ... کے۔ دوسری مرتبہ آسمان پر سدرۃ المنتہیٰ کے قریب اپنی اصلی صورت میں ... کچھ کم اختلاف تھا۔ کہ صاحب خازن لکھتے ہیں کہ ... کی تفسیر میں علماء امت کا اختلاف ہے چنانچہ ... رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس آیت کی بابت ...

صورت میں آیا کرتے تھے۔ اس دفعہ اپنی اصلی صورت میں آئے۔ اور تمام افق کو ڈھانک لیا۔
ابن مسعودؓ سے آیہ فکان قاب قوسین ـــــ اور ما کذب الفؤاد ـــــ اور
کے باب میں روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے دیکھا کہ جبریلؑ کے ۶۰۰ بازو ہیں۔ اور یہ وہ
اصلی صورت میں نمودار ہوئے تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غرض اس صورت میں معنی آیت کے یہ ہونگے کہ جبریل علیہ
السلام زمین کے افق اعلیٰ میں اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہونیکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نزدیک ہوئے۔ اور اونکی طرف جھکے۔ اور دو یا دو کمان سے کم فاصلہ پر رہ گئے۔ یہی قول ابن
عباسؓ۔ حسنؒ وقتادہؒ کا ہے۔ مگر بعض کا قول ہے کہ دنیٰ فتدلّیٰ کی اسناد اللہ تعالیٰ کیطرف
ہے یعنی اللہ نزدیک ہوا اور آنحضرتؐ کی طرف جھکا۔ کہ حدیث معراج میں شریکؓ بن عبد اللہ کی
روایت میں آیا ہے ودنا الجبار رب العزۃ فتدلّیٰ حتیٰ کان منہ قاب قوسین او ادنیٰ
روایت ابی سلمہؓ نے ابن عباسؓ سے بھی بیان کی ہے۔ مگر ضحاکؒ کہتے ہیں دنیٰ خود رسول اللہ
کی طرف ہے۔ کہ آپ لیلۃ المعراج کو پہلے اللہ سے نزدیک ہوئے۔ اور پھر سجدہ میں گر پڑے کہ یہی معنی
تدلّیٰ کے ہیں۔ اور اسی وقت فیما بین قاب قوسین او ادنیٰ کا فاصلہ تھا۔ یہ بھی ابن عباسؓ سے روایت ہے۔
فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ۔ یعنی جب فیما بین یہ فاصلہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو جو وحی کرنا تھا وہ وحی کیا۔ مگر ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی پہنچائی۔
ما کذب الفؤاد ما رایٰ۔ کذب کی قرأت بالتشدید بھی ہے اور بتخفیف بھی۔ اگر بتشدید
پڑھیں تو معنی یہ ہیں کہ جو کچھ آنکھوں نے دیکھا دل نے اوسے نہیں جھٹلایا۔ یعنی وہم وگمان ہونیکا خیال نہ آیا
اور بتخفیف پڑھیں تو معنی یہ ہونگے کہ دل نے جو کچھ دیکھا اوسمیں کچھ جھوٹ نہ کہا۔ یعنی غلطی نہ کی۔ جو
شئے دیکھنی تھی وہی دیکھی۔ دیکھا کیا تھا۔ ابن عباسؓ وابن مسعودؓ اور عائشہؓ کا قول ہے کہ جبریل علیہ السلام
کو۔ مگر بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا۔ اس کے آگے یہ بحث شروع ہو جاتی ہے کہ اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ تو دل کی آنکھوں سے دیکھا یا انہیں آنکھوں سے؟ چنانچہ
انسؓ حسنؒ عکرمہؒ وابن عباسؓ کا یہی مذہب ہے۔ مگر عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ
نے اللہ کو برائی العین نہ دیکھا۔ بلکہ جبریلؑ کو دیکھا تھا۔ ابی ذرؓ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا؟ ارشاد فرمایا۔ "نور بھی کہیں دیکھا جا سکتا ہے؟"
افتمٰرونہٗ علیٰ ما یریٰ۔ یعنی جو کچھ رسولؐ نے دیکھا اوسکے بارہ میں شک اور مجادلہ کرتے ہو
یوں کی کہ منکروں نے معراج کے بارہ میں مجادلہ کرتے ہوئے کہا کہ ذرا ہم سے

بیت المقدس اور اوس کے راستے کا تو حال بیان کر دیا
وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۔ تم اوس کے ایک دفعہ دیکھنے
اوسے دوسری دفعہ بھی دیکھا ۔ پھر لکھا ہے کہ یعنی جبریل علیہ السلام کو اپنی صورت
آسمان سے اترتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ کے قریب دیکھا ۔ نزلۃ کے بارہ میں بھی اختلاف
کا قول ہے کہ آپنے جبریل علیہ السلام کو اترتا ہوا دیکھا ۔ مگر ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت
معراج سے اُترتے ہوئے جبریل علیہ السلام کو سدرہ کے پاس دیکھا ۔ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى
جہاں جبریل علیہ السلام اور دیگر ملائک رہتے ہیں ۔ یا شہدا کی پاک ارواحیں ۔ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ
مَا يَغْشٰى جبکہ سدرہ پر چھایا ہوا تھا جو کچھ چھایا ہوا تھا ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ سنہری پروانے اور صورت
طیور اوسکے گرد اڑ رہے تھے ۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۔ یعنی رسول اللہ صلی
حضرت جلال کیطرف دیکھتے رہے ۔ ادھر اُدھر نگاہ نہ پھیری ۔ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى
یعنی رسول اللہ نے معراج کو جاتے اور واپس آتے بڑی بڑی اللہ تعالیٰ کی آیات قدرت
کیا ۔ مثلاً جبریل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا ۔ کہ چھ سو بازو رکھتی تھی
یوں بیان کیا ہے ۔ قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ سلف و خلف میں اس باب میں اختلاف ہے
صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ المعراج کو اپنے رب کو دیکھا تھا یا نہیں ۔ عائشہؓ اس کا انکار
جیسا کہ صحیح مسلم میں آیا ہے ۔ اور یہی مذہب ایک اور جماعت کا ہے ۔ اور ابن مسعودؓ
ہے ۔ محدثین و متکلمین کی ایک جماعت بھی یہی کہتی ہے ۔ لیکن ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ
پروردگار کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ۔ اور یہی ابی ذرؓ ۔ کعبؓ و حسنؓ وغیرہ کا
سے بھی قول اول کے علاوہ ابن عباس کا مذہب منقول ہے بلکہ ابوہریرہؓ
صوفیہ کی جماعت بھی حسن سے رویت کے وقوع کو نقل کرتی ہے لیکن
میں توقف کیا ہے ۔ اور کہا ہے کہ وقوع پر کوئی واضح دلیل نہیں ہے ۔ لیکن
موسیٰ علیہ السلام کا رَبِّ اَرِنِیْ کہہ کر دیدار کا سوال کرنا دلیل
سے جاہل نہیں ہو سکتا ۔ اسمیں بھی اختلاف ہے کہ لیلۃ المعراج کو نبی صلی
باری سے کلام کیا یا نہیں ۔ اشعری
جعفر بن محمد اور ابن مسعود کیطرف منسوب کیا ہے
اکثر کہتے ہیں کہ

[...] یعنی جو نزدیک ہوا وہی قریب تر کو جھکا۔ پھر اسمیں بھی کہ یہ دنو و تدلی کہاں سے تھا۔ آیا [...] سے یا کیا؟۔ ابن عباسؓ۔ حسنؓ۔ محمدؓ بن کعب۔ جعفرؓ بن محمد وغیرہ کہتے ہیں کہ یہ دنو (نزدیکی) [...] صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جناب باری کیطرف واقع ہوئی۔ اگر اللہ کی طرف سے کہی جائے تو اس حالت میں یہ الفاظ قابل تاویل ہونگے۔ اور اوس سے مراد انتہائے فضل و کرم کا اظہار ہوگا۔

یہ تو قاضی عیاض کے بیان کا خلاصہ ہوا۔ اسکے بعد اور طولانی بحثیں شروع ہو جاتی ہیں۔ جو گوناگون اختلافات سے پُر ہیں۔ ہم ان سب کو نقل کر دیتے۔ لیکن اسکی سوا فائدہ نہیں ہے کہ پڑھنے والا ایک فضول چکر میں پڑ جائے۔ اور بھول بھلیاں سے نکلنا دشوار معلوم ہونے لگے۔ اسلئے میں انہیں غیر ضروری سمجھکر چھوڑے دیتا ہوں۔ لیکن کم از کم اتنا کہدینا ضروری ہے کہ اگر ان تمام اختلافات کو رواۃ کی طرف منسوب کر کے آیات کی تفسیر کے باب میں از اول تا آخر جداگانہ مسلک قائم کئے جائیں تو صرف دو مسلک نکلتے ہیں۔ اول یہ کہ مذکورہ بالا آیات معراج سے متعلق ہیں۔ دوسرے یہ کہ تمامتر آیات معراج سے تعلق نہیں۔ میرے نزدیک یہی قوی ہے۔ یعنی دنیٰ فتدلّیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ ماکذب الفواد مارای۔ ان آیات کو واقعات معراج سے کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ جبریل علیہ السلام کے آنے اور وحی پہنچانیکی ایک حالت کا مذکور ہے۔ البتہ ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ۔ عند سدرۃ المنتہیٰ سے لیلۃ المعراج کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ کہ آپنے پہلی مرتبہ جبریل کو اس شان سے سدرہ کے پاس اوس رات کو دیکھا تھا۔ چونکہ رویت ثانی میں شبہ کیا جا سکتا تھا۔ یا کئے جانیکا احتمال تھا۔ جسکا بیان خصوصیت کے ساتھ اس سورۃ میں ہوا ہے۔ رویت اوّل کا بھی ضمناً ذکر کر دیا گیا۔ کہ اس منظر کے دیکھنے کی یہ پہلی نوبت نہیں۔ اس سے پہلے بھی دیکھی اور دکھائے جا چکی ہے۔ اور بھی کیا۔ اسے ہی بڑی بڑی آیات قدرت دیکھی ہیں۔ یہی وہ مفہوم ہے جو میں نے راویوں کی روایتوں اور مفسرین کی رائوں کے اختلاف سے قطع نظر کر کے محض سیاق قرآن کو پیش نظر رکھکر اول [...] اجمالاً لکھدیا ہے۔ جو کچھ اختلاف ہے وہ صرف فاستویٰ کے معنی میں ہے۔ اور بس۔ میرے [...] بیان سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ لیلۃ الاسرا کے متعلق جو حالات و روایات مفسرین نے ان آیات [...] ذیل میں بیان کئے ہیں۔ وہ معتبر نہیں۔ بلکہ مطلب صرف اتنا ہے کہ ان کے بیان کا یہ محل نہیں۔ اونکا [...] ہے۔ یعنی لیلۃ الاسرا۔ وہیں یہ بیان ہونے چاہئیں۔ آیات مذکور الصدر سے میرے نزدیک [...] جاتے جیسا کہ سلف کی ایک جماعت بھی اسکی قائل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ✣

[...] اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ——ㅇ——ㅇ——ㅇ——ㅇ——ㅇ—— فَلِلّٰہِ الْاٰخِرَۃُ وَالْاُوْلٰی

Marfat.com

ترجمہ:- لوگو تم نے لات و عزیٰ اور پچھلے تیسرے مناۃ کو بھی دیکھا کیا [illegible]
اللہ کیلئے بیٹیاں! یہ تو نامنصفانہ تقسیم ہوئی۔ یہ (بت) کچھ بھی نہیں [illegible]
اور تمہارے بڑوں نے رکھ لئے ہیں۔ اسکی اللہ نے تو کوئی حجت نہیں اتاری۔ یہ لوگ [illegible]
نفس کی خواہش کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ اون کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی [illegible]
جو کچھ آدمی تمنائیں کرتا ہے کیا وہ اسکو ملی ہیں۔ آخرت اور دنیا سب اللہ ہی کی ہے۔

تفسیر۔ افرایتم اللات والعزیٰ ومنٰوۃ الثالثۃ الاخریٰ تینوں عرب کے بتوں کے نام [illegible]
جنکو مشرکین اپنا معبود بنا کر پوجتے تھے۔ اور بزعم خود اون کو نام بھی اللہ کے ناموں سے [illegible]
اللہ سے لات۔ اور عزیز سے عزیٰ۔ یا اعز کی مونث۔ لات قریش کا معبود تھا۔ اور عزیٰ [illegible]
کا۔ اور مناۃ خزاعہ کا۔ مطلب آیت کا یہ ہے کہ مشرکو۔ تم ان بتوں کو پوجتے ہو۔ اور اون کے نام [illegible]
بھی بزعم خود اللہ کے جوڑ کے رکھ لئے ہیں۔ لیکن تم نے کبھی انکی حقیقت اور خدائی پر بھی غور کیا [illegible]
ایسا ہی کنکر پتھر اور عاجز ہونا چاہیئے۔ جیسے کہ یہ ہیں۔ تم نے یہی نہیں کیا کہ ان عاجز پتھروں کو [illegible]
اور اللہ کا شریک بنا لیا ہے بلکہ اللہ کے حق میں دوہری ناانصافی کرتے ہو۔ ایک طرف [illegible]
ٹھیرایا۔ دوسری طرف کہنے لگے کہ فرشتے اللہ کی لڑکیاں ہیں۔ کیا خوب۔ لڑکے تو تمہارے حصے [illegible]
لڑکیاں جو تمہاری نظر میں حقیر ہوتی ہیں اور جنکے نام تک سے تمہاری صورتیں اتر جاتی ہیں وہ اللہ [illegible]
الکم الذکر ولہ الانثیٰ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ۔

ان ھی الا اسماء سمیتموھا یہ جنکو تم نے معبود بنایا ہے۔ اور اللہ کے [illegible]
یہ نرے نام ہی نام ہیں بے حقیقت ہیں۔ آجتک انہوں نے کبھی کچھ کرکے بھی دکھایا ہے یا اللہ [illegible]
اور شریک ربوبیت ہونیکی کوئی سند و دلیل نازل کی ہے۔ جسکی بنا پر اونکی [illegible]
سکے۔ نہیں۔ نہ یہ کچھ کرنے کے لائق ہیں نہ اللہ نے اونکی عبادت و پرستش اور معبود ہونیکا [illegible]
تمہارا ظن باطل اور ہوائے نفس ہے جسنے تمکو گمراہ کیا ہے۔ ان یتبعون الا الظن [illegible]
ام للانسان ما تمنیٰ۔ جب یہ ثابت ہے کہ ان بتوں کو تم نے محض [illegible]
پر کر اپنا معبود بنا یا ہے۔ اور خیال کرتے ہو کہ یہ تمہارے کام آئینگے [illegible]
کرتے ہیں اور کرینگے تو ذرا یہ بھی سوچو کہ کیا آدمی دل میں [illegible]
نہیں۔ نری اور بے تیاری تمنائیں کبھی پوری نہیں ہوا کرتیں [illegible]
سفارش کرنا بھی معلوم۔ یہ تو پتھر کے بت ہیں [illegible]

Marfat.com

تم ہمیں اللہ کی بیٹیاں کہتے ہو۔ ہماری جناب میں کسی کی شفاعت ہماری اجازت و مرضی کے بغیر نہیں کر سکتے۔ اور نہ کر سکیں گے ؛

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ ——— ○ ——— ○ ——— ○ ——— ○ ——— اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝

ترجمہ :- آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں کہ انکی شفاعت بھی کچھ کام نہیں آتی۔ مگر اس کے بعد کہ اللہ جسکی نسبت چاہے شفاعت کی اجازت دے اور پسند بھی کرے۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہی فرشتوں کو لڑکیاں کہتے ہیں ۝ حالانکہ انہیں اسکا کچھ علم نہیں ہے ۝ وہ نری اٹکل پر چلتے ہیں اور اٹکل حق کے باب میں ذرا بھی کارآمد نہیں ۝ اے پیغمبر جو ہماری یاد سے روگردانی کرے۔ اور دنیا کی زندگی کے سوا اور کچھ جانتا ہی نہ ہو۔ تم بھی اسکی طرف سے روگردانی کر لو۔ انکا مبلغ علم یہی ہے ۔ یقیناً تیرا رب اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اُسکے راستہ سے بہکے ہوئے ہیں اور اُنکو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہیں

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ——— ○ ——— بِمَنِ اتَّقٰى ۝

ترجمہ :- اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے۔ اسلئے وہ جنہوں نے برے کام کئے انہیں ویسا بدلہ دیگا۔ اور جنہوں نے اچھے کام کئے انہیں بدلا بھی اچھا دیگا ۝ جو بڑے بڑے گناہوں اور شرمناک کاموں سے بچتے ہیں مگر چھوٹے چھوٹے گناہ (کبھی) کر گزرتے ہیں تو اے پیغمبر (آگاہ ہو) کہ تمہارا رب بڑا معاف کرنیوالا ہے۔ وہ تم کو اوس وقت سے جانتا ہے کہ اُس نے تمکو مٹی سے بنایا۔ اور جبکہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے۔ پس تم اپنے آپکو پاکیزہ نہ جتایا کرو۔ پرہیزگاروں کو وہی خوب جانتا ہے۔

تفسیر :- لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ کا تعلق خاتمہ آیات ماسبق سے ہے۔ یعنی اِنَّ رَبَّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ بدکاروں اور نکوکاروں کو جانتا ہے۔ اور زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ بھی سب اُسی کا ہے۔ اسلئے وہ ہر ایک کو اُس کے عمل کے موافق بدلہ دے گا ؛

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ۔ کردار کے موافق بدلہ دئے جانے سے ظاہر ہوتا تھا کہ بڑے بڑے نیک کردار ونکو بھی ذرا ذرا سی بدی کی سزا بھگتنی پڑیگی۔ مگر اللہ کو یہ منظور نہیں کہ ذرا ذرا سی بات پر گرفت کرے اسلئے فرمایا کہ جو لوگ بڑے بڑے گناہوں۔ اور کھلی کھلی فحش باتوں سے بچیں گے ۔ اون سے کچھ چھوٹے گناہ ہو بھی گئے تو اللہ اپنی رحمت و مغفرت سے اونہیں معاف کر دیگا ؛

کبائر و فواحش و لمم کی تفسیر میں اکابر امت کا اختلاف ہے۔ اثم۔ عام طور پر وہ گناہ یا بدی ہے جو سزاوار عذاب و عقاب ہو۔ مگر بعض کا قول ہے کہ ہر وہ فعل جو کار ثواب سے روکے اور باز رکھے

اثم ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اثم ہر وہ فعل ہے جو حلال نہ ہو یعنی [illegible]
تمام گناہوں کو شامل ہے۔ اور کبیرہ عرف میں ہر اوس گناہ کو کہتے ہیں جسپر [illegible]
ہو۔ اور فواحش وہ تمام اقوال و افعال جنکی قباحت زیادہ ہو۔ یا یہ کہ جو باتیں کبائر [illegible]
وہ فواحش کہلاتی ہیں۔ لمم گناہوں میں سے چھوٹے اور ہلکے گناہ۔ مگر بعض کہتے [illegible]
نہیں بلکہ گناہ سے صرف نزدیک ہو جانا لمم کہلاتا ہے۔ جیسے المممت بہ یعنی اوس [illegible]
ہو گیا۔ نہ کہ ایقاع و ارتکاب۔ اسی لئے آیت کے معنے میں بھی اختلاف ہوا۔ بعض [illegible]
یہ استثنار متصل ہے۔ اور لمم از قبیل فواحش و کبائر ہے۔ جسکی معافی کی خبر دیگئی ہے۔ اور مطلب
یہ ہے کہ جنہوں نے فواحش و کبائر کے ایک دفعہ قریب ہوکر توبہ کر لی۔ یا ایک آدھ دفعہ [illegible]
بعد باز آگئے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اونکی اس لغزش کو معاف کر دیگا۔ ابوہریرہ و مجاہد
و حسنؓ کا یہی قول ہے۔ اور ابن عباسؓ سے بھی یہی روایت ہے۔ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص
کا قول یہ ہے کہ جو شرک سے نیچے ہے وہ داخل لمم ہے۔ مگر ایک قول ضعیف یہ بھی [illegible]
کہ لمم کہتے ہیں گاہ گاہ کسی کام کے کر گزرنے کو جو عادۃً استمرار کے طور پر نہ کیا جائے۔ بعض [illegible]
قول ہے کہ آیت میں استثنائے منفصل ہے۔ یعنی لمم از قبیل کبائر و فواحش نہیں [illegible]
اوسکے معنی متعین کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ بعض نے کہا کہ لمم سے صرف وہ گناہ [illegible]
جاہلیت میں ہوئے۔ اور ہو جائیں نہ کہ زمانہ اسلام میں۔ اسحالت میں گویا بعد اسلام [illegible]
گناہ معاف نہیں ہو سکتا۔ سزا و عقاب چاہے وہ کتنا ہی کم اور محدود کیوں نہ ہو [illegible]
یہ قول زید بن ثابت و زید بن اسلم کی طرف منسوب ہے۔ دوسرے یہ کہ لمم سے [illegible]
گناہ مراد ہیں۔ مثلاً زنا کے مقابلہ میں چشمک و نگاہ۔ یہ قول ابن مسعود و مسروق [illegible]
ابوہریرہؓ کی طرف بھی منسوب ہے۔ اور ابن عباس سے بھی روایۃً منقول ہے [illegible]
کہا کہ لمم سے نہایت مناسب وہ روایت ہے کہ ابوہریرہؓ نے آنحضرتؐ سے [illegible]
کہ آپ نے فرمایا۔ ہر ابن آدم پر اوسکا حصہ زنا مقدر ہے جو ضرور اوسے پہنچا [illegible]
زنا نظر ہے۔ اور زبان کا زنا (لگاوٹ کی) باتیں کرنا نفس کا زنا [illegible]

صغائر و کبائر کی تمیز و تحدید میں جمہور علماء کا قول [illegible]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ اسکے [illegible]
خدا کی جنس گراہی۔ تیم کا مال [illegible]

[illegible] ہیں جیسے آفتاب کا [illegible] غروب [illegible]
[illegible] ہوتا دکھائی دیتا [illegible]
[illegible] رب المشارق کہا کہ باوجود اس کے کہ آفتاب [illegible]
[illegible] مختلف مشرقوں سے دکھانے اور چھپانے [illegible]
[illegible] قدرت کا کرشمہ ہے

[illegible] رب المشرقین ورب المغربین اور رب المشرق
[illegible] رب المشارق کہا ہے۔ ان میں تطابق کیونکر ہوگا ہم کہیں گے
[illegible] مشارق مراد ہیں۔ جنسے روز آفتاب طلوع ہوتا یا ازروئے
[illegible] طلوع ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اور اس میں اشارہ ہے سیارات کی طرف کہ درحقیقت
[illegible] رب المشرقین ورب المغربین میں مشرقین ومغربین گرمی اور
[illegible] مراد ہیں کہ صاف صاف متمایز ومتغایر معلوم ہوتے ہیں
[illegible] مراد ہیں جنسے سارا طلوع وغروب ہوتا رہتا ہے
[illegible]

[illegible] انا زینا السماء الدنیا بزینة الکواکب [illegible] زینة الکواکب [illegible]
[illegible] آسمان جس کے کواکب ہمیں نظر آتے ہیں
[illegible] آفتاب غروب ہوتا ہے اور دنیا میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ تو کواکب
[illegible] ہوتے ہیں [illegible] آسمان کی خوش منظری کا
[illegible] تو آفتاب کے غروب ہوجانے کے بعد وہ گھٹا ٹوپ
اندھیرا چھایا کرتا [illegible] آسمان ایسا وحشت ناک ہوجاتا کہ جی گھبراتا۔ یہ
[illegible] کے بعد بھی اچھا خاصہ اجالا [illegible] خوش منظر
[illegible] نے پاتا۔ بلکہ [illegible] تماشائے قدرت دیکھ
[illegible]

[illegible] وحفظا من کل شیطان مارد [illegible]
[illegible]
[illegible]

سے بھاگ نکلنا۔ سود کھانا وغیرہ کبیرے ہیں جنکے متعلق نصوص آئے ہیں۔ جن سے ان کے مراتب و تفصیل معلوم ہوتی ہے۔ مگر انکی حالت احوال و مفاسد مترتبہ کی بنا پر متفاوت بھی رہی ہے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ ان گناہوں میں سے ہر گناہ دوسرے گناہوں کے مقابلہ میں اکبر الکبائر ہو سکتا ہے۔

ابن عباس سے پوچھا گیا کہ کیا کبائر سات ہیں؟ آپنے کہا۔ نہیں ستر تک پہونچتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ جواباً کہا۔ نہیں، سات سو تک پہونچتے ہیں۔ تمیز و تحدید کے بارہ میں ابن عباس ہی کا قول ہے کہ جن باتوں سے اللہ نے منع کیا وہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔ ابو اسحاق اسفرائنی کہتے ہیں۔ اور قاضی عیاض نے بھی محققین سے نقل کیا ہے کہ ہر مخالفتہ اللہ تعالٰے کی عظمت و جلال کے مقابلہ میں کبیرہ ہے۔ مگر جمہور سلف و خلف معصیت کو صغائر و کبائر میں تقسیم کرتے چلے آئے ہیں۔ اور کتاب و سنت سے اسپر استدلال کیا ہے۔ جب تقسیم مسلّم ٹھیری تو تحدید ہونی چاہیئے۔ ابن عباس سے اصحاب میں روایت ہے کہ تمام وہ گناہ جنکی نسبت اللہ تعالٰے نے نار۔ یا غضب یا لعنت یا عذاب کی خبر دی ہے۔ وہ کبیرہ ہے۔ قول ضعیف یہ بھی ہے کہ جس گناہ پر اللہ نے دوزخ کی وعید بھیجی یا دنیا میں جسکے لئے حد مقرر کی وہ کبیرہ ہے۔ امام غزالی کہتے ہیں کہ آدمی جو گناہ نڈر ہو کر کرے اور کرنے کے بعد نادم نہ ہو۔ وہ اوس گناہ کے ارتکاب میں اوس شخص کے حکم میں ہوگا جو اوس گناہ کا از روئے عادت و تہاون مرتکب ہوتا ہو۔ پس اسطرح ہر گناہ کبیرہ ہوسکتا ہے۔ لیکن جو گناہ پرہیز و اتقا کا پاس کرتے ہوئے گاہ گاہ ہوجائے اور ندامت ساتھ رہے وہ کبیرہ نہیں۔ شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے اپنی کتاب "قواعد" میں لکھا ہے کہ جب تم صغیرہ و کبیرہ میں فرق کرنا چاہو تو گناہ کے فساد کو کبائر منصوصہ کے فساد سے مقابلہ کرو۔ اگر کمتر کبائر کے فساد سے اوسکا فساد کم ہو تو وہ صغیرہ ہے ورنہ کبیرہ۔ مثلاً اگر کسی نے مسلم کو پکڑ کر اوس شخص کے سامنے کردیا جو اوسے ناحق قتل کرنا چاہتا ہے۔ تو اگرچہ اوسکا یہ فعل بہ نص کبیرہ نہیں لیکن اوس شخص کے گناہ سے زیادہ ہے جس نے یتیم کا ایک درہم کھایا۔ اور جسے نص نے کبیرہ ٹھیرایا ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے مسلمانوں کے عیوب اور خامیوں سے کافروں کو آگاہ کیا۔ اور یہ بھی جانتا ہے کہ کفار اون کے استیصال کے درپے ہیں۔ تو اوسکا یہ مفسدہ جہاد سے بے عذر صحیح بھاگنے سے سخت تر سمجھا جائیگا۔ اور یہ فعل کبائر ہوگا۔ اسی طرح جھوٹ ایک گناہ ہے لیکن اگر جھوٹ کی وجہ سے کوئی قتل ہوتا ہو تو وہ کبیرہ ہوگا۔ لیکن اگر صرف ایک پھل کسی سے چھینا

Marfat.com

جاتا ہو تو وہی جھوٹ کبیرہ نہ ہوگا۔

اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ - ابن عباس کہتے ہیں جیسے [illegible]
معاف کردیگا - عمر بن الخطاب اور ابن عباس سے روایت ہے [illegible]
یعنی توبہ و استغفار کے بعد صغیرہ و کبیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں [illegible]

وَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ یعنی اپنی آپ ستائش نہ کرو کسی کے سامنے اپنے [illegible]
تم ہو اللہ خوب جانتا ہے - پھر کسی کے سامنے گناہوں - یا کسی گناہ سے [illegible]
صاف کہہ کر ایک گناہ مزید کے کیوں مرتکب ہوتے ہو۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِي تَوَلَّى ـــ ٥ ـــ ٥ ـــ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي [illegible]

ترجمہ: - اے پیغمبر! تم نے اوسے بھی دیکھا جسنے (نصیحت سے) روگردانی [illegible]
(راہ خدا) میں دیا - اور پھر پتھر ہوگیا - کیا اوس کے پاس علم غیب ہے کہ وہ [illegible]
ہے - کیا اوسے اون باتوں کی خبر نہیں پہنچی - جو موسیٰؑ کے صحیفوں میں آئیں اور [illegible]
بھی جس نے حق پورا پورا ادا کیا؟ -

تفسیر - افرئیت الذی تولی - کہتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل [illegible]
آنحضرتؐ پر ایمان لے آیا تھا - لیکن جب مشرکین نے طعنے دیئے کہ آخر باپ دادا [illegible]
گمراہ ہوگیا نا - پہلے تو کہتا رہا کہ اللہ کے عذاب سے مجھے ڈر لگتا ہے - [illegible] کافر نے کہا [illegible]
تو یہ عذاب ہم اپنے سر لیتے ہیں - اسپر ولید مرتد ہوگیا - مگر جتنے مال کا وعدہ [illegible]
کچھ دیا - اور کچھ ہضم کرلیا - لیکن یہاں یہ شان نزول [illegible] کچھ ربط نہیں [illegible]
یہ ہے کہ عاص بن الوائل کے حق میں نازل ہوئی - جو بعض امور میں آنحضرت [illegible]
کا اتباع کرتا تھا - بعض کا قول ہے کہ ابوجہل کے بارہ میں نازل ہوئی [illegible]
علیہ وسلم) ہمیں مکارم اخلاق کی ہدایت کرتا ہے - لیکن اس اعتراف سے [illegible]
لایا - بلکہ کفر پر اڑا رہا - یہ دونوں قول، اگرچہ روایت اول کے مقابلہ میں [illegible]
ربط کھاتے ہیں - مگر میرے خیال میں اس کے عام معنی [illegible]
جو آدمی اول اول ایمان لاتا ہے لیکن ابھی اسکا ایمان [illegible]
وہ راہ خدا میں اول اول تو کچھ خرچ کرتا ہے لیکن [illegible]
کامل نہیں ہوتا جلدی ہی [illegible]

...گا۔ اور ایکدن فقر کی مصیبت پیش آئیگی۔ یہ ایمان اوسدن پیٹ نہ بھر سکیگا۔ غرض راہ
... دلانا باوجود ہونیکے بند کردیتا ہے۔ کیا عجب ہے کہ کوئی ایسا ہی واقعہ پیش آیا
اور یہ آیت نازل ہوئی ہو۔ اسی لئے ارشاد ہوا أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ۔ کیا
سے علم غیب ہی کہ پیش آئند کو پہلے سے دیکھتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ اگر راہ خدا میں دیتا
تو مفلس ہوجاؤنگا۔ یہی أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ وَإِبْرَاهِيمَ سے جو دکھاتا ہی
صحف موسےؑ میں قارون کے بخل کی مذمت وارد ہوئی ہے۔ اور صحف ابراہیم میں مذکور ہے
آپ یہاں تک راہ خدا میں دیتے دلاتے تھے کہ بیٹے تک کو اوسکے نام پر قربانی کرنیکو آمادہ ہوگئے
قارون کا بخل مصیبت کیوقت ذرا بھی اوسکے کام نہ آیا۔ اور ابراہیم علیہ السلام کو کبھی کوئی دشواری
پیش نہ آئی۔ تفاسیر میں بھی ایک قول اسکی تائید میں موجود ہے کہ وفّٰی سے مراد فرزند کا ذبح
کرنا ہے۔ مگر عموماً مفسّرین کا قول یہ ہے کہ وفّٰی سے مراد یہ ہے کہ تمام احکام ربّانی کی تعمیل کی
رسالت اداکی وغیرہ۔ واللہ اعلم۔

أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ——o——o——o—— إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ

ترجمہ:۔ (اون صحیفوں میں ہے) کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ اور یہ کہ انسان کو اتنا ہی
ملے گا جتنی اوسنے کوشش کی ہوگی۔ اور یہ کہ اوسکی کوشش آگے دیکھی جائیگی۔ پھر اوسکو اوس
کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور یہ کہ (سب کی) انتہا تیرے رب ہی کی طرف ہے۔

تفسیر۔ راہ خدا سے بخل کرنا ایک گناہ ہے اور اس کے مرتکب کو اوسکا خمیازہ اٹھانا پڑے گا
بخیل سمجھتا ہے کہ میں مال کی حفاظت سے مصیبتوں سے بچا رہونگا۔ لیکن وہ بخل الٹا اوسکے سر پر بلا لاتا
ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو اوسکی نیک و بد کوشش کا پورا پورا بدلا ملتا ہے۔ اس سے کسی طرح کوئی نہیں
بچ سکتا۔ کیونکہ آخر سبکو خدا کے حضور میں جانا ہے۔ مفسّرین نے أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ کو قصہ ولید
سے بھی مربوط لکھا ہے۔

وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یہ آیت اسلام میں منسوخ ہے
یہ موسیٰؑ و ابراہیمؑ کی شریعت میں یہی حکم تھا۔ اور أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ کو ناسخ ٹھیرایا ہے۔ کہ
حق تعالیٰ نے آباء کے صلاح و تقوے کی طفیل میں اولاد کو داخل جنت کئے جانیکی خبر دی ہے۔
احادیث کثیرہ سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی
نے پوچھا میری ماں مرگئی ہے۔ اگر میں اوسکی طرف سے صدقہ دوں تو کیا اوسے کچھ نفع ہوگا؟ آپ نے

Marfat.com

فرمایا ہاں ۔ اسی طرح دعا کا پہنچنا ۔ غیر کے ادائے قرض سے میت کا [illegible]
نصوص سے ثابت ہے ۔ یہانتک کہ روزے بھی ادا ہو جاتے ہیں [illegible]
کہ سعی غیر بھی آدمی کے کام آتی ہے ۔ اور یہ آیت منسوخ ہے ۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ [illegible]
بھی معنی صحیح ہو سکتے ہیں ۔ اور میت کو صدقہ و دعا کے پہنچنے اور قرض و صوم کے [illegible]
میں بھی شک نہیں ہوتا ۔ کیونکہ میت کے بعد جو اوسے صدقہ و دعا پہنچانے [illegible]
اُسکے ذمہ سے ساقط کرنیکی سعی کرتا ہے ۔ اوسکی سعی میں میت کی سعی خیر کا بھی کچھ نہ کچھ دخل ہوتا ہے
کہ وہ اس قسم کی نیت کرتا ہے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی اسی کم و بیش دخل و تعلق کی وجہ سے
دعا و تصدق کا ثواب میت کو دیتا ہے ۔ اور اس عامل بالذات کو بھی ۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ اَغْنٰى وَاَقْنٰى

ترجمہ ۔ اور کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے ۔ اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے ۔ اور یہ کہ وہی نر
و مادہ نطفہ سے پیدا کرتا ہے ۔ جبکہ وہ (رحم میں) پہنچایا جاتا ہے ۔ اور یہ کہ دوبارہ جلانا
اوسکو ضرور ہے ۔ اور یہ کہ وہی مالدار اور مایہ دار بناتا ہے ۔

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ مِنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى

ترجمہ :۔ اور یہ کہ وہی شعریٰ کا رب ہے ۔ اور یہ کہ اسی نے پہلی قوم عاد کو ہلاک کیا اور
ثمود کو بھی باقی نہ چھوڑا ۔ اور اس سے پہلے قوم نوح کو بھی ۔ بالیقین وہ خود ہی بڑی ظالم اور سرکش
تھی ۔ اور قوم لوط کی بستیوں کو بھی اس نے اٹھا پٹکا ۔ پس ان پر جو چھانا تھا آ چھایا ۔ پس اے
ابن آدم ! تو اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں میں شک کریگا ۔ یہ (پیغمبر) بھی اگلے ڈرانے والے
پیغمبروں میں سے ایک ڈرانے والا ہے ۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ وَاعْبُدُوْا

ترجمہ :۔ آنیوالی (قیامت) آن پہنچی ۔ اللہ کے سوا کوئی اور اوسکو ہٹا نہیں سکتا ۔ کیا تم اس
بات سے تعجب کرتے ہو ۔ اور ہنستے ہو ۔ اور روتے نہیں اور غفلت میں پڑے ہو ۔ اللہ کو سجدہ کرو اور اسی
کی عبادت کرو ۔

تفسیر ۔ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۔ کاشفہ کے [illegible]
اول کاشف البلیۃ یعنی مصیبت قیامت کا ٹالنے والا [illegible]
میں آنیوالی مصیبتوں سے لوگوں کو بچا سکے ۔ دوسرے کاشف بمعنی [illegible]

اللہ کے سوا کوئی نہیں بتا سکتا کہ کب آئیگی۔ فاسجدوا کے سجدہ میں بھی اختلاف ہے بعض نے سجدۂ عبادت مانا ہے۔ اور بعض نے سجدۂ تلاوت۔ واللہ اعلم ✦

تفسیر سورۃ القمر

مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں پچپن ۵۵ آیتیں تین سو بیالیس ۳۴۲ کلمات اور ایکہزار چار سو تئیس ۱۴۲۳ حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ ــــ ○ ــــ ○ ــــ كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ○

ترجمہ:۔ قیامت آئی۔ اور چاند شق ہوگیا۔ اور لوگ اگر کوئی آیت دیکھیں اوس سے اعراض کریں۔ اور کہیں کہ یہ تو ہمیشہ کا جادو ہے ○ اور انہوں نے (رسول کو) جھٹلایا۔ اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی۔ اور ہر ایک کام کا ایک وقت ٹھہرایا ہوا ہے۔

تفسیر۔ اقترب الساعۃ وانشق القمر سورہ نجم کے آخر سے متصل و مربوط ہے۔ جہاں کہا گیا ہے کہ قیامت قریب آلگی ہے۔ چنانچہ وقت آیا۔ اور چاند شق ہوا۔ اور یہ قرب قیامت کی ایک علامت ہے۔ تمام مفسرین و محدثین کا اتفاق ہے کہ چاند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ سے کہ یہی طلب کیا گیا تھا شق ہوا۔ اور گروہا گروہ لوگوں نے دیکھا چنانچہ انس رض سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے آپ سے کہا کہ آپ ہمیں معجزہ دکھائیں کہ ہم ایمان لاسکیں۔ اس پر آپنے اونکو دو مرتبہ شق القمر کا معجزہ دکھایا۔ بخاری و مسلم دونوں نے اس روایت کی تخریج کی ہے۔ ترمذی نے اسی میں اتنی زیادتی کی ہے کہ اسی پر آیات مذکور الصدر تا بہ سحر مستمر نازل ہوئیں۔ ابن مسعود رض سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا یعنی نظر آتا تھا۔ اور ایک پہاڑ کے پیچھے یعنی نگاہ سے اوجھل ہوگیا تھا۔ اور رسول اللہ نے فرمایا کہ تو دیکھ لو۔ مسلم و بخاری دونوں نے ابن عباس سے بھی روایت کی ہے کہ چاند رسول اللہ کے عہد میں شق ہوا۔ نیز ابن عمر سے بھی مروی ہے کہ چاند رسول اللہ کے عہد میں شق ہو کر دو ٹکڑے ہوا۔ یہ دیکھ کر کفار نے کہا۔ محمد نے ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا۔ بعض نے کہا کہ ہم پر جادو کر دیا۔ تو سارے لوگوں پر تو نہ کر دیا ہوگا۔ اس پر انہوں نے آنے جانیوالے سواروں سے پوچھا۔ سبنے تصدیق کی۔ لیکن بعض بدعتی متفلسف اس سے انکار کرتے ہیں۔ کہ چاند شق ہوسکے۔ لیکن یہ عقلاً ممتنع نہیں۔ آخر اللہ کی مخلوق ہے۔ اور اللہ قادر ہے جو چاہے کرے۔ کونسی بات اوس کی

قدرت و اختیار سے باہر ہو سکتی ہے۔ بعض لکھتے ہیں کہ اگر یہ عظیم الشان [illegible]
کے ہر حصہ نے بتواتر اس واقعہ کو بیان کیا ہوتا۔ لیکن یہ عذر عقل [illegible]
کو واقع ہوا۔ جبکہ خلق اللہ عادۃً اپنے گھروں کے اندر اور اکثر سوتی ہوتی ہے [illegible]
ہر جگہ کا افق۔ طلوع و غروب مختلف ہے۔ چاند سب جگہ ایک وقت میں نمودار نہیں ہوتا [illegible]
دنیا اسے دیکھ سکتی۔ وہیں تک دیکھا جا سکتا تھا جہاں تک کے مطلع میں وہ اسوقت موجود تھا
چنانچہ دیکھ لو کہ خسوف کہیں نظر آتا ہے اور کہیں نہیں۔ بلکہ خسوف دیر تک قائم رہتا ہے
معجزہ چشم زدن کیلئے ہوا۔ اور چاند شق ہونیکے بعد پھر بدستور جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔
منکرین معجزہ کہتے ہیں کہ چاند قیامت کے دن شق ہو گا۔ لیکن قطع نظر اس کے کہ یہاں صیغہ ماضی
آیا ہے نہ کہ استقبال۔ اگر بفرض ایسا مان بھی لیں تو سیاق بیان قرآن بے جوڑ ہو جاتا ہے
حالانکہ یہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہیں ہونا چاہیئے۔ غرض جو لوگ معجزہ شق القمر سے انکار کرتے ہیں
وہ گمراہ ہیں۔ اور جو خبر مذکور کو قیامت کے متعلق کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا — یہ آیت دلیل ہے مذکورہ بالا معجزہ عظیم کے وقوع کی کہ ان کا
یہی حال تھا۔ کہ اگر کوئی آیت یا معجزہ ایسا دیکھتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر
دلالت کرتا تو وہ اس سے روگردانی کرتے۔ نہ مانتے۔ اور کہتے کہ یہ تو ہمیشہ کا جادو ہے [illegible]
کرتے چلے آتے ہیں۔ اٰیَۃً سے مراد یہاں یہی معجزہ ہے۔ مُّسْتَمِرٌّ محکم و قوی کے معنی میں بھی
آتا ہے۔ اس صورت میں مطلب آیت کا یہ ہے کہ اور جادو ٹونے تو یونہی سے ہوتے [illegible]
ہوئے اِدھر مٹے۔ لیکن یہ جادو اپنی قوت و اثر کے لحاظ سے مستحکم و قوی ہے۔

یہ جو کچھ بیان کیا گیا تفاسیر اور مفسرین کے بیان کا خلاصہ ہے۔ جو میں نے بالمعنی [illegible]
کر دیا ہے۔ اور یہی اعتقاد عام ہے۔ لیکن باوجودیکہ میں معجزہ و خرق عادت کا قائل [illegible]
معجزات کے امکان کے متعلق جو بحث کر چکا ہوں اوس سے بصراحت معلوم ہوتا ہے [illegible]
میں جو معجزات کثیرہ بیان ہوئے ہیں اون سب پر میرا ایمان ہے۔ اور نہ صرف [illegible]
شق القمر کو بھی مانتا ہوں۔ لیکن قرآن مجید کے مذکورہ بالا آیات سے اس معجزہ کا [illegible]
میں نہیں آتا۔ میں اس معجزہ کو تسلیم کرتا ہوں مگر بربنائے احادیث۔ کیونکہ [illegible]
قرآن مجید میں بکثرت واقع ہوا ہے۔ جیسا کہ جا بجا لکھا جا چکا [illegible]
ماضی کا صیغہ استقبال میں [illegible]

یعنی کہتا ہوں کہ اگر وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا میں لفظ اٰیَۃً انشقاق قمر کیلئے ہوتا تو اس آیت
شرطیہ۔ اور صیغہ مضارع لانا درست نہ ہوتا۔ بلکہ بدوں شرط صیغہ ماضی آیا ہوتا۔ کہ لوگوں
نے قمر کو دیکھا۔ اور اعراض کیا۔ اور کہنے لگے یہ تو جادو ہے۔ حالانکہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ
اگر لوگ اٰیَۃ یعنی معجزہ دیکھیں روگردانی کریں گے۔ اور جادو بتائیں گے۔ چنانچہ اے رسول! تم کو
ان کی محض اتباع ہوا کیوجہ سے جھٹلاتے رہے ہیں۔ اور اچھا۔ جھٹلالیں ہر کام وقت پر موقوف
ہے آخر جھٹلانے کا موقع نہ پائیں گے۔ یا اپنے کیئے کی سزا کو پہنچینگے۔ ان آیات کے متعلق یہ ہے
میرا فہم۔ واللہ اعلم بالصواب فلیہدنا الی الرشاد۔
وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ۔ مفسرین نے اسکی تفسیر میں کئی قول لکھے ہیں۔ اول قول راجح یہ کہ
ہر امر کی ایک حقیقت ہے۔ ایمیں سے جو دنیا میں ہوتا ہے اوسکی حقیقت عنقریب معلوم ہوجائیگی۔ جو
آخرت میں پیش آتا ہے اسکی ظاہر نہ ہوگی تو معلوم ہوجائیگی۔ دوسرے یہ کہ کل امر سے مراد خیر و شر
ہے اور مطلب یہ ہے کہ خیر اور خیر والوں کی جگہ جنت ہوگی۔ اور شر اور شریر لوگوں کی دوزخ۔ تیسرے
مومن و منکر کے اقوال اوسوقت اپنی اپنی جگہ ثابت ہوجائینگے۔ جبکہ ثواب و عذاب سے اپنے اقوال
کی حقیقت معلوم کریں گے۔ چوتھے یہ کہ ہر امر اور ہر بات کی ایک انتہا ہے۔ پانچویں یہ کہ جو مقدر
ہے ضرور بالضرور ہوگا۔ چھٹے یہ کہ انشقاق قمر کے منکرین کے اس قول کا جواب ہے کہ
هٰذَا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ جیسے اور جادو ہمیشہ سے ہوتے آئے ہیں یہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ جیسے
جادو کو قرار نہیں ہوتا۔ اسکو بھی قرار نہ ہوگا۔ اور لوگوں کے دلوں سے بھول بسر جائیگا۔ اس کے جواب
میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارے رسول کا یہ کام بھول بسر جانیوالا نہیں جیسا کہ تم نے خیال کر لیا ہے
بلکہ ہر امر کو ثبات و قرار ہوگا۔ یہانتک کہ حق ظاہر ہو جائے۔
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ ــــ٥ــــ٥ــــ٥ــــ٥ــــ٥ــــ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ
ـــ اور شک نہیں کہ ان کے پاس اتنی خبریں پہنچ چکی ہیں جنمیں کافی تنبیہ تھی۔ اور
کمال دانائی۔ مگر ان کو دھمکیاں بھی فائدہ نہیں دیتیں۔ پس اے پیغمبر تم ان سے روگردانی
کرو جس دن انکو بلانیوالا (فرشتہ) اس چیز کیطرف بلائیگا جس سے یہ انکار کرتے ہیں (عذاب
کی) نگاہ نیچی کئے ہوئے۔ یہ قبروں سے اسطرح نکل پڑیں گے گویا کہ یہ بکھری ہوئی
ٹڈیاں۔ بلانے والے کیطرف دوڑتے چلے جاتے ہونگے۔ اور کافر کہتے ہونگے یہ بڑا سخت دن ہے
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ ــــ الخ۔ انبیاء و رسل کی تکذیب کرنیوالوں۔ اور پھر اپنے انکار

کی سزا کو پہنچنے والوں کی اتنی خبریں ان مشرکین مکہ کو پہنچ چکی ہیں [illegible]
کی باتیں تہیں کہ اگر یہ لوگ ماننے والے ہوتے اور عبرت پکڑنا چاہتے تو [illegible]
حکمت ودانش تو ایک طرف رہی ان کو دھمکیاں بھی فائدہ نہیں دیتیں۔ اسلئے ان [illegible]
ہے۔ جب قیامت آئیگی جس سے انکار کرتے اور عجیب سمجھتے ہیں۔ اور پکارنے والا [illegible]
پھونک کر انہیں پکارے گا۔ اوسدن یہ ذلیل وخوار قبروں سے اٹھکر اوسکی طرف [illegible]
اسی دن یہ قیامت پر ایمان لائینگے اور کہیں گے یہ تو بڑا سخت دن ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ ــــــــــــ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

ترجمہ:۔ ان لوگوں سے پہلے قوم نوح نے بھی رسولوں سے انکار کیا تھا۔ پس ہمارے بندے
نوحؑ کو جھٹلایا۔ اور کہا یہ دیوانہ ہے۔ اور اوسے جھڑکا بھی۔ ناچار وہ اپنے رب کو پکارا کہ میں عاجز ہوں
تو اون سے بدلا لے۔ پس ہم نے آسمان کے دروازے موسلادھار مینہہ سے کھولدیئے۔ اور زمین
سے بھی چشمے جاری کر دیئے۔ پھر اندازہ مقدر پر یہ پانی مل گئے۔ اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں
والی (کشتی) پر سوار کر دیا۔ جو ہماری حفاظت میں بہتی رہی۔ یہ اوسکی طرف سے بدلا لیا گیا جو نہ
ماننے سے لوگوں نے انکار کیا تھا۔ اور ہم نے اس واقعہ کو ایک نشان قدرت (بغرض عبرت) [illegible]
کیا کوئی ہے جو اس سے نصیحت پکڑے؟ پس دیکھا۔ ہمارا عذاب اور دھمکانا کیسا نکلا۔ اور [illegible]
ہم نے قرآن کو نصیحت پکڑنے کیلئے آسان کیا ہے۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت پکڑے؟

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ ــــــــــــ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ [illegible]

ترجمہ:۔ قوم عاد نے بھی جھٹلایا تھا۔ پھر دیکھا بھی کہ ہمارا عذاب اور دھمکی کیسی [illegible]
ایک سخت منحوس دن میں اوس کے اوپر ایک زور کی آندھی بھیجی جو آدمیوں کو [illegible]
تھی جیسے اکھڑے ہوئے کھجوروں کے تنے۔ پس دیکھا ہمارا عذاب اور دھمکانا کیسا [illegible]
بالیقین قرآن کو نصیحت پکڑنے کیلئے آسان کیا ہے۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت پکڑے

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ــــــــــــ كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ

ترجمہ:۔ قوم ثمود نے بھی ڈرانیوالے (رسولوں کو) جھٹلایا۔ اور کہا کیا [illegible]
میں سے ایک آدمی کی پیروی کریں؟ ایسا کریں تو ہم گمراہی وتکلیف میں [illegible]
نصیحت نازل ہوئی؟۔ نہیں بلکہ یہ جھوٹا اور شیخی باز [illegible]
شیخی باز ہے۔ ہم اونکی آزمائش کیلئے ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں [illegible]

Marfat.com

ہیں۔ اور صبر کئے بیٹھے رہو۔ اور ان کو آگاہ کر دو کہ انمیں اور اونٹنی میں پانی بانٹ دیا گیا
ہر ایک اپنی پانی کی باری پر حاضر ہو۔ پھر اونہوں نے اپنے یار کو بلایا۔ پس اوس نے تلوار
سے اوسکی کوچیں کاٹ ڈالیں۔ پھر دیکھا بھی کہ ہمارا عذاب اور دھمکی کیسی ثابت ہوئی۔ ہم نے اونپر
ایک زور کی چیخ بھیجی۔ پس وہ روندی ہوئی باڑہ کے مانند ہو گئے۔ اور بالیقین ہمنے نصیحت
پکڑنے کیلئے قرآن کو آسان کیا ہے۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت پکڑے؟

تفسیر۔ اِنَّآ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ کے یہ معنی ہیں کہ اگر ہم حماقت میں آکر اپنی ہی جماعت
میں سے ایک آدمی کے کہنے پر عمل کرنے لگیں اور اپنی عقل و تمیز سے کام نہ لیں خواہ مخواہ اوس کی
باتوں میں آجائیں۔ تو سمجھو کہ ہم گمراہ ہیں۔ اور از خود تکلیف میں پڑ گئے ہیں۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ـــ ـ ـ ـ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ..... فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

ترجمہ:۔ قوم لوط نے بھی ہمارے عذاب اور دھمکیوں کو جھٹلایا تھا۔ سو ہم نے اونپر کنکر برسائے
لیکن خاندان لوطؑ کو اپنے کرم سے صبح کے وقت تک الگ کر لیا۔ جو ہمارا شکر کرتے ہیں ہم انہیں
ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ اور اوس نے (لوط) انہیں ہماری پکڑ سے ڈرایا تو اونہوں نے ہماری
دھمکیوں میں شک کیا۔ اور اوس سے اوسکے مہمانوں کو پھسلا کر لے نکلنا چاہا۔ پس ہم نے اون کی
آنکھوں کو سپٹ کر دیا۔ (اور کہا) لو ہمارے عذاب اور دھمکیوں کا مزا چکھو۔ اور صبح ہوتے ہوتے انہیں
نہ ٹلنے والے عذاب نے آلیا۔ (اور ہم نے کہا) لو ہمارے عذاب اور دھمکیوں کا مزہ چکھو۔ اور بالیقین ہم
نے قرآن کو نصیحت پکڑنے کیلئے آسان کیا ہے۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت پکڑے؟

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ــــ مُّقْتَدِرٍ

ترجمہ:۔ اور فرعون کے آدمیوں کے پاس بھی دھمکیاں آئیں۔ اونہوں نے ہماری ساری نشانیوں
کو جھٹلایا۔ پس ہم نے بھی اونکو ایسا پکڑا جیسا کہ زبردست قدرت والا پکڑتا ہے۔

ان آیات میں جو قصص و واقعات عبرت و نصیحت کی غرض سے بیان ہوئے ہیں وہ
سابقاً مفصل بیان کی جا چکی ہیں۔ تطویل کلام کے خیال سے اعادہ نہیں کیا جاتا۔

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ ــ ـ ـ ـ ـ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ

ترجمہ:۔ اے مکہ والو کیا تم میں سے جو رسالت سے انکار کرتے ہیں۔ ان قوموں سے بھی بڑھ کر ہیں یا
تمہارے لئے تحریروں میں بریت لکھی ہوئی ہے۔ یا یہ لوگ کہتے سمجھتے ہیں کہ ہم زبردست جماعت
ہیں۔ عنقریب ان کی جمعیت ٹوٹ جائیگی۔ اور یہ پیٹھ پھیر دیں گے۔ بلکہ ان کے وعدہ کا وقت تو

Marfat.com

قیامت ہے - اور قیامت نہایت سخت و تلخ ہے۔

اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ وقف لازم

ترجمہ: - بالیقین گنہ گار گمراہ ہیں - اور دوزخ میں جائیں گے - جسدن کہ منہ کے بل
ہیں گھسیٹے جائینگے (اور کہا جائیگا) لو - اب دوزخ کی آنچ کا مزہ چکھو - ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ کے
موافق پیدا کیا ہے - اور ہمارا حکم بس ایک کلمہ کہنا ہے - جیسے پلک جھپک جائے -

تفسیر - انّ المجرمین فی ضلٰل وّسعر کے دو معنی ہو سکتے ہیں - اول یہ کہ گناہگار قیامت
کے دن راہ جنت سے بھٹکے ہوئے اور دوزخ میں گرفتار ہونگے - دوسرے یہ کہ وہ دنیا میں گمراہ
ہیں - اور آخرت میں دوزخ میں جائینگے - اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ یعنی ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ
کے موافق پیدا کیا ہے - جب اوسکا وقت آتا ہے وہ موجود ہو جاتی ہے - یا جیسا اندازہ ہوتا ہے
ویسی ہی ہو جاتی ہے - یا یہ کہ ہر چیز کے لئے مقدرات مقرر کر دیئے ہیں جو لوح میں …
چنانچہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ
تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کے مقدرات لکھ
تھے - طاؤس اور ابن عبد اللہ سے بھی روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کل شیءٍ بقدرٍ …
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اوس وقت تک
مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ چار باتوں کی شہادت نہ دے - اور اون پر ایمان نہ لائے - اول یہ کہ
اللہ تعالیٰ معبود وحدہ لا شریک ہے - دوسرے یہ کہ میں اوسکا بھیجا ہوا رسول ہوں - تیسرے
اور موت کے بعد زندہ ہونا حق ہے - چوتھے یہ کہ قدر پر ایمان لائے - لیکن فرقہ قدریہ …
انتساب سے بھی انکار کرتا ہے - اور اہل حق کو اسی نام سے یاد کرتا ہے - کہتا ہے …
لیکن اہل حق بالقدر خیرہ وشرہ پر ایمان رکھتے ہیں - اور رکھتے آئے ہیں - خطابی …
کہ قضا و قدر کے معنی لوگ عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ بندے اپنے افعال و کردار میں اللہ تعالیٰ کی
مقدرات پر مجبور ہیں - یعنی جو کچھ وہ کرتے ہیں بجبر کرتے ہیں - نہ کہ باختیار - لیکن …
حقیقت یہ نہیں جو انہوں نے سمجھ رکھی ہے - بلکہ قدر سے اللہ تعالیٰ …
کی خبر دی ہے جو اوسے بندوں کے اون اقوال و افعال کے متعلق …
فوقتاً اوسکے اندازہ کے موافق صادر و سرزد ہونگے - شیخ محی الدین …
ہے - چنانچہ لکھا ہے کہ اہل حق کا مذہب …

Marfat.com

انسان کی [illegible]

[illegible]

سکتے [illegible] ہیں [illegible]

بجائے [illegible] ہیں۔ اور [illegible]

لے بھاگتا ہے۔ [illegible]

اور [illegible]

[illegible] کو [illegible]

پہنچنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن درحقیقت [illegible]

سے عدم شے لازم نہیں آتا ہے جیسا کہ عدم احساس سے عدم [illegible]

عدم علم یا عدم احساس سے عدم شے کا قائل ہوتا ہے [illegible]

نہیں۔ تو اور کیا ہے ہاں یہ درست ہے کہ انسان کی حقیقت [illegible]

لیکن ایسی اکثر چیزیں ہیں جن کی حقیقت وہ بھی معلوم نہیں کر [illegible]

اور ہم ہر چیز میں کوئی نہ کوئی خاصیت بلکہ خاصیتیں ہوتی ہیں [illegible]

انکار [illegible] ہے [illegible] شیطان [illegible]

اور جواہر کو [illegible]

قریب [illegible] ہو جائے [illegible]

[illegible] ہے کہ بعض عناصر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] من طین [illegible]

بہ زیادہ طاقتور ہیں [illegible] چیزیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

...ہیں اللہ تعالیٰ نے جمیع اشیاء کی نسبت یہ اندازہ مقدر فرمادیا تھا
...فلاں اشیاء فلاں فلاں اوقات وصفات مخصوصہ کے ساتھ عالم شہود میں
...ظہور میں آئینگی۔ پس وہ اسی اندازہ کے موافق واقع ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن قدریے
...انکار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قدر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اوسکا علم قدیم ہے
بلکہ حادث ومستانف ہے۔ جب بندے اپنے ارادے اور اختیار سے کوئی کام کرتے ہیں
اوس وقت اوسکا علم اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے۔ لیکن اونکا یہ اعتقاد باطل ہے۔ مذہب حق
یہ ہے کہ قدر اللہ کی طرف سے ہے۔ اور بندہ کاسب اعمال ہے۔ نہ خالق اعمال۔
وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ۔ یعنی حکم الٰہی کے لئے تاکید وتکرار کی ضرورت نہیں۔
جو حکم ہم دیتے ہیں پلک جھپکانے سے جلد تر وقوع میں آجاتا ہے۔ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَاعَكُمْ
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔ یعنی تم جیسی کفر وانکار پر انکار کرنیوالی قوموں کو ہم ہلاک کر چلے کیا کوئی
اون کے حال سے عبرت پکڑنے والا ہے کہ ہلاکت سے محفوظ رہے۔ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ
فِي الزُّبُرِ۔ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ۔ جو کچھ لوگوں نے نیک بد کیا وہ سب نامہ اعمال یا
لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ اخیر میں اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کے نیک انجام کو ظاہر
فرماتا ہے۔ کہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ۔ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔
یعنی جو لوگ ایمان لانیوالے ہیں وہ آخرت میں باغوں میں بڑے عیش آرام کر رہے ہونگے۔
نہروں کے کنارہ رہتے ہونگے۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ وہ اس بہترین جگہ میں اپنے پروردگار
بادشاہوں کے بادشاہ قدرت واختیار والے کے پاس ہونگے۔ اس سے بڑھکر اور کیا سعادت ہوسکتی ہے۔

تفسیر سورہ الرحمٰن

...میں نازل ہوئی۔ مگر ابن عباس کے ایک قول سے ثابت ہوتا ہے کہ مدینہ میں اتری۔ اور اسمیں چھہتر آئتیں۔ تین سو
اکیاون کلمات اور ایک ہزار چھہ سو ۳۳ حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

...عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
... خدائے رحمان نے قرآن پڑھایا۔ اوسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اوسکو بولنا سکھایا
... ایک قاعدے اور حساب کے موافق ہیں۔ اور یہ جھاڑیاں اور درخت دونوں اوسکو

سجدہ کرتے ہیں۔ اور آسمانوں کو اوس نے بلند کیا۔ یا اونچا [illegible]
نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ وزن کو قائم رکھو۔ اور تول میں کمی نہ کرو [illegible]
لئے زمین کو بچھایا۔ کہ اوسمیں میوے اور گھلوں والے کھجور کے درخت ہیں
دانے اور خوشبودار پھول ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے [illegible]

تفسیر۔ اس تمام سورۃ میں اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ نے اپنی گوناگوں [illegible]
فرماکر جو اوس نے بنی آدم کو عطا فرمائی ہیں۔ یا اپنی بعض آیات قدرت بیان کرکے آدمی کو [illegible]
و ملامت کی ہے۔ اور اس فراموش کار کو یاد دلا دلا کر پوچھا ہے کہ کیا تو ہماری ان نعمتوں [illegible]
اور کرسکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کے ہر ہر یہ احسان اور تو اسی سے انکار کرتا ہے اگر زبان سے
نہیں تو عملاً تیری زندگی یہی کہتی ہے کہ تو ہماری نعمتوں کا منکر ہے ہوش میں آ۔ ہمارے [illegible]
واحسانات کو یاد کر۔ کب تک دنیا اور دنیا کے دھوکے پر بھولا رہیگا۔ آخر یہ سب فنا ہو جائیگا
تجھے ہمارے حضور میں آنا ہے۔ تیرے لئے دوزخ و جنت دونوں تیار ہیں۔ یہ ہماری رحمت
کہ تجھے راہ راست بتاتے ہیں۔ اپنے رسول کے ذریعہ ہدایت کرتے ہیں۔ قرآن کی تعلیم دیتے ہیں
تو ناشکر گزاری سے باز آئے۔ عقل و تمیز سے کام لے تو تجھے معلوم ہوگا کہ ہمارا یہ احسان [illegible]
احسان ہے۔ اگر ہمارے اس احسان سے انکار پر مصر ہے تو اور احسانوں سے کیونکر انکار کریگا [illegible]
مگر نہیں۔ تو ہمارے تمام احسانات سے انکار بھی نہیں کرتا۔ اور نہیں کرسکتا۔ دیکھ سن ہم نے [illegible]
احسان کئے۔ اور تیرے شکر و کفر کیلئے کیا کچھ سرانجام کر رکھا۔

الرحمٰن علم القرآن۔ کہا گیا ہے کہ جب قرآن مجید میں اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ [illegible]
تو کفار مکہ نے کہا کہ یہ رحمان کیا ہے۔ ہم تو جانتے نہیں۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی [illegible]
جسکے جاننے سے تم انکار کرتے ہو۔ وہی اللہ ہے جسنے اپنے رسول کو قرآن سکھلایا ہے [illegible]
بلکہ اوسی نے انسان کو پیدا کیا۔ گویائی عطا کی۔

تخلیق اور عطائے بیان اگرچہ دونوں بڑی زبردست نعمتیں ہیں لیکن [illegible]
ہدایت ہے سب سے بڑی نعمت ہے۔ اور اسی کے ماننے سے کفار کو انکار تھا [illegible]
نے بوجہ اہتمام قرآن کا سب سے پہلے ذکر فرمایا۔ یہ بھی مروی ہے کہ [illegible]
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کلام جسے وحی (قرآن) کہتا ہے [illegible]
سکھے آتا ہے۔ اسکا اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ الرحمٰن [illegible]

Marfat.com

چلایا کر تم خیال کرتے ہو۔ اور کہ اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اوسی نے تم سبکو پیدا کیا ہے
اور مخلوق کے خلاف تمکو بیان و گویائی سکھائی ہے۔ تمکو اسکا کیا استحقاق تھا کہ عدم
سے وجود میں آؤ۔ اور صاحب نطق و بیان بنو۔ جس نے تمکو ایسا بنایا۔ اوسی نے محمدؐ کو اپنا رسول
بنایا ہے۔ اور اپنے کلام کی تعلیم دی ہے۔

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔ بیان کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بیان سے مراد اسماء
ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سکھائے تھے۔ حیث قال وعلم آدم الاسماء
کلہا۔ بعض نے کہا کہ بیان سے لغات مراد ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ مراد وہ نطق ہے جسکی
وجہ سے انسان عام حیوانات سے ممتاز ہوتا ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ یا اس
سے زیادہ جو اختلاف ہے وہ محض اختلاف لفظی ہے۔ مفہوم بہرحال وہ تعلیم خاص ہے جو
اللہ تعالیٰ نے صرف انسان کو دی ہے۔ اسی لئے از روئے اہتمام خلقت کیساتھ اوسکا ذکر کیا ہے۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ۔ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ معنی آیات کے یہ ہیں کہ چاند
اور سورج دونوں حساب کی موافق چلتے ہیں۔ اندازہ مقدر اور منازل مقررہ سے تجاوز نہیں کرتے
اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ معنی آیات کے یہ ہیں کہ وقت اور زمانہ کا حساب چاند اور
سورج سے ہوتا ہے۔ اگر سورج اور چاند۔ دن اور رات نہ ہوتے کوئی حساب ہی وقت کا نہ
کر سکتا۔ لیکن درحقیقتہ یہ معنی کوئی جداگانہ معنی نہیں ہیں۔ بلکہ پہلے معنی اس مفہوم میں
شامل ہیں۔ بعض نے حسبان کے معنی آسمان بھی بیان کئے ہیں۔ بہرحال چاند اور سورج آسمان
پر گردش کرتے نظر آتے ہیں۔ اور گردش بھی ایک خاص اصول و حساب کے موافق کرتے ہیں
اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اوقات کا حساب لگایا جاتا ہے۔ یکرنگی قائم رہنے سے جو مضلہ دلال
پیدا ہو سکتا تھا۔ وہ بھی اس اندازہ کی گردش کیوجہ سے نہیں ہوتا۔ وقتوں کا حساب ہو جانیکی
وجہ سے جو انسانی کام تعین وقت سے وابستہ ہیں۔ مثلاً خاص خاص چیزوں کا خاص خاص
وقت ہونا وغیرہ وہ بھی سب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور آدمی زندگی بسر کرنیکے قابل ہو گیا ہے
اگر یہ انتظام نہ ہوتا تو محض انسان کا پیدا کر دینا اوس کیلئے سود مند نہ ہوتا۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ نے
آسمان و زمین میں ایک ذرہ بھی رائگان و بے سود نہیں بنایا۔ لیکن چونکہ سماویات میں چاند
سورج عظیم الاثر اور کثیر الفوائد ہستیاں ہیں اسلئے یہاں مقام اہتمام میں ان کا ذکر خصوصیت
سے فرمایا۔ اصل آیت کے الفاظ نہ چاند اور سورج کی گردش پر دلالت کرتے ہیں۔ اور نہ

Marfat.com

عدمِ گردش پر۔ ان کا مفہوم صرف یہی ہے کہ چاند اور سورج [illegible]
اس حساب کو اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں کیا کیونکہ [illegible]
سمجھ سکتا تھا۔ چنانچہ سمجھا اور سمجھ رہا ہے حقیقت واضح ہے۔ [illegible]
ہوا۔ یا ہے۔ تو یہ انسان ہی کی کوتاہی یا کسی استدلالی غلطی [illegible]
انکار ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ چاند سورج حساب کے مطابق [illegible]
زیرِ بحث کا مفہوم صرف اتنا ہی ہے اور بس۔

وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ۔ نجم ستاروں کو کہتے ہیں اور اس بوٹی کو بھی [illegible]
تنا نہ ہو۔ جیسے علم گھانس پات۔ چونکہ آیہ سابق میں دو سماوی چیزوں کا ذکر ہوا [illegible]
آیت میں دو ارضی چیزیں بیان ہونا زیادہ مناسب ہوا اسلئے نجم کے معنی بوٹی [illegible]
مطلب یہ ہے کہ یہی نہیں کہ آسمان ہی پر چاند اور سورج حساب کے موافق طلوع و غروب [illegible]
نظر آتے ہیں۔ بلکہ زمین کی نباتات بھی او سب ہی تابع فرمان ہے۔ وہی جیسا چاہتا ہے [illegible]
ہیں۔ جیسے بڑھاتا ہے بڑھتی ہے جس حال میں رہنے کا حکم ہے رہتی ہے۔ چونکہ سجدہ [illegible]
عجز و اطاعت ہے۔ اس لئے نباتات کے تابع فرمان ہونے کو سجدہ سے تعبیر کیا ہے۔ بعض [illegible]
نے نباتات کے سایہ ڈالنے کو نباتات کا سجدہ کہا ہے۔ لیکن یہ ایک قسم کا تکلف [illegible]
ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ۔ آسمان کو زمین سے بلند بنایا۔ یہ محض [illegible]
ہی نہیں بلکہ انعامِ الٰہی بھی ہے۔ اگر سورج اتنی بلندی پر نہ ہوتا تو زمین تپ [illegible]
جل جاتی۔ حیوان و انسان کوئی زندہ نہ رہ سکتا۔ زمین میں میزان کی بنیاد ڈالی [illegible]
مساوات جو ذریعہ نظام ہے۔ قائم ہو سکے۔ اگر میزان نہ ہوتی تو [illegible]
ناممکن ہو جاتی۔ اور دنیا کے سارے کاروبار درہم برہم ہو جاتے۔ [illegible]
وزن یعنی ترازو ہی مراد نہیں بلکہ جو کچھ بھی عدل و مساوات اور تقسیم [illegible]
سب داخل میزان ہو گا۔ چونکہ یہ کام میزان وزن سے بہت [illegible] ہوتا ہے [illegible]
عدل کو میزان سے تعبیر کر لیا گیا ہے۔ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ [illegible]
تجاوز نہ کرو۔ کمی کی طرف۔ نہ زیادتی کی جانب [illegible]
الْمِيزَانَ بلکہ وزن عدل اور [illegible]

[ترازو میں] کمی [بیشی] نہ کرو۔ نہ کسی کو خسارہ میں ڈالو۔ نہ خود خسارہ میں پڑو۔ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ
[ہو] سکتا ہے کہ میزان سے میزانِ حقیقی یعنی ترازو ہی مراد ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ علم لازمی
[یعنی] عدل مراد لیے جائیں۔ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ۔ انام کہتے ہیں ہر ایک چلنے والی
[مخلو]ق کو۔ بعض کے نزدیک جن و انس انام ہیں۔ وَضَعَهَا کے معنی ہیں پست کیا۔ یعنی
[سماو]ات کے مقابلہ میں پست بنایا۔ تاکہ حیوان و انسان اسپر رہ سکیں۔ اور چونکہ وہ خورش
کے محتاج تھے۔ بغیر اوسکے نہ رہ سکتے تھے اسلئے زمین پر اونکی خورش مہیا کی۔ چنانچہ اوسمیں طرح
[طرح] کے پھل پھلاریں۔ کھجور اور چھوارے ہیں۔ بھوسی اور غلاف دار دانے ہیں۔ جو کھانے
کے کام آتے ہیں۔ اور انہیں پر اکتفا نہیں کیا تاکہ خوشبودار پھول بھی پیدا کیئے۔ تاکہ جب آدمی
پھلوں اور غلوں سے پیٹ بھرے تو پھولوں کی خوشبو سے فرحت حاصل کرے۔

بعض مفسرین کہتے ہیں ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ دونوں حب کی صفت ہیں یعنی
اصل یوں ہے وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ۔ اسحالت میں عصف کی معنی وہی بھوسی
یا غلاف ہونگے۔ جو کھانے پینے کے کام کا نہیں ہوتا۔ اور ریحان سے دانہ کا وہ حصہ مراد ہوگا
جو غذا بنتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں لفظ ریحان رزق کیلئے آیا ہے جیسا کہ ابن عباسؓ سے منقول ہے۔
جب اللہ تعالیٰ چند در چند انعامات عظیمہ بیان فرما چکا تو فرمایا فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
یعنی اے لوگو۔ بتاؤ تم ہماری ان نعمتوں میں سے کونسی نعمت کا انکار کرتے اور کرسکتے ہو۔ یعنی
حقیقۃً کسی ایک نعمت کا انکار نہیں کرسکتے۔ یہ تمہاری نری ہٹ دھرمی ہے کہ تم ہمارے
[ا]ن انعامات کو خیال میں نہیں لاتے۔ اور شکر و ایمان کی جگہ کفر پر اصرار کیئے جاتے ہو۔ اور غور
[نہ]یں کرتے کہ کیا کر رہے ہو۔

آیت میں یہ بات بحث طلب ہے۔ تکذبن کا خطاب کن دو کی طرف ہے۔ اسمیں متعدد قول
[مف]سرین نے بیان کئے ہیں۔ اور عموماً تمام مربوط ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ تکذبن کا خطاب
[ا]ن جن و انس کیطرف ہے۔ کہ انام کے مفہوم میں یہی دونوں شامل ہیں۔ نیز ثقلان کا مذکور
[ب]ھی آتا ہے۔ دوسرے یہ کہ زن و مرد دو فریق انسانی مراد ہیں۔ کہ دونو ہی ناشکر گذاری
[کر]تے ہیں۔ اور اوسوقت تھے۔ تیسرے یہ کہ تکذبن کا تثنیہ تاکید لفظی کے قائمقام
[ہے۔ یعنی] فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تُكَذِّبُ دو دفعہ نہ کہا۔ ایک دفعہ تکذبن بصورت تثنیہ کہدیا۔
[اسی] تاکید۔ اسی تاکیت کو اس سورہ میں بار بار دھرایا بھی ہے۔ یہانتک کہ ۳۱ دفعہ آتی ہے

اس سے بھی وہی تاکید معنی مقصود ہے بافراط [illegible]
یا شکر سے کہے۔ کیا تجھے اس سے انکار ہے کہ تو پہلے ناچیز [illegible]
تجھے پالا پرورش کیا۔ کیا تجھے اس سے انکار ہے کہ تو ننگا تھا میں نے [illegible]
اس سے انکار ہے کہ تو بھوکا تھا میں نے سیر چشم بنایا۔ کیا تجھے انکار ہے کہ [illegible]
تھا میں نے تجھے پڑھایا لکھایا۔ مہذب بنایا وغیرہ۔ اگرچہ تاکید کا یہ اسلوب [illegible]
پایا جاتا ہے لیکن عربی زبان میں بالخصوص ہے اور نہایت شیریں علوم ہوتا ہے [illegible]
مجید کی اس سورۃ میں ہے۔ جسکی خوبی و شیرینی محتاج بیان نہیں۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ ــ ○ ــ ○ ــ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا [illegible]

ترجمہ: اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ اور جنوں کو آگ [illegible]
نری لپٹ سے ○ پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ [illegible]
دونوں مشرقوں کا رب ہے اور دونوں مغربوں کا۔ پس تم اوسکی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ [illegible]

تفسیر۔ جاڑے اور گرمی میں آفتاب دو جدا جدا مطلع سے نکلتا ہے اور الگ الگ [illegible]
آتا ہے۔ یعنی جاڑے میں مطلع آفتاب اور ہوتا ہے۔ اور گرمی میں اور۔ اسی طرح [illegible]
انہیں کو مشرقین اور مغربین سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مراد بہرحال کل عالم ہے۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ــ ○ ــ ○ ــ ○ ــ ○ ــ ○ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا [illegible]

ترجمہ: اوسی نے میٹھے اور کھاری دو سمندر چھوڑے جو باہم ملتے ہیں [illegible]
درمیان ایک پردہ ہے کہ باہم ایک دوسرے پر نہیں بہتا۔ پس (اے جن و انس) تم [illegible]
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں [illegible]
تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اور سمندر میں پہاڑوں کی طرح [illegible]
کے ہیں۔ پس تم اسکی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ہر چیز فنا ہونے والی [illegible]
صرف تیرے عظمت اور بزرگی والے پروردگار کی ایک ذات باقی رہنے والی [illegible]
جن و انس) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○

تفسیر۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ... المرج اختلاط پانی کا [illegible]
مائع و سائل سے ملجاتا ہے الا ماشاء اللہ۔ جیسے [illegible]
لیکن خدا کی شان ہے کہ میٹھے اور کھاری [illegible]

مگر ایک دوسرے سے نہیں ملتیں۔ بظاہر ان میں کوئی حاجب اور پردہ نظر نہیں آتا لیکن خدا کا ان میں پردہ ہوتا ہے۔ جو میٹھے پانی کو کھاری سے اور کھاری کو میٹھے سے نہیں ملنے دیتا۔ اور باوجودیکہ دونوں پانیوں کی طبعیتیں الگ الگ ہیں۔ مگر دونوں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

ترجمہ: آسمانوں اور زمین میں جو ہے اوسی کا سوالی ہے۔ اور وہ ہر روز ایک نئی شان میں ہے۔ پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

تفسیر: كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مقدرات ازلیہ علمیہ کو روز ان کے وقت پر کتم عدم سے عرصہ ظہور میں لاتا رہتا ہے۔ کسی دن اور کسی وقت معطل و بیکار نہیں۔ جیسے کہ فلاسفر کہتے ہیں۔ اور یہود کا اعتقاد ہے۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ ـــ ۝ ـــ ۝ ـــ ۝ ـــ ۝ ـــ ۝ ـــ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

ترجمہ: (اے جن و انس) عنقریب ہم اپنے وعدہ وعید تم سے پورے کریں گے۔ پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اے گروہ جن و انسان! اگر تم قدرت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے کہیں دور باہر نکل جاؤ۔ تو نکل جاؤ۔ ہاں تم بغیر طاقت کے نہیں نکل سکتے۔ پھر تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ تمہارے اوپر آگ کی لپیٹ اور گھلایا ہوا تانبا چھوڑا جائیگا۔ اور تمہارا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔ پس (اے جن و انس) تم اللہ کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ آیات کا مطلب صاف ہے۔

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ ـــ ۝ ـــ ۝ ـــ ۝ ـــ ۝ ـــ ۝ ـــ بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

ترجمہ: پھر جب آسمان پھٹے گا۔ تو وہ تیل کی طرح گلابی ہوگا۔ پس (اے جن و انس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ پس جب ایسا ہوگا تو نہ انسان سے اس کے گناہ کی بابت سوال کیا جائیگا نہ جنوں سے۔ پس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔ اسدن مجرم اپنی صورتوں سے پہچان لئے جائیں گے۔ اور اُن کے پٹھے اور پاؤں پکڑ کر انہیں گھسیٹا جائیگا۔ پس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔ کہا جائیگا۔ یہ رہا وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے ہیں۔ وہ پھر اوس جہنم میں اور کھولتے ہوئے پانی میں پھریں گے۔ پس (اے جن و انس) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ ـــ ۝ ـــ ۝ ـــ ۝ ـــ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

Marfat.com

ترجمہ:- اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لیے دو
باغ ہیں۔ پس (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے
وہ باغ جو شاخوں سے لدے یعنی ہرے بھرے ہونگے۔ پس (اے جن و انس) ...
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان باغوں میں دو چشمے جاری ہونگے۔ پس (اے جن و
انس!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان باغوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں
پس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ وہ خود تکیے لگائے ایسے فرشوں پر
بیٹھے ہوئے ہونگے جنکے استر مخمل کے ہونگے۔ اور وہ وہیں سے پاس بیٹھے بیٹھے دونوں
باغوں کے پھل توڑتے ہونگے۔ پس (اے جن و انس!) تم اللہ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

تفسیر:- مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ وہ نعمتہائے عظیمہ بیان فرماتے ہیں جو پروردگار سے
ڈرنے۔ منہیات سے بچنے والوں یعنی متقیوں کو عنایت ہونگے۔ اور دنیا کی تمام نعمتوں سے
بالا اور بہت بالاتر ہونگے۔ باغ دنیا میں بڑی نعمت ہے۔ وہاں ایک جیسے دو باغ بھی ...
پھر خراب خستہ۔ لنڈ منڈ نہیں بلکہ شاخوں اور پھلوں سے لدے پھندے۔ دنیا میں ...
باغ کو اپنے باغ کی آبیاری و سیرابی کا فکر ہوتا ہے۔ وہاں ہر باغ میں ایک نہر جاری ہوگی
اور درخت درخت کو سیراب کرتی پھرتی ہوگی۔ خود وہ تکیے لگائے ایسے نرم بچھونوں
پر بیٹھے ہونگے جن کے استر بھی مخمل کے ہونگے۔ ابروں کا کیا ذکر ہے۔ اس ...
پھرنے اور محنت و مشقت کے بغیر جہاں ہونگے وہیں ان باغوں کے ایک ...
اسقدر قریب ہونگے کہ جسے جی چاہیگا توڑ لیں گے اور کھائیں گے۔

فِيهِنَّ قَٰصِرَٰتُ ٱلطَّرْفِ ۔۔۔۔۔۔ إِلَّا ٱلْإِحْسَٰنُ ۝ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ ...

ترجمہ:- انہیں نیچی نگاہ والیاں ہونگی جنکو ان سے پہلے کسی انسان ... نے
پس (اے جن وانس!) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ...
میں یاقوت اور مرجان ہیں۔ پس (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کون کونسی ...
گے۔ کیا بھلائی کا بدلہ بھلائی کے سوا اور کچھ ہوسکتا ہے۔ پس (اے جن وانس!) تم اپنے
پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

تفسیر:- قٰصِرٰتُ الطَّرف سے مراد ہیں ...
اٹھا کر بھی ادھر ادھر نہ دیکھتی ہونگی ...

Marfat.com

[illegible] ہونگی کہ انہیں کوئی چیز ان سے اچھی نظر نہ آتی ہوگی - ایسی بیویاں جسقدر [illegible] کی مسرت و خوشی کا موجب ہوتی اور ہو سکتی ہیں - محتاج بیان نہیں - اسی لیے ان کو نعمائے عظیمہ میں شمار کیا گیا ہے -

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝ ـــ ۝ ـــ ۝ ـــ ۝ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

ترجمہ - ان دونوں باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہونگے - پس اے جن و انس تم اپنے رب کی نعمتوں کو کہاں تک جھٹلاؤ گے - یہ دونوں باغ انتہائے سرسبزی سے سیاہی مائل ہونگے - پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے - ان دونوں باغوں میں دو ابلتے ہوئے چشمے جاری ہوں گے - پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے - ان دونوں باغوں میں میوے ہونگے - اور کھجور اور انار بھی - پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے - ان باغوں میں نیک خوبصورت عورتیں بھی ہونگی - پس اے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے - جو سیاہ چشم ہونگی - خیموں میں بیٹھی رہنے والیاں - پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے - جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا - نہ جن نے - پس اے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے - وہ جو ان باغوں میں سبز قالینوں اور عمدہ عمدہ گدوں پر بیٹھے ہونگے - پس اے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے - اے پیغمبر تیرے پروردگار کا نام برکت والا ہے - اور وہ بزرگ اور احسان کرنے والا ہے -

تفسیر - اس سورہ میں اللہ تعالےٰ نے پہلے اپنے وہ انعام گنوائے - جو اس نے جن و انس کو دنیا میں عطا فرمائے ہیں لیکن چونکہ وہ تمام انعامات باوجود اپنی عظمت کے فنا ہونے والے ہیں - انکے ذکر کے بعد ارشاد فرمایا - کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام - پھر جن و انس کے کفران نعمت کا ذکر فرما کر آخرت کی نقمت و نعمت کا ذکر کیا - جو آج دنیا میں ہماری نعمتوں کا انکار کرتے ہیں - اور ایمان و اتقا کی طرف رجوع نہیں کرتے وہ آخرت میں گرفتار عذاب ہونگے - مگر جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں - اور [illegible] ہیں - کہ ایک دن ہم نے مالک الملک کے سامنے کھڑے ہو کر حساب دینا ہے [illegible] نیکی کرتے اور بدی سے بچتے ہیں - وہ آخرت میں ہمارے انعام سے مالا مال ہونگے

Marfat.com

من مانگی مرادیں پائیں گے۔ ۔۔۔
انعامات دائمی اور برقرار رہنے والے ہونگے ۔۔۔
مبارک ذی الجلال والاکرام

تفسیر سورہ واقعہ

مکہ میں نازل ہوئی۔ ۔۔۔ آیتیں ہیں ۔۔۔
بغوی نے عبداللہ ابن مسعود کی سند سے ۔۔۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا۔ کہ جو کوئی سورہ واقعہ کو ہر شب ایک بار پڑھتا ہے۔ اسے کبھی فاقہ کی مصیبت
نہ اٹھانی پڑے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اذا وقعة الواقعه۔ ۔۔۔

ترجمہ۔ جب قیامت آئے جس کا آنا کوئی جھوٹا قصہ نہیں ہے۔ ۔۔۔
ہوگی۔ (اور) جب کہ زمین زور سے ہلنے لگے۔ اور پہاڑ ۔۔۔
پھر غبار بن کر اڑنے لگیں۔ تم لوگ تین جماعتوں میں منقسم ہو جاؤ گے۔ ایک ۔۔۔
ان داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا اور (دوسرے) بائیں ہاتھ والے ۔۔۔
یہ بائیں ہاتھ والے۔ اور (تیسرے) اگلے کے آگے ہی ۔۔۔
والے ہیں۔ (غرض) نعمت و آرام کی جنتوں میں بہت سے اگلے ہونگے۔ ۔۔۔
پچھلے۔ جو جڑاؤ تختوں پر تکیے لگائے ایک دوسرے کے آمنے سامنے ۔۔۔
اور ان کے پاس ہمیشہ ایک حالت پر رہنے والے ۔۔۔
رواں ۔۔۔ کے گلاس لاتے لیجاتے ہونگے۔ جن کے پینے سے نہ ان کو ۔۔۔
مدہوش ہونگے۔ نیز وہ میوے بھی جنہیں وہ ۔۔۔
ان کا جی چاہے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں بھی ۔۔۔
موتی ہوں۔ یہ سب بدلا ہوگا ان کا ۔۔۔
کوئی لغو بات سنیں گے ۔۔۔
سلام ۔۔۔

... جب ... منکر ہیں مگر یہ کہ ہمنے اپنے فضل سے رکھی ہر کتاب بھی
... ہی باز آجائیں ۔ مگر باز آتے نظر نہیں آتے ۔ تم تو انکی حالت پر تعجب کرتے ہو
... ایمان نہیں لاتے ۔ اور انکی حالت یہ ہے کہ یہ تم پر ہنستے ہیں نصیحت کی
... نہیں کرتے آیت قدرت دیکھتے ہیں ۔ تو چاہیے وہ دل میں نیچے اتر ہی
... ہنسی میں اڑاتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں ۔ اِنْ هٰذَآ اِلَّا
سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَآؤُنَا
الْاَوَّلُوْنَ ۝ یہ تو کھلا جادو ہیں ۔ کیا جب ہم مر گئے ۔ اور مٹی اور ہڈیاں ہو کر
کیا ہم پھر اٹھا کھڑے کئے جائیں گے ۔ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ۔
قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝۱۸ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ
یَنْظُرُوْنَ ۝۱۹ وَقَالُوْا یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝۲۰ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ
ع ۲۱ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۲۱ اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ
وَمَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۝۲۲ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ۝۲۳
وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝۲۴ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝۲۵ بَلْ هُمُ
الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝۲۶ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۲۷
قَالُوْا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ ۝۲۸ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِیْنَ ۝۲۹ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِیْنَ ۝۳۰
فَحَقَّ عَلَیْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝۳۱ فَاَغْوَیْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِیْنَ ۝۳۲
فَاِنَّهُمْ یَوْمَئِذٍ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝۳۳ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ
بِالْمُجْرِمِیْنَ ۝۳۴ اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۳۵
وَیَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝۳۶ بَلْ جَآءَ
بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝۳۷ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ ۝۳۸
وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۳۹ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ۝۴۰
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝۴۱ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝۴۲
فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝۴۳ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝۴۴ یُطَافُ
عَلَیْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۝۴۵ بَیْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۝۴۶ لَا فِیْهَا

... سورہ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے جیسے اپنے انعامات عظیمہ اور جن و انس کی ناشکرگذاری کا بیان فرمانے کے بعد جن و انس کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک وہ جو اللہ پر ایمان رکھنے اور اس کے سامنے کھڑے ہونے کے دن سے ڈرنے اور نیک کام کرنے والے تھے دوسرے منکر و سرکش۔ جنکو قیامت ہی کا یقین نہ تھا۔ اس لئے سورہ واقعہ میں پہلے قیامت کا یقینی وقوع بیان فرمایا۔ اور پھر بندوں کے نیک حصے اور ان کے کاموں کے اچھے برے بدلے ذکر کیا۔ انہیں تینوں یعنی خاص خاص الخاص۔ اور منکر بدکار کے انجام اور وقوع انجام کے ثبوت پر سورت کو ختم فرمایا۔ جیسے اچھوں میں خاص اور خاص الخاص کا امتیاز ہے۔ بروں میں بھی فرق مراتب ہوگا۔ لیکن چونکہ اس کا بیان مہتم بالشان نہ تھا۔ ترک کر دیا گیا عام مضامین سورت میں خصوصاً اثبات قیامت کے باب میں وہی ہیں۔ جو سابقاً مفصل بیان ہو چکے ہیں۔ اس لئے میں یہاں صرف خاص خاص باتوں ہی کی تفسیر پر اکتفا کروں گا۔

خافضۃ رافعۃ کے معنی عموماً مفسرین نے یہ بیان کئے ہیں۔ کہ دنیا میں جو لوگ رفیع المرتبہ تھے۔ انہیں قیامت کا دن پست کر دے گا۔ اور جو پست تھے۔ انہیں بلند لیکن ان آیات کا سیاق اول و آخر بتا رہا ہے۔ کہ یہاں یہ معنی مقصود نہیں ہیں۔ بلکہ مراد صرف یہ ہے۔ کہ دنیا زیر و زبر ہو جائے گی۔ جو نظام اسوقت ہے وہ درہم برہم ہوگا۔ اسوقت بندے تین جماعتوں میں منقسم ہونگے۔ ایک جماعت دائیں طرف ہوگی۔ دوسری بائیں طرف اور تیسری جو سب سے اول و اعلےٰ ہوگی۔ اپنے استحقاق کے موافق سب آگے پائے گی۔

السابقون السابقون کی تفسیر میں کسی نے لکھا ہے۔ کہ وہ لوگ مراد ہیں۔ جنہوں نے ہجرت میں سبقت کی۔ بعض نے سابقین فی الاسلام کو مصداق ٹھہرایا۔ کسی نے سبقت صلوٰۃ کو ذریعہ سبقت ٹھہرایا لیکن اصل یہ ہے۔ کہ قیامت کے دن سابق اور مقرب خدا وہی ہونگے۔ جو تمام نیکیوں میں دوسروں سے سبقت کرتے رہے تھے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان میں وہ بھی ہونگے۔ جو سابق فی الہجرت اور سابق الاسلام ہوئے ہیں۔

ثلۃ من الاولین وقلیل من الاخرین میں بھی آخرین سے آخر زمانہ والے یعنی قرب قیامت کے لوگ مراد ہیں۔ جبکہ دنیا میں ایمان اور نیکی کا کال ہو جائیگا۔ اور ہر طرف بدی ہی بدی ہوگی۔ اس لئے انمیں سے کمترین جنت پانے کے مستحق ہونگے۔

لا یسمعون فیھا لغواً ولا تاثیماً ... [illegible]

دوسرے کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اچھے بزرگوں کی زبان سے نہیں نکلتی [illegible]

واصحٰب الیمین ما اصحٰب الیمین ... وثلۃ من الاٰخرین [illegible]

ترجمہ۔ اور داہنے ہاتھ والے سو داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا۔ جب کانٹے کی بیریوں [illegible]
ہوئے کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور بہتا ہے کے ان میووں میں رہیں گے۔ جو [illegible]
اور نہ کاٹے جائیں گے۔ اور اونچے اونچے فرشوں پر بیٹھیں گے۔ اور ہم حوروں یعنی عورتوں کو [illegible]
پیدا کریں گے۔ اور انہیں کواری پیاری اور داہنے ہاتھ والوں کی ہم سن بنائیں گے [illegible]
میں بہت سے اگلے ہونگے اور بہت سے پچھلے۔

تفسیر انا انشأنٰھن کی ضمیر کا مرجع۔ بقول امام رازی تین ہوسکتے ہیں۔ اولاً حوریں
کہ سابقون کے ذکر میں لفظاً مذکور ہے۔ دوسرے۔ کہ فرش کے معنی لینا ہوں۔ اور ضمیر [illegible]
کی طرف عاید ہو۔ لیکن اس حالت میں مرفوعۃ جو صفت ہے۔ وہ نامناسب ہو جاتی ہے
تیسرے یہ کہ فرش بطریق تضمن نساء پر دال ہو۔ اور لفظاً ہی ضمیر کا مرجع ہو [illegible]
زیادہ قرین قیاس ہے۔ اس لئے ترجمہ میں بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔

واصحاب الشمال ما اصحاب الشمال ... وآباءنا الاولون

ترجمہ۔ اور بائیں ہاتھ والے کہ بہت ہی برے ہیں۔ گرم لپٹوں اور گرم ابلتے پانی اور کالے
دھوئیں کے سایہ میں ہونگے۔ نہ رہنے کو کوئی ٹھنڈا ٹھکانا ہوگا۔ اور نہ کسی طرح کی [illegible]
وہ دنیا میں صاحب نعمت تھے۔ اور گناہ عظیم یعنی شرک پر اصرار کیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ
جب ہم مر جائیں گے۔ اور مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں۔ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ اور [illegible]
باپ دادا بھی۔

قل ان الاولین والاٰخرین ... شرب الھیم

ترجمہ:۔ اے رسول تم ان سے کہدو کہ اگلے اور پچھلے وقت مقررہ پر سب جمع [illegible]
اے گمراہو۔ دوبارہ زندگی کے جھٹلانے والو۔ تم تھوہر کا درخت کھانا پڑے گا۔ [illegible]
بھرنا ہوگا۔ پھر اس کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا [illegible]
ٹوٹ کر پانی پئیں گے۔ قیامت کے دن یہی ان کی مہمانی ہوگی [illegible]

نحن خلقنٰکم فلولا تصدقون ...

...تم کو پیدا کیا۔ پھر تم ہمارے دوبارہ زندہ کرنے کی کیوں تصدیق نہیں کرتے۔ کیا تم نے کبھی غور کیا۔ جو کچھ تم رحموں میں ڈالتے ہو۔ آیا تم ان سے آدمی بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں۔ ہم نے تمہارے درمیان موت کی میعادیں مقرر کی ہیں۔ اور ہم اس سے عاجز نہیں۔ کہ تمہاری جگہ تم جیسے اور بدل دیں۔ اور تمہیں ایسی صورت دیں۔ جسے تم جانتے بھی نہ ہو۔ تم ہمارے پہلے پیدا کرنے کو جانتے ہو۔ پھر کیوں عقل نہیں پکڑتے۔

تفسیر۔ اللہ تعالیٰ جب منکران آخرت کو آخرت کے عذاب سے ڈرا چکا۔ اور عذاب کی وجہ انکار کفر بیان کر چکا۔ تو پھر اس نے اثبات بعثت کی دلیل بیان کی۔ کہ لوگو تم دوبارہ زندہ ہونے کو عجیب سمجھتے اور اس سے انکار کرتے ہو لیکن پہلی بار پیدا کرنے پر جو دشوار تر ہونا چاہیئے مذرا بھی غور نہیں کرتے۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ جب ہم منی سے جو قطرہ آب سے زیادہ نہیں۔ آدمی بنا دیتے ہیں۔ تو مارنے کے بعد خاک کو زندہ کرنا ہمارے نزدیک کیا بڑی بات ہے۔

افرءیتم ما تحرثون ۔ الخ۔ بل نحن محرومون

ترجمہ۔ جو کچھ تم اسے بوتے ہو۔ تم نے اسے دیکھا نہیں۔ آیا تم اسے بوتے ہو۔ یا ہم اس کے بونے والے ہیں۔ اگر ہم چاہیں۔ تو اسکو چورا چورا کر ڈالیں۔ اور تم افسوس کرتے رہ جاؤ۔ کہ ہم تو نقصان کے مارے پڑے۔ بلکہ محروم ہو گئے۔

افرءیتم الماء الذی تشربون ـــــ الخ فلولا تشکرون

ترجمہ۔ تم نے وہ پانی بھی دیکھا جسے تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اس کو بادلوں سے اتارا ہے۔ یا ہم اتارتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں۔ تو اسکو کھارا کر دیں۔ پھر بھی کیا تم اللہ کی نعمتوں کا شکر نہ ادا کرو گے

افرءیتم النار التی تورون ۔ الخ فسبح باسم ربک العظیم

ترجمہ۔ جو آگ تم روشن کرتے ہو۔ کیا تم نے اسکو نہیں دیکھا۔ آیا اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے ہی اسکو مسافروں کے فائدے اور عبرت کی چیز بنایا ہے۔ اے پیغمبر تم اپنے بزرگ پروردگار کے نام کی تسبیح کرتے رہو۔ مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے پہلے بیان کیا۔ کہ تم کو ہم پیدا کرتے ہیں۔ نہ تم کسی اپنے جیسے کو۔ بلکہ پیدا کرنے کے بعد دانہ اور آب و دانہ کو پکانے کے لئے آگ بھی ہم نے ہی بنائی ہے۔ اگر ہم نے یہ چیزیں نہ بنائی ہوتیں۔ تو پیدا ہونے کے بعد بھی تمہاری زندگی محال تھی۔

...شجر تھا۔ شجر آتش سے مرخ و عفار جیسے وہ درخت مراد ہیں۔ جن سے رگڑ پا کر خود

سجو آگ نکل پڑتی ہے - چونکہ اللہ تعالیٰ نے [illegible]
نے آگ کی پیدائش اور اس کے درخت سے نکلنے کو بیان فرمایا [illegible]

فلا اقسم بمواقع النجوم - [illegible]

ترجمہ - ہم قسم کھاتے ہیں تاروں کی جگہوں کی - اگر تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے - کہ یہ [illegible]
قرآن ہے - جو کتاب محفوظ میں لکھا ہوا ہے - جسے پاک فرشتوں کے سوا کوئی نہیں [illegible]
عالموں کے پروردگار کی طرف سے (پیغمبر پر) اتر رہا ہے - کیا تم اس کلام کو جھٹلاتے [illegible]
معمول بناتے ہو - کہ اسکو جھٹلاتے ہی رہو گے -

لا یمسہ الا المطھرون - ظاہر آیت نفی پر دال ہے - اور مطہرون سے [illegible]
ابن عباس فرشتہ مراد ہیں - جو شرک و گناہ کی آلودگیوں سے پاک ہیں - لیکن یہ [illegible]
کو بھی مشتمل ہے - اسی لئے بعض جنب کو مصحف کا چھونا ممنوع اور نہی عنہ ہے [illegible]
سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کو طاہر ہی ہاتھ لگائیں -

وتجعلون رزقکم انکم تکذبون - یعنی کیا قرآن کے جھٹلانے کو تم [illegible]
لازم سمجھتے رہو گے -

فلولا اذا بلغت الحلقوم ـــــــــــ ان کنتم [illegible]

ترجمہ - جبکہ مرنیوالے کی جان گلے میں پہنچے - اور تم کھڑے دیکھتے ہو - اور ہم اس [illegible]
بہ نسبت تمہارے نزدیک تر ہوں - مگر تم نہ دیکھ سکتے ہو - اگر تم کو جزا سزا نہیں [illegible]
ہوئی جان کو کیوں نہیں لوٹا لیتے - اگر تم اپنے دعووں میں ایسے ہی سچے ہو -

فاما ان کان من المقربین ـــــــــــ [illegible]

ترجمہ - اگر مرنے والا ہمارے مقربوں میں سے ہے - تو اس کے لئے راحت و آرام [illegible]
ہوئی جنت ہے - اور اگر وہ دائیں طرف والوں میں سے ہے - تو اے پیغمبر تم پر ان [illegible]
کا سلام ہو - اور اگر وہ گمراہ جھٹلانے والوں میں سے تھا - تو اس کے لئے گرم [illegible]
کی جلن اس کی ضیافت ہے -

فسلم لک - یعنی اے ہمارے رسول ان لوگوں کا غم نہ کیجئے - [illegible]
انعام کے مستحق ہوئے - جو خیر و سلامتی ہم ان [illegible]

ان ھذا لھو الحق الیقین

...باتیں بالکل سچ یقینی ہیں - پس اے پیغمبر تم اپنے بزرگ پروردگار کے نام کی تسبیح کرو -

تفسیر سورۃ الحدید

...سورت مدینہ میں نازل ہوئی - اس میں ۲۹ آیتیں اور ۵۴۴ کلمات اور ۲۴۷۶ حروف ہیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبح للہ ما فی السموٰت ـــ ہ ـــ ہ ـــ ہ ـــ ہ ـــ ہ ـــ بذات الصدور

ترجمہ - جو چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں - اللہ کے نام کی تسبیح کرتی ہیں - اور وہ غالب حکمت والا ہے - آسمانوں اور زمین کا ملک اسی کا ہے - وہی جلاتا اور مارتا ہے - اور وہ ہر بات پر قادر ہے - وہی شروع سے ہے اور آخر یعنی ہمیشہ تک رہے گا - وہی اپنی صنعت وقدرت سے ظاہر اوصفات وصفات کے لحاظ سے پوشیدہ ہے - اور اسے ہر بات اور ہر چیز کا علم حاصل ہے وہی ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا - پھر عرش پر جا بیٹھا - جو چیز زمین میں جاتی ہے - اور جو اس سے نکلتی ہے - اور جو آسمان سے اترتی اور اس کی طرف چڑھتی ہے - ان سب کو جانتا ہے - اور وہ تمہارے ساتھ ہے - تم جہاں کہیں بھی ہو - اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کو دیکھتا ہے - آسمانوں اور زمین کا ملک اسی کا ہے - اور سارے کام اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں - وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرکے انہیں گھٹاتا بڑھاتا ہے - اور وہ دلوں کی بات جانتا ہے -

آمنوا باللہ ورسولہ ـــ ہ ـــ ان کنتم مومنین

اے لوگو - اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ - اور اس مال میں سے جس کا تم کو اگلوں کے پیچھے مالک بنایا ہے - راہ خدا میں خرچ کرو - اس لئے کہ جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں اور راہ خدا میں خرچ کریں - ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے - اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ اور رسول پر ایمان نہیں لاتے - جو تم کو دعوت دیتا ہے - کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ - اگر ...الست سے اس کا عہد بھی لے چکا ہے -

...اللہ علی عبدہ ـــ لرؤف الرحیم

ترجمہ۔ وہی ہے۔ جو اپنے بندہ پر واضح آیتیں نازل کرتا ہے …

نور کی طرف نکالے۔ اور بے شک اللہ تم پر شفقت کرتا اور مہربان ہے۔

وما لکم الا تنفقوا فی سبیل اللہ ـــــــ …

ترجمہ۔ اور تم کو کیا ہوگیا ہے۔ کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین کی

میراث کا وارث خدا ہی ہے۔ تم میں سے جن لوگوں نے مکہ کی فتح سے پہلے …

اور راہ خدا میں لڑے۔ یوں اللہ نے انمیں سے ہر ایک سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے

ہو۔ اللہ کو سب خبر ہے۔

من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضعفہ لہ ولہ اجر کریم …

ترجمہ۔ وہ کون ہے۔ جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔ کہ وہ اس کو اس کا دونا کر دے گا اور اس کے لئے …

یوم تری المومنین والمومنٰت ـــــــ …

ترجمہ۔ اے پیغمبر تم اس دن ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے …

نور انکے آگے آگے اور انکی داہنی طرف چل رہا ہوگا۔ اور کہا جاتا ہوگا کہ آج تمہارے لئے

بشارت ہے۔ کہ جنتیں جنمیں نہریں بہتی ہیں۔ تم انمیں ہمیشہ رہو گے۔ یہی بڑی کامیابی

ہے۔ اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے۔ …

روشنی سے اجالا لیں گے۔ ان سے کہا جائے گا۔ جاؤ۔ پیچھے کو لوٹ جاؤ …

تلاش کرو۔ اس کے بعد ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائیگی …

جس کے اندر کی طرف ایمان والوں کے لئے رحمت ہوگی۔ اور باہر کی طرف …

عذاب۔ اب وہ پکار پکار کر کہیں گے۔ کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے …

ہاں تھے۔ لیکن تم نے اپنے نفسوں کو فتنہ میں ڈالا۔ اور راہ دیکھتے رہے …

میں شک کیا۔ اور آرزوؤں نے تم کو دھوکا دیا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم …

اور شیطان تم کو اللہ کے بارے میں دھوکے دیتا رہا۔ پس آج …

لوگوں سے جنہوں نے صریح کفر کیا تھا۔ تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وہی …

ٹھکانا۔

تفسیر حتی جاء امر اللہ۔ امر سے بعض کے نزدیک …

… شیطان …

Marfat.com

الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم ——— لعلکم تعقلون

ترجمہ۔ کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ اللہ کے ذکر اور جو حق نازل ہوا ہے۔ اس کے سننے کے لئے انکے دل نرم ہوں۔ اور ان لوگوں کی مانند نہ بنیں جن کو پہلے کتاب دیگئی تھی۔ اس پر ایک مدت گذر گئی۔ تو انکے دل سخت ہو گئے۔ اور انہیں سے اکثر بدکار ہو گئے۔ آگاہ ہو۔ کہ اللہ ہی زمین کو اس کے مرنے اجڑنے کے بعد جلاتا سرسبز کرتا ہے۔ ہم نے تم سے آیات قدرت کھول کھول کر بیان کیں۔ تاکہ تم سمجھو۔

ان المصدقین والمصدقات واقرضوا الله ——— اصحاب الجحیم

ترجمہ۔ جو مرد اور عورتیں خیرات کرتے ہیں۔ اور اللہ کو قرض حسنہ دیتے ہیں۔ وہ ان کا دو چند کر دیا جائے گا۔ اور انکو اجر ملیگا۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ وہی اپنے رب کے ہاں صدیق اور شہید ہونگے۔ ان کا اجر انہیں ملیگا اور ان کا نور انکے ساتھ ہوگا۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ وہ دوزخی ہیں۔

تفسیر اولئک هم الصدیقون الخ میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے۔ وہ سب صدیق و شہید ہیں۔ یعنی ان کا رتبہ بہت بڑا رتبہ ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اولئک هم الصدیقون پر کلام ختم ہو جاتا ہے۔ شہداء سے نیا کلام ہے مطلب یہ ہے کہ شہداء اپنے رب کے قریب ہونگے۔ بظاہر یہی دوسرا مسلک زیادہ قرین قیاس ہے۔ اس لئے کہ ایک وہ لوگ ہیں۔ جو راہ خدا میں خیرات کرتے ہیں۔ جنکو مصدقین کہا گیا۔ اور سورت میں صدقہ ہی کی عام تاکید ہے۔ دوسرے وہ کہ راہ خدا میں مال خیرات کرنے کے علاوہ راہ خدا میں لڑکر مارے جائیں۔ ان کا رتبہ بالاتر ہونا چاہئے۔ وہی یہاں ظاہر کیا گیا ہے۔

اعلموا انما الحیٰوۃ الدنیا لعب ولهو ——— الا متاع الغرور

ترجمہ دنیا کی زندگی کھیل تماشہ۔ آرائش اور باہمی بڑ بولیاں اور مال و اولاد کی کثرت یہ سب اس مینہ کی مانند ہے۔ کہ اس کا برسنا اگانا کاشتکاری کو باغ باغ کرتا ہے۔ پھر وہ تمام کھیتی خشک ہو جاتی ہے۔ اور تو اس کو زرد دیکھتا ہے۔ اور پھر وہ روندھ کہنہ جاتی ہے اور آخرت میں عذاب شدید بھی ہے۔ اور اللہ کی مغفرت اور خوشنودی بھی اور دنیا کی زندگی دھوکے کی پونجی ہے۔

سابقوا الیٰ مغفرۃ من ربکم ——— ذو الفضل العظیم

ترجمہ۔ لوگو اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کے حاصل کرنے کے لئے [illegible]
عرض آسمان و زمین کے طول و عرض کے برابر ہے۔ اور [illegible] اور [illegible]
رسول پر ایمان لائے۔ اللہ کا فضل و کرم ہے۔ جس کو چاہے۔ عنایت کرے [illegible]
فضل و کرم والا ہے۔

ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ———— الحمید

ترجمہ۔ جو مصیبتیں زمین پر آتی ہیں۔ یا خود تم کو پہنچتی ہیں۔ وہ سب کتاب میں لکھی ہیں
قبل اس کے کہ ہم دنیا میں ان کو ظاہر کریں۔ بالیقین یہ بات اللہ کے نزدیک بالکل سہل سی
بات ہے۔ یہ اس لئے ہے۔ کہ جو چیز تمہارے پاس سے جاتی رہے۔ اس پر غم نہ کرو۔ اور جو
کچھ اللہ تم کو دے۔ اس پر اتراؤ نہیں۔ اور اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا
جو بخل کرتے ہیں۔ اور دوسروں سے بھی بخل کرنے کو کہتے ہیں۔ اور جو یہ باتیں سنکر بھی ان سے
اعراض کرے۔ تو اللہ بے نیاز اور حمد کا سزاوار ہے۔

تفسیر لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ آدمی کسی حال
میں غمگین اور خوش ہی نہ ہو۔ بلکہ مدعا یہ ہے۔ کہ اتنا غم نہ کرے۔ کہ غم کی حد سے گزر کر اپنے آپ کو
خود ہلاکت میں ڈالنے لگے۔ اور نہ اتنا خوش ہو۔ کہ آپے سے باہر ہو کر سرکشی و عصیان پر کمر
اسی لئے فرمایا۔ کہ وہ فرح جو اختیال و فخر تک جا پہنچے۔ اللہ کو پسند نہیں۔ [illegible]
خوشی اللہ کو پسند نہیں۔ ورنہ انعام الٰہی پر خوش ہونا اور اس کا شکر [illegible]
ہے۔ اسی طرح غم بھی خاصہ طبیعت ہے۔ جو قطعاً گم نہیں ہو سکتا۔

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات ———— ان اللہ قوی عزیز

ترجمہ۔ تحقیق ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی دلیلیں دیکر بھیجا۔ اور ان کے ساتھ کتاب [illegible]
ترازو کو بھی۔ تاکہ لوگ انصاف کو قایم کریں۔ اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا۔ [illegible]
خطرہ بھی ہے اور لوگوں کے فایدے بھی۔ تاکہ اللہ معلوم کرے۔ کہ کون کون [illegible]
اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ بیشک اللہ زبردست و زور آور ہے۔

تفسیر مذکورہ بالا آیت میں بینات سے مراد دلائل و معجزات [illegible]
ان سے مراد مقیاس عدل و انصاف یعنی اوامر و نواہی [illegible]
میں فرق و امتیاز ہوتا ہے۔ اور [illegible]

لنا الحدید الخ ۔ لوہے کے وجود سے بظاہر فایدے اور نقصان دونوں ہیں ۔ فائدے
ہے کے اسقدر ہیں ۔ کہ حیطۂ بیان میں نہیں آ سکتے ۔ اگر لوہا پیدا نہ ہوتا تو تہذیب و تمدن نے
ترقی کی کبھی منزل نہ کی ہوتی ۔ زندگی کا ایک ایک کام کھانے پینے کے متعلق ہو ۔ یا سہنے
پہننے سے متعلق ۔ سفر ہو یا حضر لوہے کی مدد کے بغیر پورا نہیں ہوتا ۔ کہیں بالکل موقوف علیہ
ہے ۔ تو کہیں بہت ضروری ۔ بایں ہمہ نقصان کا بھی یہ عالم ہے ۔ کہ دنیا میں جتنے خون
خرابے ہوتے ہیں ۔ سب لوہے کی بدولت ۔ اگرچہ لوہا بڑا جانستان اور جانستانی میں کام
آنے والا ہے ۔ اور قتل نفس سب سے بڑی برائی ہے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو نقصان عظیم
سے تعبیر نہیں فرمایا بلکہ باس شدید سے تعبیر کیا ۔ اس لئے کہ یہ انسان کا سوء استعمال ہے ۔
کہ وہ لوہے سے ظلم اور ناحق جانستانی کرے ۔ ورنہ چاہئے ۔ کہ حق کی حمایت اور ناحق کے خلاف
میں لوہے سے کام لیا جائے ۔ اسی لئے اللہ نے اسے پیدا کیا ۔ اور فرمایا ۔ فیہ باس شدید
اور پھر فرمایا ۔ کہ لوہا اتارا اور اس لئے اتارا ہے ۔ تاکہ دیکھیں ۔ کہ ہمارے بندوں میں سے کون کون
لوہا یعنی تیغ و سنان اور توپ و تفنگ لے کر ہماری اور ہمارے رسولوں کی نصرت کے لئے کھڑا
ہوتا اور ناحق کے مقابلہ میں حق کی حمایت کرتا ہے ۔

ولقد ارسلنا نوحاً و ابراھیم ———— وکثیر منھم فاسقون

ترجمہ ۔ اور تحقیق ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسول بنا کر بھیجا ۔ اور رسالت و کتاب انکی اولاد میں
رکھی ۔ پس بعض انمیں سے راہ پر ہیں ۔ اور اکثر انمیں سے بدکار ہیں ۔

ثم قفینا علیٰ اثارھم برسلنا و قفینا بعیسیٰ ———— وکثیر منھم فاسقون

ترجمہ ۔ پھر ہم نے انکے پیچھے پیچھے اور رسول بھیجے ۔ اور انکے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا ۔ اور اسکو
انجیل دی اور جو لوگ انکے پیرو ہوئے ۔ انکے دلوں میں رحم اور ترس رکھا ۔ اور ترک دنیا جو
انہوں نے خود ایجاد کیا ۔ ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا ۔ بلکہ انہوں نے ہی اللہ کی خوشنودی
کے لئے ایجاد کر لیا تھا ۔ لیکن جیسا چاہئے ۔ اس کی رعایت کا حق ادا نہ کر سکے ۔ پس جو لوگ
ان میں سے ایمان لائے ۔ ہم نے انہیں انکے اجر دیئے ۔ اور انمیں سے بہت سے گنہگار ہیں ۔

تفسیر فاٰتینا الذین اٰمنو ۔ یعنی پیروان عیسےٰ نے از خود رضا جوئی خدا کے لئے رہبانیت
اختیار کی اور دنیا کو چھوڑ بیٹھے ۔ جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تھا ۔ اور باوجود خود ترک دنیا کرنے کے
رہبانیت کا حق ادا نہ کر سکے بلکہ فسق و فجور میں آلودہ ہونے چلے گئے ۔ انمیں سے جن

لوگوں نے اسلام کا زمانہ پایا۔ اور ایمان صحیح لائے وہ مستحق اجر و ثواب [illegible]
میں پڑے رہنے کے باوجود اجر و ثواب سے محروم رہے۔

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ ——— واللہ ذو الفضل العظیم

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ [illegible]
تم کو دوہرا حصہ دے۔ اور ایسا نور عنایت کرے۔ کہ تم اس کی روشنی میں چلو۔ اور تمہارے
گناہ معاف فرمائے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ اس لئے کہا جاتا ہے۔ تاکہ اہل کتاب
یہ نہ سمجھیں۔ کہ مسلمان اللہ کے فضل پر کچھ بھی دسترس نہیں رکھتے۔ ولیکن ہم کہتے ہیں کہ بے شک
فضل و کرم اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہے دے دے۔ اور اللہ بڑے فضل و کرم
والا ہے۔

تفسیر یا ایہا الذین آمنو۔ خطاب ہے مومنین اہل کتاب کی طرف کہ اپنے اہل کتاب ایمان والو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمہیں دوہرا اجر دیگا۔ قیامت کے دن نور عنایت کرےگا
اور تمہارے گناہ معاف۔ لیکن اگر تم ایمان و اسلام نہ لائے۔ تو قیامت کے دن محروم رہوگے
لئلا یعلم کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ بعض کی رائے ہے۔ کہ لئلا کا لا زائد ہے
اور یقدرون کی ضمیر میں انہیں کی طرف راجع۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اہل کتاب جان لیں۔ کہ
جیسا کہ وہ دعوے کرتے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم پر کچھ بھی دسترس نہیں رکھتے۔ فضل و کرم
ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہے۔ عطا کرے اور جسے چاہے۔ محروم رکھے۔ بعض کہتے ہیں
لا زائد نہیں ہے۔ اور یقدرون کی ضمیر رسول اللہ اور اصحاب رسول اللہ کی طرف راجع
اور مدعا آیت کا یہ ہے کہ یہ ہم نے اس لئے بیان کیا ہے۔ کہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں [illegible]
اور اصحاب رسول کو اللہ کے فضل و کرم پر ایک ذرا بھی دسترس نہیں۔ بلکہ [illegible]
اللہ تعالے نے آگاہ کر دیا۔ کہ اللہ کے فضل پر دسترس کسی کو بھی نہیں۔ اور [illegible]
بلکہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہے اپنے فضل سے مخصوص کرے۔ اور [illegible]

تفسیر سورۃ المجادلۃ

مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس میں بائیس آیتیں [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

ترجمہ

بالکل عاجز ہو گئے

نگیں لگے سنانے

دائیں طرف ہم کہیں

اور حکم دینگے کہ انکو

بیا تھیوں کو یا اور انکو بھی جنہیں وہ خدا کے سوا

لے جاؤ ۔ اور ان کو ٹھیراؤ

قد سمع اللہ قول التی ـــــــــــــــــــ ان اللہ لعفو غفور

بیشک پیغمبر اللہ نے اس عورت کی بات سن لی۔ جو اپنے شوہر کے بارہ میں تجھ سے جھگڑتی اور اللہ سے شکایت کرتی ہے۔ اور اللہ تم دونوں کی باتیں سنتا تھا۔ بیشک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں سے ظہار کر گذریں۔ وہ انکی مائیں نہیں ہیں۔ انکی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ وہ تو ایک بیہودہ اور جھوٹی بات کہہ بیٹھتے ہیں۔ اور اللہ بیشک معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

تفسیر۔ ان آیات میں ظہار کی لغویت اور خولہ اور اس کے شوہر اوس کا قصہ بیان ہوا ہے ظہار کی صورت یہ ہے۔ کہ شوہر اپنی بیوی سے کہدے کہ تو میرے لئے ماں کی برابر ہے یا تیری پیٹھ میرے لئے ماں کی پیٹھ ہے۔ جاہلیت کے زمانہ میں یہ بھی طلاق کا حکم رکھتا تھا۔ اگر شوہر بیوی سے ظہار کر گذرتا۔ تو باہم تفریق و طلاق ہو جاتی۔ اوس بھی اپنی بیوی خولہ کو کسی وقت غصہ میں یہی کہہ بیٹھے۔ اگرچہ پھر اس پر نادم ہوئے۔ لیکن چونکہ اس زمانہ میں رسماً طلاق و ظہار کا ایک حکم تھا۔ کہا کہ اب کیا ہوتا ہے۔ تم مجھ پر حرام ہو چکیں۔ خولہ نے کہا یہ بھی کہیں طلاق ہوتی ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ماجرا بیان کیا۔ چونکہ ابتک اس باب میں خدا تعالیٰ کا کوئی حکم نہیں آیا تھا۔ اور رسم وہ تھی جو بیان ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تم اوس پر حرام ہو چکیں وہ سن کر رونے لگی اور اپنے فقر و فاقہ اور تنہائی اور بچوں کی بیکسی پر رونے اور اللہ سے شکایت کرنے لگی۔ اور بار بار رسول اللہ سے عرض کیا۔ کہ کوئی سبیل بھی باہم جمع ہو سکنے کی ہے لیکن آپ نے ہر بار نفی میں جواب دیا۔ اور خولہ کا گریہ و بکا بڑھتا گیا۔ اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی۔ اور ظہار کی لغویت کی خبر آگئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جاؤ شوہر کو بلا لاؤ۔ وہ آیا۔ تو آپ نے یہ آیات سنائیں۔ اور زن و شوہر کو جمع کر دیا۔

والذین یظٰہرون من نسائہم ثم یعودون ـــــــــــــــــــ واللہ بما تعملون خبیر

اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں۔ اور پھر لوٹیں اسی بات کی طرف جو کہی تھی۔ تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل انکو ایک غلام آزاد کرنا چاہیئے۔ تم کو اس کے ذریعہ تنبیہ و نصیحت کی جاتی ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ جانتا ہے۔

ثم یعودون لما قالو اس کے دو معنی ہیں۔ اول کہ جس بات کو اپنے اوپر اپنے قول سے حرام کیا۔ اسی کے ارتکاب کی طرف پھر لوٹیں۔ یعنی ظہار سے نادم ہو کر زناشوئی کی طرف

Marfat.com

رجوع کرنا چاہیں۔ دوسرے یہ کہ ظہار کرنے کے بعد جو ظہار کریں ... مرتکب ہوتے ہیں۔ انہیں ایک غلام آزاد کرنا چاہیئے۔ یہ کفارہ ... تاکہ لوگ اس کے ارتکاب سے احتراز کریں۔ اور نصیحت پکڑیں۔ کہ آئندہ ایسا ...

فمن لم یجد فصیام شہرین ———— ... عذاب الیم

ترجمہ۔ پھر جس کو غلام آزاد کرنے کا مقدور نہ ہو۔ وہ متواتر دو ماہ کے روزے رکھے ... سے قبل کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ اور اگر اس کی بھی توفیق نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ اس لئے ہے کہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ اور منکروں کے لئے سخت عذاب ہے۔

ان الذین یحادون اللہ ورسولہ ———— علیٰ کل شیئ شھید

ترجمہ۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے عداوت و مخالفت کرتے ہیں۔ وہ ذلیل کئے جائیں گے جیسے کہ ان سے پہلے والے ذلیل کئے گئے۔ اور ہم نے کھلے کھلے احکام اتار دیئے ہیں اور کافروں کے لئے خوار کرنے والا عذاب ہے۔ اس دن جبکہ اللہ ان سب کو دوبارہ جلائے گا۔ پھر بتائے گا۔ کہ وہ کیسے کیسے عمل کرتے رہے ہیں۔ اللہ ان سب کو گنتا گیا ہے۔ اور یہ بھولے گئے ہیں۔ اور اللہ ہر بات کو دیکھ رہا ہے۔

الم تر ان اللہ ———— ان اللہ بکل شیئ علیم

ترجمہ۔ اے پیغمبر کیا تم نے اس بات کو نہیں دیکھا۔ کہ اللہ جانتا ہے۔ جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تین آدمیوں کا کوئی مشورہ نہیں ہوتا۔ لیکن وہ چوتھا ہوتا ہے اور پانچ کا کوئی مشورہ نہیں ہوتا۔ لیکن وہ چھٹا ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ کا کوئی مشورہ ہوتا ہے۔ لیکن وہ انکے ساتھ ہوتا ہے۔ جہاں کہیں بھی موجود ہوں۔ پھر جو کچھ وہ کرتے رہے تھے۔ قیامت کے دن انہیں جتائیگا۔ بالیقین اللہ سب باتوں کا جاننے والا ہے۔

الم تر الی الذین نھوا ———— فبئس المصیر

ترجمہ۔ اے پیغمبر کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔ جنکو چپکے چپکے بات چیت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور گناہ کی زیادتی اور رسول کی نافرمانی کے متعلق چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں۔ اور جب تمہارے پاس آتے ہیں۔ تو تم کو ایسے لفظوں میں سلام کرتے ہیں۔ جن سے اللہ نے تم کو سلام نہیں بھیجا اور اپنے دل میں کہتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں۔ اللہ ہم کو ...

Marfat.com

...ہیں کیا۔ انکے لئے جہنم کی سزا بہت ہے۔ جسمیں جلیں گے۔ اور وہ ان کا پرانا ٹھکانا ہے
...یہود و منافق جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے۔ تو بجائے السلام علیکم کے
...علیکم کہتے یعنی تم پر موت ہو۔ تم مرو۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ اگر یہ شخص واقعی نبی ہے۔ تو جو کچھ
...کہتے ہیں۔ اس کی سزا میں ہم پر عذاب الٰہی کیوں نہیں آتا۔ اللہ نے فرمایا۔ کہ انکے لئے عذاب
...کافی ہے۔ دنیا میں جو عذاب کسی پر آتا ہے۔ وہ مشیت مصلحت کے موافق آتا ہے۔ چونکہ
مصلحت نہیں۔ اس لئے سو دنیا میں ان پر عذاب نہیں آتا۔

یا ایہا الذین آمنوا اذا تناجیتم ———— فلیتوکل المؤمنون

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب تم ایک دوسرے سے سرگوشی کرو۔ تو گناہ و ظلم اور نافرمانی رسول کی بابت سرگوشی نہ کرو۔ اور بھلائی و پرہیزگاری کی بابت سرگوشی کرو۔ اور اس اللہ سے ڈرو۔ جس کی طرف قیامت کے دن جمع کئے جاؤ گے۔ سرگوشی شیطان کی طرف سے ہے۔ تاکہ ایمان لانیوالے اس سے غم کریں۔ حالانکہ اس سے انہیں نقصان کچھ بھی نہیں ہے۔ مگر یہ کہ خدا ہی چاہے۔ اور مومنوں کو چاہئے۔ کہ اللہ پر بھروسہ کریں۔

تفسیر لیس بضارہم یعنی سرگوشی یا شیطان سے مومنوں کو کچھ نہیں پہنچ سکتا۔ البتہ منافقین کے حق میں ہے۔ یعنی اے لوگو جو زبان سے ایمان لاتے ہو۔ اور ابھی دل میں ایمان نے جگہ نہیں کی ہے۔ برائی کی بابت سرگوشی نہ کرو۔ ہاں بھلائی کی بات چیت کرو۔ کہ تمہیں بھی کچھ فائدہ ہو۔ ورنہ تمہاری ان باتوں سے سچے مومنوں کا بگڑنا ہی کیا ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا ———— واللہ بما تعملون خبیر

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب تم سے کہا جائے۔ مجلس میں کھل کر بیٹھو۔ تو کھل بیٹھا کرو۔ اللہ تم کو کشائش دے گا۔ اور جب کہا جائے۔ کہ اٹھ کھڑے ہو۔ تو اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ تم میں سے جو ایمان لائے ہیں۔ اور جنکو علم دیا گیا ہے۔ اللہ انکے درجے بلند کریگا۔ جو تم کرتے ہو۔ اللہ جانتا ہے۔

تفسیر ان آیات میں آداب مجلس کی تعلیم کی گئی ہے۔ کہ جب کھل کر بیٹھے۔ دوسروں کو جگہ ... آئے تو اسمیں تامل نہ کرنا چاہئے۔ مفسرین نے لکھا ہے۔ کہ یہ آیت یوں نازل ... رسول اللہ اہل بدر کی عزت کیا کرتے تھے۔ ایک دن مجلس جمی ہوئی تھی۔ کہ چند اہل ... سلام کر کے جگہ کے منتظر کھڑے رہے۔ لوگوں نے ان کو جگہ نہ دی۔ آخر آپ نے

Marfat.com

نام بنام لوگوں کو اٹھنے اور سرکنے کا حکم دیا۔ جب انکو بیٹھنے کی جگہ مل گئی اس بات سے خوش
ہوئی۔

یاایھاالذین آمنوا اذا ناجیتم ———— فان اللہ غفور رحیم

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لا چکے ہو۔ جب تم کو رسول کے کان میں کوئی بات کہنی ہو۔ تو کان میں
کہنے سے پہلے کچھ صدقہ دیا کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر اور دلوں کو پاک کرنے والا ہے۔ پھر اگر نہ پاؤ
تو اللہ بڑا معاف کرنیوالا اور مہربان ہے۔

تفسیر۔ بڑے آدمیوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی مجلس میں آتے ہیں۔ صاحب مجلس سے وہ
ضرورت و بلا ضرورت جو کچھ کہتے ہیں۔ عموماً کان میں کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی
اغنیا ستاتے تھے۔ اور غریبوں کو بات کرنے کا موقعہ نہ دیتے تھے۔ اللہ تعالے نے حکم دیا کہ آئندہ
جو کوئی رسول سے سرگوشی کرے۔ تو چونکہ آداب مجلس کے خلاف ہے پہلے سے کچھ صدقہ نکالے۔ مدعا
یہ تھا۔ کہ بدون ضرورت کے سرگوشی نہ کی جائے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ اغنیا نے سرگوشی کم کر دی
عوام کو کہنے سننے کا زیادہ موقعہ ملنے لگا۔ نیز جو منافق مجلس میں آتے اور ناحق سرگوشی کرکے وقت
ضایع کیا کرتے تھے۔ وہ بھی اب صدقہ کا نام سنکر الگ ہو بیٹھے۔ باقی رہے سچے مسلمان ان کو
واقعی کوئی ضرورت ہوتی تھی۔ تو ادائے صدقہ میں کچھ تامل نہ تھا۔ اور جو تہی دست تھے وہ
معاف تھے۔

ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوٰکم ———— واللہ خبیر بما تعملون

ترجمہ۔ کیا تم اس سے ڈر گئے۔ کہ سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ ادا کیا کرو۔ پس جب تم نے نہ کیا اور
اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی۔ تو نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت
کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ وہ سب جانتا ہے۔

تفسیر۔ صدقہ کا حکم آنے پر سرگوشی لوگوں کی رسول اللہ سے بند ہو گئی۔ جو فی الحقیقت مقصود
تھا۔ لیکن اصلی مدعا یہ تھا۔ کہ لوگ نفاق سے نکل کر اخلاص و عمل اختیار کریں۔ یہ آیت نازل
ہوئی کہ لوگو صدقہ دینے سے تم لوگ ڈر گئے۔ دیکھو اب سرگوشی بھی نہیں کر سکتے
یہ نہیں کر سکتے۔ تو نہ سہی۔ آیندہ روزہ نماز زکوٰۃ کی ہی پابندی کرو۔ یہی
اصلی غرض ہے۔

الم تر الی الذین تولوا

اے پیغمبر کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا - جنہوں نے دوستی باندھی ہے - ان لوگوں سے جن پر غضب آیا - یہ لوگ نہ تم میں سے ہیں - نہ ان میں سے اور باوجود جاننے کے جھوٹی قسمیں کھاتے - اللہ نے انکے لئے سخت عذاب تیار کیا ہے - جو کچھ وہ کرتے ہیں - برا کرتے ہیں -

یہ آیت منافقوں کے بارہ میں ہے - جو ایک طرف مسلمانوں سے ملے رہتے تھے - دوسری طرف سے یارانہ کا اظہار کرتے تھے - اور ادھر بھی قسمیں کھاتے تھے - اور ادھر بھی کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں

اتخذوا ایمانہم جنۃ ——————— فلہم عذاب مہین

ترجمہ - انہوں نے اپنی قسموں کو اپنے بچاؤ کا ذریعہ بنا رکھا ہے - اور لوگوں کو راہ خدا سے روکتے ہیں پس انکے لئے خوار کرنے والا عذاب ہے -

لن تغنی عنہم ——————— ہم فیہا خالدون ——————— الا انہم ہم الکذبون

ترجمہ - خدا کے یہاں نہ ان کا مال ہی انکے کچھ کام آئے گا - نہ اولاد ہی - وہ دوزخی ہیں - اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے - جس دن اللہ ان سب کو زندہ کرے گا - اس کے سامنے بھی قسمیں کھائینگے جیسے کہ تمہارے سامنے کھاتے ہیں - اور سمجھتے ہیں - ہم بھی کچھ ہیں - سنو جی وہ بالکل جھوٹے ہیں -

استحوذ علیہم الشیطان ——————— ہم الخسرون

ترجمہ - شیطان ان پر غالب آگیا ہے - اور اللہ کی یاد انکو بھلا دی ہے - وہ شیطان کی جماعت ہیں - آگاہ ہو کہ شیطان کی جماعت نقصان اٹھانے والی ہے -

ان الذین یحادون اللہ ورسولہ ——————— ان اللہ قوی عزیز

ترجمہ - جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے خلاف کرنے پر اڑتے ہیں - وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہونگے - اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے - کہ میں اور میرے رسول آخرکار غالب آئیں گے - بیشک اللہ زور آور زبردست ہے -

لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر ——————— رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

اے پیغمبر تم نہ دیکھو گے - کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں - ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی رکھتے ہیں - اگرچہ وہ ان کے باپ بیٹے یا کنبہ کے کیوں نہ ہوں - یہی وہ لوگ ہیں - جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے - اور اپنی روح سے انکی تائید کی ہے - اور ان کو وہ جنتوں میں جگہ دے گا -

Marfat.com

جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ انہیں میں رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے خوش۔

تفسیر۔ آیات مذکورہ بالا میں مخلصین فی الایمان کی خصوصیت ... گئے ہیں۔ کہ جو لوگ واقعی اور سچا ایمان رکھتے ہیں۔ وہ دشمنان خدا ورسول ... کیونکہ دشمنان خدا ورسول کی دوستی خدا ورسول کی دوستی کیساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ منقول ہے کہ یہ آیات ابوبکر صدیق۔ مصعب ابن عمیر۔ عمر بن الخطاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں نازل ہوئیں جنہوں نے اسلام لانیکے بعد اپنے باپ۔ اپنی اولاد۔ اپنے بھائی اور اپنے کنبہ والوں سے نہ صرف قطع تعلق کیا۔ بلکہ ان سے لڑے۔ اور اپنے ہاتھوں سے ان کو قتل کیا۔

تفسیر سورۃ الحشر

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۲۴ آیتیں۔ ۴۴۵ کلمات اور ... حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبح للہ ما فی السموٰت و ما فی الارض ——— فاعتبروا یا اولی الابصار

ترجمہ۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ سب اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتا ہے۔ اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ وہی ہے۔ جس نے ان لوگوں کو جنہوں نے اہل کتاب میں سے کفر اختیار کیا تھا۔ انکے شہر و دیار سے نکالا۔ جو ان کا پہلا حشر ہے۔ مسلمانو تم گمان نہ کرتے ہوگے۔ کہ وہ نکالے جائیں گے اور وہ گمان کرتے تھے۔ کہ انکے قلعے ان کو اللہ سے بچا لیں گے پس اللہ نے انکو آ پکڑا اس طرف سے جس طرف سے کبھی انہیں وہم بھی نہ تھا اور انکے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ کہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے۔ پس اے بصیرت والو۔ اس سے عبرت پکڑو۔

تفسیر۔ اس سورۃ کا نام سورہ نضیر بھی ہے۔ اس لئے کہ بنی نضیر کے ... ہوئی۔ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ... مدینہ میں تشریف لائے۔ تو بنی نضیر نے ... اور نہ انکے ساتھ ہو کر ... جب ... یہ لوگ باہم ... کرنے لگے کہ ...

جب مدینہ میں مسلمانوں کو شکست ہوئی ۔ تو اس قبیلہ کے چند آدمی مکہ پہنچے ۔ اور قوم
سے پیغام دیا ۔ کہ ہم اس مدعی نبوت کے خلاف تمہارے ساتھ ہیں ۔ اور خانہ کعبہ میں داخل
ین نے باہم عہد و پیمان کیا ۔ ابھی اشراف یہود مکہ ہی میں تھے ۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
وحی آئی اور بنی نضیر کی اس حرکت کی خبر پہنچائی ۔ آپ نے حکم دیا ۔ کہ کعب بن الاشرف
سردار یہود جو مکہ پہنچا تھا قتل کر دیا جائے ۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ نے اسے قتل کر دیا ۔
کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ان پر چڑھ جانے کا حکم دیا ۔ جو زہرہ
قصبہ میں رہا کرتے تھے ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ۔ دیکھا ۔ کہ کعب بن الاشرف
رو رہے ہیں ۔ کہا کیا ابھی کوئی اور آفت ہم پر آنی ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ ہاں ۔ اب تم لوگ
سے نکل جاؤ ۔ انہوں نے کہا مرنا منظور مگر یہ منظور نہیں ۔ چنانچہ جنگ کی منادی کرا دی ۔
اللہ ابن ابی وغیرہ منافقین نے بھی کہلا بھیجا ۔ کہ خبردار قلعہ سے نہ نکلنا ۔ اگر مسلمان تم سے
لڑے ۔ تو ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔ اب یہود نے رسول اللہ کے ساتھ غدر کا ارادہ کیا ۔ اور
بھیجا ۔ کہ فلاں مقام پر آپ اپنے تیس آدمی لے کر آئیے ۔ ہم بھی تیس آدمی لیکر آئیں گے ۔
آپ کی باتیں سنیں گے ۔ اگر ان تیس آدمیوں نے آپکی تصدیق کی ۔ تو ہم سب آپ پر
لے آئیں گے ۔ چنانچہ فریقین درمیان میں ایک جگہ پر جمع ہوئے ۔ اس کے بعد کہا
دونوں طرف سے تین تین آدمی نکل کر ایک جگہ جمع ہوں ۔ چنانچہ آپ نے اسے بھی منظور
یہودیوں سے تین دلاور خنجر لے کر آئے ۔ اور انہوں نے ارادہ کیا ۔ کہ کچھ ہو ۔ آج محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام تمام کر دیں گے ۔ جس وقت یہود میں یہ سازش ہو رہی تھی ۔ ایک
یہودیہ نے جس کا بھائی انصاری مسلمان تھا ۔ اپنے بھائی کو اس کی خبر دی ۔ اور قبل
کہ رسول اللہ تین آدمیوں کے ساتھ یہود کے پاس جائیں ۔ آپ کو اس کی اطلاع
۔ آپ جاتے جاتے لوٹ آئے ۔ اور دوسرے دن صبح کو مسلمانوں کے ساتھ
محاصرہ کر لیا ۔ جو بیس دن تک قایم رہا ۔ اب وہ مرعوب ہوئے ۔ اور منافقین
سے بھی مایوس ہو گئے ۔ اور صلح کی درخواست کی ۔ آپ نے فرمایا ۔ بس اب سلامتی
کی صورت ہے کہ مدینہ سے نکل جاؤ ۔ مجبوراً انہوں نے اسکو منظور کیا ۔ اور
کر مال اسباب اونٹوں پر لاد کر شام کی طرف نکل گئے ۔ یہی ان کا پہلا حشر تھا
میں سے وہ تھے ۔ اس کو اس سے پہلے جلاوطنی کی نوبت نہیں آئی تھی ۔ لاول الحشر

Marfat.com

کے معنی میں یہ توجیہ ہی بیان کی گئی ہے کہ [illegible]
شام ہے۔ جہاں سے حشر قیامت شروع ہوگا۔

ولولا ان کتب اللہ علیہم ـــــ [illegible]

ترجمہ۔ اگر اللہ تعالیٰ اون کے لئے جلا وطنی نہ لکھ چکا ہوتا تو ان کو دنیا ہی میں [illegible]
آخرت میں تو ان کے لئے عذاب دوزخ ہونا ہی ہے اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے
رسول کی مخالفت کی۔ اور جو اللہ سے مخالفت کرے تو انہیں اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے
والا ہے

ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا ـــــ ولیخزی الفاسقین

ترجمہ مسلمانو تم نے جو انکے کھجور کے درخت کاٹ دیئے۔ یا ان کو انکی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا
یہ سب خدا کے حکم سے تھا۔ اور اس لئے تھا۔ کہ اللہ بدکاروں کو رسوا کرنے [illegible]

تفسیر۔ جب یہود محصن ہو بیٹھے اور رسول اللہ نے محاصرہ کیا۔ تو آپ نے حکم دیا کہ ان [illegible]
کے کھجوروں کے درخت کاٹ ڈالے جائیں۔ چنانچہ کچھ درخت کاٹے گئے۔ اور کچھ چھوڑ دیئے گئے
یہود کو اپنے کھجوروں کا کٹنا نہایت شاق گذرا۔ اور مسلمانوں سے کہا۔ کہ تم تو فساد فی الارض کو
برا سمجھتے ہو۔ خود کیا کر رہے ہو مسلمان بھی حیران تھے کہ ان درختوں کا کاٹنا [illegible]
اس آیت سے وہ معاملہ صاف ہو گیا۔ کہ جو کچھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا [illegible]
بنا پر حکم دیا تھا۔ اور خدا کو منظور تھا۔ کہ یہود کو ذلیل و رسوا کرے۔ یہ بھی [illegible]
کی ایک صورت تھی۔

وما افاء اللہ علی رسولہ منھم فما اوجفتم ـــــ واللہ علی کل شیء قدیر

ترجمہ۔ اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو ان سے دلوایا ہے۔ اس کے لئے [illegible]
گھوڑوں اور اونٹوں سے کچھ دوڑ دھوپ نہیں کی۔ مگر اللہ کو یہ قدرت ہے [illegible]
رسولوں کو جس پر چاہے۔ قابض کر دے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے [illegible]

ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری ـــــ

ترجمہ۔ جو کچھ اللہ اپنے رسول کو قریوں ہی سے دلوائے [illegible]
قرابت داروں یتیموں مسکینوں اور مسافروں [illegible]
[illegible] زمیان گھومتا نہ رہے [illegible]

Marfat.com

...ہیں منع کرے ۔ اس سے رک جاؤ ۔ اور اللہ سے ڈرو ۔ بالیقین اللہ سخت
عذاب دینے والا ہے ۔

تفسیر ۔ بنی نضیر جو سامان اونٹوں پر لد چکا ۔ اپنے ساتھ لے گئے ۔ اور باقی چھوڑ گئے
جو انہیں رسول اللہ نے مہاجرین میں تقسیم کر دیا ۔ انصار میں سے صرف تین آدمیوں کو دیا ۔ جو
غریب اور حاجتمند تھے ۔ یہ انصار کو کچھ گراں ہوا ۔ اور کہا کہ رسول اللہ کو یہ مال بھی خیبر کے مال
غنیمت کی طرح سب مسلمانوں میں تقسیم کرنا چاہئے تھا ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی ۔ کہ لوگو
بنی نضیر مدینہ سے قریب ہی رہتے تھے ۔ تمکو انکے مقابلہ میں گھوڑوں ۔ اونٹوں پر چڑھ کر
لشکر کشی کرنی پڑی ۔ اگر یہ غنیمت لوٹ میں ہاتھ آئی ہوتی ۔ تو اسمیں تمہارا حصہ تھا ۔
جب یہ بغیر ہاتھ ہلائے اللہ نے دیا ہے ۔ تو تم اس میں حصہ بخرے کیسے چاہتے ہو ۔ یاد
رکھو ۔ کہ جو مال اس طرح بے جنگ و جدال ہاتھ آئے ۔ وہ اللہ ۔ اس کے رسول ۔ قرابتداروں
یتیموں مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے ۔ سو رسول اللہ نے حقداروں میں تقسیم کیا ۔ اگر خود
رکھ لیا ہوتا ۔ تو بھی تم کو کچھ خیال نہ کرنا چاہئے تھا ۔ اس حالت میں بدگمانی سے کام لینا نہایت
برا ہے ۔ اور شیوۂ اطاعت و فرمانبرداری کے بالکل خلاف ہے ۔ تمہیں مناسب یہ ہے
کہ جو کچھ رسول دے ۔ اسے لو ۔ جسمیں تمہارا حق نہ جانے ۔ مان لو کہ اسمیں تمہارا کوئی حق
نہیں ہے ۔ اگر اس کے خلاف کروگے ۔ عذاب الٰہی میں گرفتار رہوگے ۔ جو نہایت سخت ہے ۔

للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا ———— اولئك هم الصدقون

ترجمہ ۔ جو مال بے سعی و تلاش الدوے ۔ وہ غریب مہاجروں کا حق ہے ۔ جو اپنے گھروں اور
مال سے نکال دیئے گئے ہیں ۔ جو اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ۔ اور
اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں ۔ یہی لوگ ہیں ۔ جو سچے ہیں ۔

والذين تبوؤ الدار والايمان ———— فاولئك هم المفلحون

ترجمہ ۔ اور یہ مال ان لوگوں کا بھی حق ہے ۔ جو اپنے گھروں میں مہاجرین کے آنے سے پہلے
ایمان کے رہتے تھے ۔ جو انکی طرف ہجرت کرکے آتا ہے ۔ اس سے محبت کرتے ہیں ۔ اور اپنے
دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے ہیں اس داد و دہش کو دیکھ کر جو مہاجرین کو دی جائے ۔
اپنے نفسوں پر مقدم رکھتے ہیں ۔ خواہ خود ان کو حاجت ہی کیوں نہ ہو ۔ اور جو
اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھے جائیں ۔ وہی فلاح پانے والے ہیں ۔

Marfat.com

والذین جاءو من بعدھم یقولون ———— [illegible]

ترجمہ - اور اس مال میں ان لوگوں کا بھی حق ہے - جو مہاجرین اولین کے بعد [illegible]
مدینہ میں رہتے ہوئے کہتے تھے - اے ہمارے پروردگار - ہمارے اور ہمارے ان بھائیوں کے
گناہ معاف کر - جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے - اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کی طرف سے
کھوٹ کینہ نہ ڈال - جو ایمان لا چکے ہیں - اے ہمارے پروردگار تو بڑا [illegible] مہربان
اور رحم والا ہے -

الم تر الی الذین نافقوا یقولون لاخوانھم ———— ذالک بانھم قوم لا یفقھون

ترجمہ - اے پیغمبر کیا تم نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا - جو اپنے بھائی اہل کتاب کافروں سے کہتے
تھے - کہ اگر تم نکالے جاؤ گے - تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے - اور تمہارے بارے میں
ہرگز کسی کا کہنا نہیں مانیں گے - اور اگر تم سے لڑائی چھڑ جائے گی - تو ہم تمہاری مدد کریں گے
اور اللہ گواہی دیتا ہے - کہ وہ جھوٹے ہیں - اگر وہ نکالے جائیں - تو یہ انکے ساتھ نہ نکلیں گے
اور اگر لڑائی ہونے لگے - تو انکی مدد نہ کریں گے - اور اگر انکی مدد کریں بھی - تو بالیقین پیٹھ پھیر کر
بھاگ کھڑے ہوں گے - پھر کسی طرف سے مدد بھی نہ پائیں گے - تمہارا خوف انکے دلوں میں
خدا سے بھی زیادہ ہے - اور یہ اس لئے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں -

لا یقاتلونکم جمیعاً الا فی قریً ———— بانھم قوم لا یعقلون

ترجمہ - یہ سب مل کر بھی تم سے نہیں لڑ سکتے - لیکن محفوظ گاؤں میں یا دیواروں کی اوٹ میں
ہو کر انکی دھاک انہیں میں بہت ہے - تم سمجھو گے گویا وہ سب ایک دل ہیں [illegible]
انکے دل آپس میں پھٹے ہوئے ہیں - یہ اس لئے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں -

کمثل الذین من قبلھم قریباً ———— وذالک جزاء الظالمین

ترجمہ - انکی مثال ان لوگوں کی سی مثال ہے - جو ان سے پہلے قریب ہی زمانہ میں [illegible]
کی سزا کا مزا چکھ چکے ہیں - اور آخرت میں بھی انکو دردناک عذاب ہونا ہے - [illegible]
کی مثال شیطان کی سی مثال ہے - کہ انسان سے کہا انکار کر - اور جب [illegible]
تو اس سے کہا - کہ مجھے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں - میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں [illegible]
ڈرتا ہوں - جیسا ان دونوں کا انجام یہی ہے - کہ [illegible]
اسی میں رہیں -